New Era Magazine
اعتبارِ وفا کون کرے
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
از ماہ وش چوہدری
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

اعتبارِ وفا کون کرے

از ماہ وش چوہدری

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

وہ اس وقت عائش سکندر کے بیڈ روم میں اسکی سیج سجائے بیٹھی تھی۔چاروں طرف پھولوں کی خوبصورت سجاوٹ دیکھ کر اسکے دل کو کچھ سکون ملا۔سجاوٹ دیکھ کر کوئی ذی ہوش یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ شادی عائش کی مرضی کے بغیر ہوئی ہے۔پھر مجھے کیوں دھمکا رہا تھا شاید امریکہ سے کوئی نیا طریقہ سیکھ کر آیا ہے اپنی ہونے والی دلہن کو تنگ کرنے کا۔۔وہ اس وقت نگیٹیو سوچنا نہیں چاہتی تھی ابھی کچھ اور بھی سوچتی۔۔۔ کہ دروازہ کھلنے اور لاک کرنے کی آواز سن کر گردن جھکا کر بیٹھ گئی۔عائش کے قدموں کی چاپ اسکے دل پر پڑ رہی تھی۔عائش بیڈ پر بلکل اسکے سامنے بیٹھ کر اسکا جائزہ لینے لگا خوبصورت میرون لہنگے میں فل میک اپ کے ساتھ وہ کسی بھی مرد کے ہوش اڑانے کو تیار بیٹھی تھی وہ تو پھر اسکا شوہر تھا جائز حقدار۔۔۔۔۔آہستگی سے اسکا ہاتھ تھام کر سہلایا۔۔۔۔۔تم میری توقع سے بڑھ کر، حسین لگ رہی ہو۔۔۔۔۔۔فارہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سمجھ نہیں آرہا کہاں سے شروع کروں۔۔۔۔فارہ نے شرم سے مزید سر جھکا دیا۔۔اسکی اس، حرکت پر وہ ہلکا سا ہنسا۔۔۔۔فارہ۔۔۔۔پیار بھری سرگوشی ہوئی

جج۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔۔وہ بمشکل بولی

تم خوش ہو؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی۔۔۔۔مدھم آواز آئی

تم یہی چاہتی تھی انفیکٹ سب یہی چاھتے تھے۔۔۔۔ہے ناں۔۔۔۔

جی

وہ مسکرایا۔۔۔۔ٹھوڑی پکڑ کر اونچی کی۔۔۔جی۔۔جی کے علاوہ بھی کچھ کہو میں جانتا ہوں تم بہت فرمابردار ہو اسی لیے میری فیملی کی چوائس ہو لکین میں تم سے آج کچھ خاص سننا چاہتا ہوں۔

ک۔۔ک۔۔کیا۔۔۔؟؟

گھبراؤمت بس یہی کہ اج تم مجھ سے اظہار محبت کرو۔۔۔کروگی ناں۔۔۔اس نے اسرار کیا

اسکی شرمیلی خاموشی دیکھ کر وہ پھر سے بولا۔۔۔۔

کرو نافارہ آج کی رات بہت خاص ہے اسلیے کہدو جو بھی دل میں ہے۔۔۔

فارہ۔۔۔۔

جج۔۔۔جی

کرو ناجان۔۔۔۔۔گھمبیر آواز میں فرمائش ہوئی

فارہ تو جان بھی دے دیتی اگر وہ اسی پیار بھرے لہجے میں مانگتا

مم۔۔۔م۔۔میں۔۔۔آپ۔۔۔آپ سے۔۔۔بب۔۔۔بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔

مشکل سہی پر اظہار ہو چکا تھا

اااچھا۔۔۔۔وہ مسکرایا۔۔۔۔تو پھر اب میری باری لیکن میں عملًا اظہار کروں گا

۔۔کیونکہ مجھے بلکل بھی شرم نہیں آرہی تمہاری طرح۔۔شرارت سے اسے دیکھا

۔۔وہ نظریں جھکا گئی

محظوظ ہوتے ہوئے عائش نے اسے بازؤں میں بھرا اور سائیڈ لیمپ آف کر دیا۔۔۔

فارہ نے بھی پر سکون ہو کر عائش کے سینے پر سر رکھ دیا یہ جانے بغیر کے کل کی صبح اسکے

لیے کیا کچھ لانے والی ہے۔

صبح فارہ کی آنکھ کھلی تو محسوس ہوا کے وہ بیڈ پر اکیلی ہے دائیں جانب دیکھا عائش بستر پر

نہیں تھا۔۔۔چاروں طرف دیکھا کمرا خالی تھا۔۔شاید باہر ہو وال کلاک پر نظر پڑی

اووووف۔۔۔نماز گزر گی نئی زندگی کی شروعات اسطرح۔۔نہیں اللہ جی معافی آئندہ

ایسا نہیں ہو گا میں الارم لگا کر سوؤں گی۔۔رائٹ۔۔۔خود کو مطمعین کر کے غسل

کرنے چل دی۔۔۔۔

اوہ۔۔عائش ابھی بھی نہیں آئے خود کلامی کرتے ہوئے آئینے کے سامنے گئی۔۔خود پر نظر پڑتے ہی شرما کر سمیٹ گئی۔۔عائش کا رویہ تو بلکل نارمل تھا میرے ساتھ پھر کیوں۔؟۔۔اس نے مجھے۔۔۔..فون۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اسقدر مگن تھی کہ کب عائش آیا اسے پتہ ہی نہ چلا۔۔چونکی تو تب جب عائش اسے حصار میں لے چکا تھا

آاااپ۔۔آپ کب آئے۔۔۔۔

جب آپ تصور میں ہمیں سوچ رہی تھی۔۔وہ مسکرایا۔۔۔۔

اچھا بتاؤ کہاں گم تھی؟ہاں۔۔۔

فارہ کیا بولتی وہ تو سانس روکے اسکے حصار میں کھڑی تھی عائش کو اسکی حالت کا احساس ہوا تو بازو وھٹا لیے اور اسکا رخ اپنی جانب موڑا۔۔۔

کندھوں پر دباؤ ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔

وائے آر یو شیورنگ ڈئیر۔۔۔۔۔۔

۔فارہ

اس سے پہلے کے فارہ جواب دیتی دروازہ ناک ہوا

فارہ جلدی سے دور ہوئی

میں دیکھتا ہوں۔۔۔

ملازمہ ناشتہ لے کر آئی تھی۔ٹیبل پر رکھ دو عائش نے ملازمہ سے کہا

سکینہ (ملازمہ) حکم کی تعمیل کر کے چلی گئی اسکے جانے کے بعد عائش نے فارہ کو آنکھ

سے اشارہ کیا آؤ ناشتہ کریں۔

فارہ کو ہنوز کھڑے دیکھ کر پھر سے بولا

فارہ ڈارلنگ کم ہئیر۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن باقی سب ؟فارہ منمنائی

باقی سب لیٹ اٹھیں گے تم آ و پھر مجھے نکلنا ہے

فارہ نے چونک کر عائش کیطرف دیکھا۔۔۔نکلنا ہے کدھر۔۔۔وہ صرف سوچ سکی

کم آن فارہ ہری اپ یار آ ونا کیا سوچ رہی ہو

فارہ آہستگی سے چلتی ہوئی پاس آئی عائش نے باقاعدہ پکڑ کر اسے صوفے پر بیٹھایا اور

اچھے میزبان کی طرح جوس کا گلاس پکڑایا

خود بریڈ پر مکھن لگانے لگا

بریڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔بریڈ فارہ کی جانب بڑھائی۔۔۔۔۔۔۔یہ کیا۔۔۔اسے پیتے ہیں

فارہ اور میں نے یہی کرنے کو اسے تمکو تھمایا ہے

فارہ کے ہاتھ میں جوس کا بھرا گلاس دیکھ کر وہ چڑا۔۔۔۔فارہ کو بلکل بچوں کیطرح

ٹریٹ کرنا پڑ رہا تھا اسے۔۔

یہ بریڈ بھی لو

نن۔۔نہیں آپ لیں میں جوس ہی لوں گی

او۔۔کے .وہ خود بریڈ کھانے لگا

-

-

تمہارے حق مہر کا چیک سائیڈ ڈراز میں رکھا ہے لے لینا او۔کے

جی۔۔۔۔۔۔حق مہر یاد ہے اور منہ دیکھائی ۔۔فارہ نے سوچا۔۔کہنے کی ہمت کہاں

تھی

فارہ فنش یئور جوس یار کتنا سوچتی ہو تم عنقریب نیا امریکہ دریافت کرو گی ۔۔عائش

اسے چھیڑتے ہوئے اٹھا اور ہاتھ دھونے چلا گیا

فارہ نے جوس ختم کیا

تم یہی سوچ رہی ہو گی کہ میں کیسا شوہر ہوں جسنے اپنی بیوی کو منہ دیکھائی کا گفٹ بھی

نہیں دیا۔۔۔ہے نا۔۔۔وہ فارہ کیجانب بڑھا

فارہ کھڑی ہوئی۔۔ہیں انکو کیسے پتا چلا میری سوچ کا۔۔۔

میں اج بہت اسپیشل گفٹ دینے والا ہوں تمہیں

انوکھا اور منفرد۔۔۔۔۔

آئی تھنک مجھ سے پہلے کسی شوہر نے اپنی بیوی کو منہ دیکھائی میں نہیں دیا ہو گا

لیکن اس سے پہلے میری ایک فرمائش پوری کرو

فرمائش۔۔۔۔۔۔

کک۔۔۔کیسی فرمائش۔۔۔فارہ کو رات والی اظہارے محبت کروانے کی فرمائش یاد آئی

لیپ اسٹک لگاؤ یار کہیں سے نہیں لگ رہا تم ایک رات کی دلہن ہو۔۔۔۔

فارہ کو سِٹل دیکھ کر وہ پھر سے گویا ہوا۔۔۔کم آن فارہ ایک تو تم سوچتی بہت

ہو۔۔۔جاؤ۔۔۔۔جاؤناں۔۔۔

فارہ ڈریسنگ پر پڑے لیپ سٹک شیڈ دیکھنے لگی۔۔۔کونسی لگاؤں۔۔۔پتہ نیں انکو کیا

رنگ پسند ھے۔۔۔۔وہ پھر سے سوچنے لگی

ریڈ۔۔۔۔

بہت قریب سے آواز آئی۔۔۔۔عائش اسکی سوچ بچار دیکھ چکا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آئی وانٹ ٹو سی یئور لپس ان ریڈ کلر

جزبوں سے پُر آواز میں کہا گیا

فارہ نے کانپتے ہاتھوں سے سرخ لیپ سٹک لگائی

عائش نے اسکا رخ اپنی جانب موڑا اور بے باک نظریں فارہ کے ہونٹوں پے جما، دیں۔

فارہ کنفیوز ہوئی ان بے بک نظروں سے۔۔۔اوف کتنے رومینٹک ہیں یہ۔۔۔پہلے تو نہیں تھے۔۔

عائش پلیز۔۔۔۔۔۔۔فارہ کی منمناہٹ ابھری

عائش مسکرایا۔۔۔۔۔۔بیبیوٹیفل۔۔۔۔

لوکنگ نائس۔۔۔وہ بولا

فارہ زرا سا مسکرائی۔۔۔

عائش نے چند منٹ اور اسے کنفیوز کیا اور پھر

پاس پڑے ڈبے سے ٹِشو لے کر فارہ کیطرف بڑھایا۔۔۔اسے صاف کرو۔۔۔

فارہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔

ٹیک اٹ اینڈ ریمو یئور لیپ اسٹک۔۔ جیسے ہی فارہ نے ٹِشو پکڑا

آئندہ ریڈ لیپ سٹک مت لگانا۔۔ عجیب پر اسرار انداز میں کہا۔۔۔اور لمبے لمبے ڈگ

بھرتا اسٹڈی میں گم ہو گیا۔

فارہ سوال لیے کھڑی رہ گئی۔

سکندر حسن اور سجاد حسن دو بھائی ہیں۔ سکندر بڑے جنکے 3 بچے ہیں سب سے بڑا رامش پھر رمشا اور چھوٹا عائش۔ جبکہ سجاد حسن کے 2 بچے ہیں فائز اور فارہ۔ فائز اور رمشا میرڈ ہیں جنکی 1 بیٹی ہے۔ رامش بھی شادی شدہ اور 2 بچوں کا باپ ہے۔ عائش کے امریکہ اسٹدی کے لیے جانے سے پہلے دونوں بھائیوں نے باہمی رضامندی سے عائش اور فارہ کا رشتہ طے کر دیا۔ عائش کو اس رشتے سے کوئی سروکار نہ تھا۔ جبکہ فارہ پورے دل سے رضامند تھی۔ رضامند کیوں ناں ہوتی آخر کو مشرقی لڑکی تھی اور ایک مشرقی لڑکی کے لیے ماں باپ کا فیصلہ ہی اچھا اور آخری ہوتا ہے۔

فارہ

اوف بھابھی ڈرا دیا آپ نے۔۔۔۔

ارےّ ڈرپوک لڑکی بہادر بنو بہادر آخر کو میری بھابھی بننا ہے تمہیں۔۔رمشا شوخی سے بولی

ہاں خود کی بہادری نے جو جھنڈے گاڑے ہیں سب جانتی ہوں۔۔۔۔۔

بہت چلاک ہو تم۔۔۔فارہ کی بچی

آپ بھی کم نہیں۔۔۔بھابھی کی بچی

فارہ۔۔۔۔۔۔فارہ کو لمبا کیا

تجھے تو میں یہ بھی نہیں کہہ سکتی نند گلی کا گند۔۔۔۔رمشا نے منہ بگاڑ کر کہا

آپ کہہ بھی نہیں سکتی بھھھھا بھھھھی۔۔۔

میں جانتی ہوں تمہاری کمینگی کو تم میری بات مجھی کو لوٹا دو گی

ایگزیٹلی بھھا بھھی۔۔۔

دونوں نے بھرپور قہقہا لگایا۔۔۔۔

ہاں سچ سنورات کیا ہوا۔۔فائز کے آفس آنے پر انکے کپڑے نکالنے کے لیے جیسے ہی کبڈ کھولا اووووف فارہ کا کروچ۔۔۔

کدھر کدھر کا کروچ کسطرف بھابھی۔۔۔

ڈفر کبڈ میں تھا

بھابھی آپ بھی ناں۔۔۔۔فارہ شرمندہ ہوئی

اچھا آگے سنو

مجھے چائے بنانے دیں۔۔۔فارہ اکتائی رمشا کے زیادہ بولنے سے وہ چڑتی تھی اور اظہار بھی کر چکی تھی پر وہ بھی رمشا تھی اپنے نام کی ایک۔۔۔

بناؤ تم لیکن ساتھ میری بات بھی سنو

اچھا سنائیں۔۔۔۔۔۔سنائے بغیر رمشا کو چین کیسے آتا

تھینکس سنو۔۔۔۔

۔۔۔۔

رمشا نے جیسے ہی کبڈ کھولا ایک موٹے تازے کاکروچ نے استقبال کیا۔۔۔ایک خوفناک دل دہلا دینے والی چیخ برآمد ہوئی۔فائز جو نہانے کے لیے واش روم گیا ہی تھا چیخ سن کر الٹے قدموں واپس مڑا۔۔۔کیا ہوا۔۔۔کیوں چلا رہی ہو

رمشا کو جوتے سمیت بیڈ پر کھڑے پایا۔۔۔

فائز کاااااا کروچ۔۔۔۔۔

شٹ میں تمہیں کاکروچ دکھتا ہوں۔۔۔فائز کو شدید صدمہ ہوا

اووہو۔۔۔وہ وہاں کبڈ میں ہے۔جلدی ماریں اس خبیث کاکروچ کو۔۔۔۔

واٹ کا کروچ خبیث ہوتا ہے۔۔۔فائز نے رمشا کو جان بھوج کر تنگ کیا

فائز تنگ مت کریں پلیز اسے ماریں وہ کپڑوں میں گم ہو جائے گا

تم تنگ کرنے دیتی ہو کیا۔۔۔فائز شرارت سے بولا

فائز۔۔۔۔

جی جانِ فائز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فائز پلیز۔۔۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔ڈئیر۔۔۔۔۔

ہم سے اچھا تو یہ خبیییییث کا کروچ ہے جس سے تم بیویاں ڈرتیں تو ہیں۔۔۔۔۔ہم

جیسے جواناں مرد شوہر تم لوگوں کو صرف ڈرارنے کو ملے ہیں فائز نے بیچارا سا منہ بنایا

جیسے واقعی بیچارہ ہو

فضول گوئی بند کریں فائز۔۔۔۔

واٹ میری باتیں فضول، میرا رومانس فضول بلکہ میں پورے کا پورا فضول اور

تم۔۔۔۔۔تم تو ستی ساوتری ہو ناں لو مارو خود اس خبیث کا کروچ کو۔۔۔۔۔فائز نے

دانت پیسے۔۔وہ جو مارنے ہی والا تھا اسکی بات سن کر پیچھے ہٹا۔

فائز۔۔فائز میرا یہ مطلب نہں تھا

میں جانتا ہوں تمہیں بھی اور تمہارے مطلب کو بھی۔۔۔فائز چیئر پر اطمینان سے بیٹھ چکا تھا۔۔

او۔کے فائن سوری۔۔رمشا نے فوراً سوری کی خود کا مفاد جو تھا۔

اچھا چلو منت کرتی ہو تو ٹھیک ہے پر ایک شرط ہے۔۔۔فائز نے احسان کیا۔۔

منظور ہے ہر شرط۔۔۔۔

پہلے سن لو۔۔

نہیں مجھے منظور ھے۔۔۔ماریں اسے جلدی رمشا کاکروچ پر نظر رکھے کھڑی تھی۔۔۔کہ کہیں غائب نا ہو جائے۔۔۔

او۔کے۔۔۔سوئیٹ ہارٹ۔۔۔

وہ کاکروچ مار چکا تھا۔

تھینکس۔۔۔۔۔

نو تھینکس۔۔۔۔نو سوری۔۔۔صرف شرط۔۔۔فائز بولا

اچھا بتائیں۔۔۔۔۔۔رمشا اکتائی اپنا کام جو ہو چکا تھا۔

۔۔۔۔ادلے کا بدلا۔۔۔۔۔۔۔چاہیے

وہ کیسے؟؟؟؟رمشا حیران ہوئی

رات کو جلدی کمرے میں آنا پھر بتاؤں گا بلکے سمجھاؤں گا۔۔۔فائز نے آنکھ ماری

فاااااائیئیز۔۔۔اس سے پہلے کے وہ اس پر جھپٹتی

فائز ہنستا ہوا واش روم میں گھس چکا تھا۔

رمشا نے سارا واقع من و عن فارہ کے گوش گزار کیا سوائے پرائیوٹ پارٹس

کے۔۔۔۔۔۔۔مطلب رومینٹک گفتگو کے۔

کیچن میں ایک بار پھر دونوں کی ہنسی بکھری۔۔۔۔

فارہ بیڈ پر بیٹھی سوچ رہی تھی کے عائش نے جانے کی بات کیوں کی وہ کہیں جا رہا ہے کیا

لکین۔۔۔۔کہاں۔۔؟....بھابھی نے تو نہیں بتایا کچھ انکے جانے کے بارے

میں۔۔۔۔۔لیکن۔۔۔۔۔۔

عائش اسٹڈی سے برآمد ہوا

فارہ متوجہ ہوئی۔۔۔اسکے ایک ہاتھ میں لیپ ٹاپ بیگ اور دوسرے میں ایک خاکی

لفافہ تھا۔

فارہ کا دل کانپا۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عائش بیڈ کے پاس آیا بیگ بیڈ پر رکھا اور فارہ کو کندھوں سے پکڑ کر روبرو کیا

فارہ۔۔۔۔۔۔

جج۔۔۔۔۔جی۔۔۔

میں نے کہا تھا کے میں تمکو بہت انوکھا اور منفرد گفٹ دوں گا

جج۔۔۔جی

یہ۔۔۔۔۔لو۔۔۔۔اسنے خاکی لفافہ فارہ کی جانب بڑھایا

"اسپیشل گفٹ فار اسپیشل پرسن"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ۔۔۔یہ کیاہ ء؟؟؟فارہ نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔۔

عائش نے اسکے ہاتھ کو تھاما اسے لفافہ پکڑایا ہاتھ پر ہلکا سا دباؤ ڈال کر چھوڑ دیا۔۔۔

خود ہی دیکھ لینا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔او.کے گڈ لک اینڈ ٹیک کیئر۔۔۔۔۔فارہ کا گال

تھپتھپایا اور جانے کے لیے دروازے کیجانب بڑھا

اس سے پہلے کے فارہ کچھ کہتی۔۔۔۔یا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پوچھتی۔۔۔

وہ جا چکا تھا۔۔۔۔

عائش جا چکا تھا۔

عائش کے جانے کے بعد فارہ نے کپکپاتے ہونٹوں سے اللہ کا نام لیا اور دھڑکتے دل سے لفافہ چاک کیا۔۔۔لفافے میں کچھ کاغذات تھے۔فارہ نے کانپتے ہاتھوں سے انہیں باہر نکالا۔۔۔

یہ۔۔۔۔۔۔۔یہ کیا؟؟؟؟؟وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے کاغذات دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔

امی۔۔۔۔۔۔۔بیٹھیں پلیز میں جس مقصد سے آئی ہوں وہ تو سن لیں۔۔۔رمشا نے ماں کو پکڑ کر صوفے پر بیٹھایا۔

مقصد؟؟؟کیسا مقصد۔۔۔مسز سکندر حیران ہوئی

امی عائش کو واپس آئے ایک ماہ ہو چکا ہے۔۔

تو پھر۔۔۔۔؟

پھر کیا امی۔۔۔۔آپ نے شادی کا کیا سوچا ہے۔۔؟بات کی عائش سے؟

ہاں کی تھی۔۔مسز سکندر افسردہ سی بولی

کیا۔۔کہا عائش نے۔۔۔رمشا ایکسائیٹڈ ہوئی۔۔

کہتا ہے اسے شادی نہیں کرنی فارہ سے۔۔۔

واٹ ؟رمشا اچھلی۔۔

اسکا دماغ ٹھکانے ہے کیا؟

کہاں ہے یہ لینڈلارڈ میں خود پوچھتی ہوں اُس سے۔۔

باہر گیا ہے۔۔۔۔دوپہر تک آئے گا

آپ نے نہیں پوچھا کیوں کہہ رہا ہے وہ ایسے ؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پوچھا تھا۔۔کہتا ہے فارہ اسے

ایز آ لائف پارٹنر پسند نہیں۔۔۔

تب سویا ہوا تھا جب منگنی ہوئی تھی۔۔رمشا بڑھکی۔۔۔

منگنی نہیں صرف زبانی کلامی بات ہوئی تھی وہ بھی 3 سال پہلے۔۔۔۔

یہ آپ سے عائش نے کہا۔۔

ہاں۔۔۔

بابا نے اسے کچھ نہیں کہا۔۔جو وہ اُلٹی سیدھی بکواس کر رہا ہے۔۔۔

تمہارے بابا نے پیار اور غصے دونوں سے بات کی ہے پر پتہ نہیں کیوں اتنا رُوڈ ہو رہا

ہے۔۔۔

میری تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔۔۔

امی پھر۔۔۔۔۔۔۔اب کیا ہو گا۔؟۔رمشا پریشان ہوئی

تم فکر مت کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔میں آج سکندر سے بات کرتی ہوں۔۔

کیسے ہو گا ٹھیک؟ وہاں سب تیار بیٹھے ہیں فارہ کی شادی کو لے کر اور آج فائز ہی نے

مجھے بھیجا ہے۔۔۔اب کیا کہوں گی جا کر انہیں۔۔۔

سمبھال لینا تم۔۔فائز بہت سمجھدار ہے سمجھ جائے گا۔۔۔۔۔

اچھا تم بیٹھو میں زرا کیچن دیکھ لوں۔

رمشا سوچنے لگی کہ فائز کو کیسے مطمعین کرنا ہے۔

یہ۔۔۔۔۔یہ کیا۔۔۔۔۔۔عائش

آپ۔۔۔۔۔آپ۔۔۔۔۔ایسا۔۔۔۔۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔۔۔کر سکتے ہیں

فارہ ٹوٹے پھوٹے لفظوں سے ہمکلام تھی

انوکھا۔۔۔۔اور۔۔۔۔منفرد

مجھ سے پہلے کسی نے نہیں دیا ہو گا ایسا گفٹ۔۔۔۔۔

فارہ کے کانوں میں عائش کے الفاظ گونج رہے تھے

جانے سے پہلے لیپ اسٹک کی فرمائش۔۔۔

دوبارہ ریڈ لیپ سٹک مت لگانا کی تنبیہ۔۔۔

گڈ لک اینڈ ٹیک کیئر۔۔۔۔

فارہ کو اب سمجھ آ رہی تھی ان باتوں کی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اووف میرے خدایہ۔۔۔یہ کیا ہو گیا یہ کیا کر دیا عائش آپ نے۔۔۔۔۔۔

مم۔۔۔مجھے۔۔۔۔مجھے ہی کیوں؟

وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔اور سر گھٹنوں میں دے کر پھوٹ پھوٹ کے رودی

\-

\-

مشلا

فائزاکثر موڈ میں اسے مشاہی پکارتا تھا

کیا کر رہی ہو یار میں کب سے دیکھ رہا ہوں تم جلے پیر کی بلی بنے یہاں وہاں چکر کاٹ رہی ہو

ازا یوری تیھنگ اوکے

کوئی اور وقت ہوتا تو رمشا بلی کی تشبیہ پر بڑھکتی ضرور لیکن اسوقت وہ پریشان تھی اسلیے چپ رہی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اینی کنفیوزن۔؟۔۔فائز کھٹکا اسکی خاموشی پر

نہیں۔۔۔۔۔

اگر ہے تو شیئر کرو۔۔۔منہ کیوں لٹکار کھا ہے پہلے ہی بہت خوفناک ہے مزید مت بناؤ

رحم کرو یار مجھ بیچارے ھینڈسم سے شوہر پر

فائز نے اسکا موڈ فریش کرنا چاہا۔

رمشا مسکراتی ہوئی بیڈ پر فائز کے پاس بیٹھی۔

وہ بھی اٹھ بیٹھا۔۔۔۔جی تو جناب اب فرمائیں کیا مسلہ ہے؟؟رمشا کا ہاتھ پکڑا

کوئی مسلہ نہیں ہے۔۔۔۔آپ بلاوجہ تنگ کر رہیں ہیں۔۔۔رمشا نے منہ بنایا۔۔۔اچھا

آپ بتائیں کیسا گزرا آج کا دن آفس میں۔۔۔

ٹھینک گاڈ تمہیں یاد تو آیا کہ مابدولت آپ کے بیچارے سے شوہر ہیں۔اور توجہ کے

طلبگار۔۔فائز نے چھیڑا

ہاں جانتی ہوں سب بے چارگی آپکی۔۔۔۔

فائز مسکرایا۔۔۔۔۔اسکے ہاتھ کو لبوں سے لگایا

رمشا پیچھے ہٹی۔

وہ پھر سے ہنسا۔۔۔ہاں یار۔۔۔۔۔۔یاد آیا تم گئی اج سکندر وِلا؟؟؟؟

وہ اسی بات سے ہی تو بچنا چاہ رہی تھی۔۔۔

جی گئی تھی۔۔۔مدھم آواز میں بولی

اچھا۔۔۔پھر۔۔۔بات ہوئی تائی ماں سے؟؟؟

جی۔۔۔ہوئی

کیا کہا انہوں نے کب آرہے ہیں وہ لوگ ڈیٹ فائنل کرنے۔۔۔۔؟

فائز اتنی جلدی کس بات کی ہے۔رمشا منمنائی

جلدی۔۔۔کیسی جلدی؟

عائش کچھ دن پہلے ہی تو آیا ہے امریکہ سے واپس اُسے ایڈجسٹ تو ہو لینے دیں۔

تم تو ایسے کہہ رہی ہو ایڈ جسٹمنٹ کا جیسے وہ یہاں سے نہ گیا ہو بلکہ ڈائیریکٹ آسمان سے امریکہ میں ہی گرا ہو۔ فائز غصے میں آیا۔

فائز غصہ کیوں ہو رہے ہیں؟

تم بات ہی ایسی کر رہی ہو۔ فارہ کو ماسٹرز کیے ایک سال ہو چکا ہے۔ اسکی سب فرینڈز کی شادی ہو گئی ہے اور تم۔۔۔ تم اپنا ہی یاد کرو تم نے لاسٹ سمیسٹر شادی کے بعد پورا کیا تھا اور اب کہہ رہی ہو جلدی۔۔۔

اچھا نا بات تو سنیں پوری۔۔۔ امی کہہ رہی تھیں وہ اور بابا اسی ویک آئیں گے۔ رمشا نے جھوٹ بولا

یہ بات تم پہلے بھی بتا سکتی تھی۔۔

بتا دیتی تو آپ کا لیکچر کون سنتا۔ وہ مسکرائی

یہ بھی ٹھیک ہے تم کبھی کبھی ہی تو خاموش ہوتی ہو۔۔ وہ ہنسا اور رمشا کو قریب کیا

چھو۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔۔۔ چھوڑیں نا فائز مجھے چائے بنانے جانا ہے

ایک تو جب بھی میں رومانس کے موڈ میں ہوتا ہوں تم فضول سا کام نکال لیتی ہو۔۔ فائز بدمزا ہوا۔ اووئے ے ے۔۔۔

ارے۔۔۔۔۔ ارے کہاں جا رہی ہو یار رکو تو۔۔۔۔

فائز شرم کریں ایک بیٹی کے باپ ہیں آپ۔۔۔رمشا دروازے کے پاس جا کر پلٹی۔۔

تو۔۔۔۔کہاں لکھا ہے ایک بیٹی کا باپ رومانس نہیں کر سکتا وہ بھی جائز۔۔۔ویسے

بھی وہ ایک بیٹی مجھ معصوم کی ہی کوششوں سے اس دنیا میں آئی ہے ورنہ تم

تو۔۔۔۔۔فائز نے آنکھ دبائی۔

کس قدر بے شرم ہیں آپ۔۔۔وہ لال ٹماٹر منہ لیے باہر نکلی

فائز کے چھت پھاڑ قہقہے نے اسکا دور تک پیچھا کیا۔۔۔۔

وہ لیپ ٹاپ پر بزی تھا۔جب دروازہ ناک ہوا

یس۔۔۔

صاحب جی بڑے صاحب آپکو بلا رہے ہیں اپنے روم میں۔۔۔ملازم نے پیغام دیا

اوکے۔۔آتا ہوں

عائش تقریباً 20 منٹ بعد سکندر صاحب کے سامنے تھا۔

جی بابا آپ نے بلایا؟

ہاں۔۔۔۔۔بیٹھو

عائش صوفے پر بیٹھا

میں اور تمہاری ماں اسی ہفتے جا رہے ہیں سجاد کیطرف تمہاری شادی کی ڈیٹ فائنل کرنے۔۔ سکندر صاحب نے بات شروع کی۔

بابا میں آپ کو بتا چکا ہوں مجھے فارہ سے شادی نہیں کرنی۔۔۔ کوئی زبردستی ہے کیا ۔۔وہ چڑا

کچھ ایسا ہی سمجھ لو ویسے بھی میں نے تمہیں یہاں اپنا فائنل ڈسیزن بتانے کو بلایا ہے نہ کے تم سے سجیشنز سننے کو۔۔

(مسز سکندر انہیں رمشا کی آمد کا بتا چکی تھیں اسی لیے وہ ڈیسائیڈ کر چکے تھے آخر کو انکی اپنی بیٹی بھی اُسی گھر میں تھی)

دس از ناٹ فئیر۔۔۔۔۔بابا

دس از فئیر۔۔۔۔۔مائی سن

آئی ڈونٹ لائک ہر ایز آ وائف۔۔۔۔۔اس نے صاف لفظوں میں کہا۔۔۔۔

ٹرائی ٹو انڈر سٹینڈ۔۔ پلیز

آئی تھنک یو نیڈ ٹو انڈر سٹینڈ۔۔۔۔وہ بولے

----------stop ------------------

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انہوں نے عائش کو مزید بولنے سے روکا

آئی ایم یئور فادر ناٹ یو سوائس فائنل۔۔۔ سکندر صاحب نے فیصلہ سنایا

۔۔۔۔یو مے گو ناؤ۔۔۔۔انہوں نے بات ختم کی۔

عائش غصے سے واپس روم میں آیا۔ ٹیبل کو لات ماری۔۔۔

شٹ۔۔۔۔اب۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔ کروں یار

بالوں کو مُٹھی میں جکڑا

پاگلوں کیطرح یہاں وہاں چکر کاٹتے ہوئے اس سب کا حل سوچنے لگا

پندرہ، بیس منٹ بعد وہ مطمعین سا کاؤچ پر بیٹھا جیسے حل مل گیا ہو

رمشا جیسے ہی سرخ چہرہ لیے کیچن میں اینٹر ہوئی فارہ کی نظر اس پر پڑی۔

اوئے ہوئے بڑی لائٹیں شائیٹ مار رہی ہیں خیریت ؟؟

بھائی کمرے میں ہیں کیا۔۔۔ فارہ نے آنکھ میچتے ہوئے اسکے سرخ چہرے کو دیکھ کر شرارت سے کہا

شرم کرو کچھ فارہ۔۔۔۔

تمہاری شادی ہو گی تو پوچھوں گی تم سے۔۔۔

کیوں شادی کے بعد منہ لال لال ٹماٹر ہو جاتا ہے کیا۔۔فارہ نے انتہائی معصومیت سے پوچھا

"بے شرم بھائی کی بے شرم بہن"۔۔۔رمشا نے دل کی بھڑاس نکالی

فارہ نے قہقہا مارا۔۔۔میں ابھی بھائی کو بتاتی ہوں جا کر کے آپ انہیں۔۔۔۔۔

کون۔۔۔۔کس کو۔۔۔۔۔۔کیا بتا رہا ہے۔۔۔۔۔۔ بھئی۔۔فائز دروازے میں نمودار ہوا اسکی بات سن چکا تھا شاید

بھاااااائی۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔۔نہ۔۔۔۔۔۔بھاا بھی۔۔۔۔فارہ نے جان بھوج کر الفاظ کھینچے

رمشا نے اس کو گھوری ڈالی

فارہ اتنی رات ہو چکی ہے سونا نہیں ہے کیا؟

بھابھی آپ نے نہیں سونا کیا؟؟؟؟وہ بھی فارہ تھی ادھار کیسے رکھتی

اووووہاں آپ تو شادی شدہ ہیں ناں۔۔۔۔اسلیے لیٹ نائیٹ ہیئییٹ؟؟؟۔۔۔فارہ روانی میں کچھ غلط بول گئی تھی

اسے احساس فائز کو لگنے والے اچھو سے ہوا

زبان دانتوں تلے دبا کر وہ بھاگ کھڑی ہوئی۔۔

فائز ہنستا ہوا رمشا کیطرف بڑھا تم سے عقلمند تو میری بہن ہے۔۔۔اسے حصار میں قید کیا

فائز یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔پلیز چھوڑیں۔۔کوئی آجائے گا

آنے دو۔۔۔فائز نے اسکے کندھے پر ٹھوڑی ٹکائی

فائز یہ کیچن ہے

میرے گھر کا۔۔۔وہ پھونک سے اسکی لٹ اُڑا رہا تھا۔

فائز۔۔۔چھوڑیں۔۔۔۔۔۔نا

کیا کہہ رہی تھی فارہ سے میں بے شرم ہوں

کیا نہیں ہیں۔۔۔۔۔۔؟سوال ہوا

ہوں۔۔۔۔۔بلکل۔۔۔۔ہوں۔۔۔لیکن تم میری معصوم بہن کو بھی اسی کیٹگری

میں لے آئی۔۔۔۔۔دس از ناٹ فیئر۔۔۔۔ڈارلنگ۔۔۔۔۔۔اب وہ اسکی لٹ کو انگلی

پر لپیٹ رہا تھا

ہٹیں پیچھیں رمشا نے جھٹکا دیا چائے بنانے دیں مجھے ایک تو میں آپ کے ہر وقت کے

رومانس سے تنگ آچکی ہوں فائز۔۔۔۔

رمشا نے اکتا کر اونچی اور غصیلی آواز میں کہا

وہ بات غلط لہجے میں کر گئی تھی

فائز پیچھے ہٹا۔۔۔۔۔ تم تنگ آچکی ہو مجھ سے عجیب سے انداز میں پوچھا

میرا۔۔۔۔۔میرا یہ مطلب نہیں تھا فائز

میں جانتا ہوں تمہارا مطلب۔۔۔۔۔وہ بڑھکا اور غصے سے نکلتا چلا گیا

لو جی جناب ناراض ہو گئے ہیں۔۔۔۔وہ ہنسی۔۔۔۔۔۔اب منانا پڑے گا۔۔۔فائز کو منانا اسکے لے بلکل مشکل نہ تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عائش اس وقت لاہور ائیر پورٹ پر دبئ فلائیٹ کی اناؤنسمنٹ کے انتظار میں بے زار سا بیٹھا تھا۔

وہ امریکہ بھی جا سکتا تھا لیکن وہاں گھر والے پہنچ سکتے تھے اسلیئے اسنے دبئ کا انتخاب کیا تھا۔۔۔اسجد۔۔۔۔۔کے پاس

عائش اور اسجد امریکہ ایک ہی مقصد سے گئے تھے Business Administration کی ڈگری لینے۔عائش پاکستان سے جبکہ اسجد دبئ سے بیلانگ کرتا تھا۔دونوں کلاس فیلوز اور روم میٹس تھے اور سب سے بڑھ کر ہم مزہب

بھی انکی دوستی وقت کیساتھ گہری ہوتی چلی گئی۔

اس لیے عائش نے ان حالات میں اسجد کو ترجیع دی تھی۔

فائز۔۔۔۔۔۔رمشا نے پکارا

وہ رُخ موڑے خاموش رہا

فائز۔۔۔۔۔مجھے نیند نہیں آرہی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو میں کیا کروں۔۔۔؟تڑخ کر جواب دیا

وہ ہی جو روز کرتے ہیں۔۔۔۔رمشا نے یاددہانی کرائی

میں نے ٹھیکہ نہیں لیا تمہیں سلانے کا۔۔۔۔

فائز خفا ہیں؟؟

نہیں ہونا چاہیئے؟؟؟؟؟؟

فائز نے منہ اسکی جانب کیا

میرا۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔مطلب۔۔۔۔۔۔نہیں تھا فائز۔۔جو۔۔۔۔آپ

سمجھے۔۔۔۔۔وہ ہکلائی

وہ ابھی بھی خفا رہا۔۔

اچھا۔۔۔ ناں۔۔۔۔۔ سوری اس نے کان پکڑے

خفگی ختم کریں ناں فائز پلیییییز ززز۔۔۔ معصومیت سے اسرار ہوا

فائز اسی معصومیت پر ہی تو جان دیتا تھا بہت چلاک ہو تم سارے ٹریکس آتے ہیں مجھے

قابو کرنے کے۔۔۔ اسنے رمشا کو اپنی طرف کھینچا۔

رمشا نے مسکرا کر سر اسکے سینے پر رکھا اور آنکھیں میچ لیں

فائز اسکی حرکت پر مسکرایا جھک کر ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔۔۔ گڈ نائٹ۔۔۔۔۔۔ کہا

اور خود بھی آنکھیں بند کر لیں۔

عائش۔۔۔۔۔ بیٹا تم بھی ساتھ چلتے ہمارے وہ تمہارے چچا ہی کا گھر ہے کسی غیر کا

نہیں مسز سکندر عائش سے بولیں جو اس وقت چینل سرچنگ میں مصروف تھا

ممی۔۔۔ پلیز آپ لوگ ڈیٹ فکس کرنے جا رہے ہیں بارات لے کر نہیں جو میرا جانا

ضروری ہو وہ اکتایا

رامش بھی نہیں آیا چھٹیوں کا مسلہ تھا اور تم بھی کوئی انٹرسٹ نہیں لے رہے مسز

سکندر افسردہ ہوئیں انکے آخری بیٹے کی شادی تھی اور وہ بہت دھوم دھام سے کرنا چاہتیں تھیں

اچھا۔۔۔۔نا۔۔۔۔پریشان کیوں ہوتی ہیں آپ بھی تو اپنے دیور کے گھر جا رہی کسی غیر کے نہیں عائش نے انہیں کی بات لوٹائی۔۔۔ویسے بھی آپکی لاڈلی بیٹی ہے ناوہاں فساد کی جڑ عائش نے منہ بگاڑا

عاااائش۔۔۔وہ مسکرائیں

ماں بیٹے کی گفتگو جاری تھی

بیگم صاحبہ اگر بیٹے کے ساتھ میٹنگ ہو گئی ہو تو چلیں۔۔۔سکندر صاحب لاؤنج میں داخل ہوئے۔

جی چلیں۔۔۔یہ تو مان نہیں رہا جانے کو

کیوں برخودار چلے چلتے تم بھی۔۔۔

نہیں۔۔۔آپ لوگ جائیں میں جا کر کیا کروں گا ویسے بھی یہ آپ ہی کا فیصلہ ہے میں مان چکا ہوں اس شادی کے لیے کیا یہ کافی نہیں؟؟وہ روڈ ہوا

اوکے ایزیو وش۔۔سکندر صاحب بولے اور دونوں میاں بیوی چلے گئے

عائش پھر سے چینل سرچنگ میں مصروف ہو گیا۔

سجاد ہاوس میں خوشگوار ماحول میں ڈنر کیا گیا۔۔۔ڈنر کے بعد چائے کا دور چلا اور ساتھ

ہی ڈیٹ بھی ڈیسائیڈ کر لی گئی

آج سے 25 دن بعد۔۔۔۔

رمشا بیٹا منہ میٹھا کرواؤ سب کا۔۔راحیلہ بیگم بولیں

جی چچی۔۔

رمشا سب کو میٹھائی کھلا کر کیچن میں گئی جہاں فارہ اپنے لیے کافی بنا رہی تھی

مُبارکاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔۔۔مُبارکاں

میری بنو بنے گی دلہنیا۔۔۔۔۔وہ لہک لہک کر گانے لگی

بڑی خوش ہیں مجھے یہاں سے نکال کر۔۔فارہ مسکرائی

خوش کیوں نہ ہوں بھئی

میں راج کرنے کا سوچ کر یہاں آئی تھی پر تمہاری موجودگی میں یہ ناممکن تھا میری

دیرینہ خواہش پوری ہو رہی ہے تو خوش کیوں نہ ہوں میرا دل تو ناچنے کو چاہ رہا

ہے۔۔اسنے فارہ کو چڑایا

تو ناچیں روکا کس نے۔۔۔۔۔۔فارہ واقعی چڑی

ہااااہائے میری بنو تو۔۔۔۔رمشا کی بات منہ ہی میں رہ گئی کیونکہ فارہ رونا شروع ہو چکی تھی۔۔۔

ارے۔۔۔ارے۔۔۔ارے۔رے۔۔۔فارہ۔۔۔جان۔۔۔۔۔کیا ہوا وہ جلدی سے پاس آئی

بھابھی۔۔۔وہ رمشا کے گلے لگ کر رونے لگی۔۔۔۔رمشا بجائے اسے چپ کرانے کے خود بھی شروع ہو گئی۔۔۔

فائز جو پانی لینے آیا تھا یہ ایموشنل سین دیکھ کر ٹھٹھکا

آاااہہہم۔۔۔۔۔۔۔کیا ہو رہا ہے یہاں؟....یہ بن بادل برسات کیوں؟؟؟؟

وہ دونوں ہنوز مصروف رہیں

اس سے پہلے کے وہ دھاڑیں مارنا شروع ہو تیں فائز نے دونوں کو الگ کیا

کم آن فارہ اس نے فارہ کو کندھے سے لگایا۔۔۔فارہ۔۔۔بیٹا تم کون سا دور جا رہی ہو یہیں تو ہو گی سو ڈونٹ وری جان

فائز نے بہن کے آنسو پونچھے۔۔۔سر پر بوسہ دیا۔۔۔۔چلو منہ دھو جا کر۔۔۔۔۔۔شاباش ہری اپ۔۔۔فارہ سر ہلاتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی

اور آپ۔۔۔۔وہ رمشا کیطرف موڑا جو سرخ ناک رگڑ رہی تھی۔۔۔آپ کے لیے بھی یہ کندھا حاضر ہے۔۔۔۔۔۔جناب۔۔۔۔سر خم کرتے ہوئے رمشا کو چھیڑا

رمشا نے فائز کے کندھے پر پنچ مارا اور مسکراتی ہوئی لاؤنج میں چلی گئی۔

رمشا نے عائش کو فون پر مبارک باد دی ڈیٹ فائنل ہونے کی۔

جناب کیسا فیل ہو رہا ان شاءاللہ ٹھیک 25 دن. بعد آپ جناب دلہا بننے والے ہیں ۔۔۔وہ شوخ ہوئی

"نارمل" عائش نے ٹکا سا جواب دیا

عائش تم بھی نہ بہت بور ہو پتہ نہیں میری بیچاری سی نند+بھابھی کا کیا ہو گا؟

تو اپنے پاس سنبھال کر رکھو اپنی بیچاری سی نند+بھابھی کو۔۔۔۔۔عائش نے دل کی بات کی۔

اووف میں نے سوچا تم خوش ہو گے اسی لیے فون کیا لیکن تم الٹا دل جلا رہے ہو میرا میں۔۔۔۔۔خوش۔۔۔۔۔۔ہوں۔۔۔۔۔۔بہت۔۔۔بلکہ بہت زیادہ۔۔۔۔اب کیا پورے لاہور میں پوسٹرز لگواؤں خوشی سے۔۔۔اس بات کے؟؟

تم سے بات کرنا ہی فضول ہے میں ہی بیوقوف تھی جو اینویں فون کیا۔۔۔

ٹھینک گاڈ تم مانی تو سہی۔۔۔۔۔وہ ہنسا

کیا۔۔۔رمشا حیران ہوئی

یہی کہ۔۔۔۔۔۔بیوقوف۔۔۔۔۔ہو

عاااششششش

ہاہاہاہا۔۔۔اسنے ہنستے ہوئے کال کاٹ دی

وہ اسوقت ریلیکس تھا کیونکہ پلان تو وہ کر چکا تھا اب تو صرف عمل باقی تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دبئی فلائیٹ کی اناونسمنٹ ہو چکی تھی

عائش بھاری دل کے ساتھ اٹھا اپنا مختصر سا سامان اٹھایا اور اندر کی جانب بڑھا۔۔۔

اسکی چال میں وہ سرمستی وہ خوشی نہ تھی جو اپنی مرضی کرنے پر ہوتی ہے۔۔

شاید

وہ افسردہ تھا۔۔۔۔۔۔یا پھر۔۔۔۔۔۔۔بے سکون

اُسے بے سکون ہونا چاہیے تھا کیونکہ

"دوسروں کو بے سکون کرنے والے یہ کیوں بھول جاتے ہیں کے وہ خود سکون سے

رہ پائیں گے"

ابھی تو شروعات تھیں۔

رمشا عائش اور فارہ کو جگانے انکے روم کی طرف بڑھی۔۔۔دروازہ کھلا دیکھ کر وہ

حیران ہوتی اندر داخل ہوئی

یہ کیا؟؟؟؟؟؟فارہ زمین پر بیڈ سے ٹیک لگائے گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی تھی۔رمشا کو

کسی انہونی کا احساس ہوا۔۔وہ بھاگتی ہوئی پاس آئی۔۔۔۔۔۔فارہ۔۔۔فارہ کیا ہوا

ہے؟؟عائش کدھر ہے۔۔۔فارہ۔۔۔اسنے فارہ کو جنجھوڑا

فارہ ٹس سے مس نہ ہوئی

فارہ۔۔۔رمشا نے اسکا سر اوپر اٹھایا

اسکا دل دھڑک اٹھا۔۔۔یہ۔۔۔۔یہ حالت تو ایک رات کی دلہن کی نہیں

ہوتی۔۔۔

سوجی آنکھیں، سرخ ناک، کانپتے ہونٹ، بکھرے بال۔۔۔۔

اووفف۔۔۔۔فا۔۔۔۔فا۔۔۔۔رہ کک۔۔۔۔کیا ہوا ہے

فارہ۔۔۔۔عائش کدھر ہے۔۔۔۔فارہ بولونا۔۔۔کدھر ہے وہ۔۔۔رمشا نے اُسے

ہلایا۔

چلا گیا۔۔۔۔۔۔

کدھر چلا گیا۔۔۔۔

پتہ نہیں۔۔۔۔۔فارہ کی بھاری مدھم آواز آئی

پتہ نہیں۔۔۔؟کہاں گیا کچھ بتایا نہیں اس نے اور تم۔۔۔تم اس طرح۔۔۔۔۔کیا ہوا

ہے بتاؤ میرا دل رک رہا ہے۔۔۔وہ روہانسی ہوئی

آپ کو پتہ ہو گا۔۔۔؟کدھر گیا

مجھے۔۔۔مجھے کیسے پتہ۔فارہ۔۔۔۔

رمشا کی نظر فارہ کے دوپٹے کے نیچے پڑے کاغذات پر پڑی اس نے جلدی سے پیپرز

اٹھائے۔۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔۔یہ۔۔۔کیا۔۔۔ہے

میرا منہ دکھائی کا گفٹ۔۔فارہ استہزایا ہنسی

گفٹ۔۔۔۔کس۔۔۔کس نے دیا؟وہ اٹکی۔۔۔

کون دے سکتا ہے بھابھی۔۔۔۔یقیناً یہ حق آپ کے بھائی کے ہی پاس تھا

عائش نے۔۔۔وہ کیسے۔۔یہ۔۔۔سب؟؟؟

فارہ اٹھی۔۔اب وہاں بیٹھنے کا کوئی جواز نہیں بچا تھا۔دوپٹہ اٹھایا اور باہر کی جانب بڑھی

فارہ۔۔۔رکو۔۔۔کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔فارہ۔۔۔فارہ رکو۔پلیز فارہ۔۔۔۔رمشا اسکے

پیچھے پیچھے سیڑھیاں پھلانگ رہی تھی

فارہ۔۔۔فارہ پلیز رکو۔۔رمشا نے راستہ روکا

بھابھی پلیز مجھے جانے دیں۔آپ کا بھائی مجھ سے یہاں رُکنے کا حق چھین چکا ہے اور

روتی ہوئی دروازہ پار کر گئی۔۔

رمشا ساکت تھی۔۔۔۔

طوفان آچکا تھا۔

فارہ کیسے گھر پہنچی۔۔۔وہ نہیں جانتی۔۔

لاؤنج خالی تھا۔۔۔۔شاید۔۔۔وہاں کے مکین کل کی تھکن اتار کر ابھی اٹھے نہیں تھے۔

وہ اپنے کمرے کیطرف بھاگی جہاں سے وہ کل رخصت ہوئی تھی۔۔۔۔ہمیشہ کے لیے

لیکن اسکی قسمت اسے ایک دن میں ہی واپس لے آئی تھی۔۔۔۔ہائے۔۔۔۔۔

یہ۔۔۔۔۔قسمت

بے وفا وقت تھا، تم تھے، یا مقدر میرا

بات اتنی ہے کہ انجام جدائی نکلا

عائش نے ڈیٹ فائنل ہونے کے بعد ان 25 دن میں ہی اپنے پلان کو پایہ تکمیل تک پہچانا تھا

اس نے انہیں چند دنوں میں فارہ کو 4 فون کالز کیں۔۔۔

وہ جانتا تھا فارہ ڈرپوک اور کم ہمت ہے اسلیے اس نے اُسے دھمکانے کا پروگرام بنایا تھا

سب فون کالز میں اس نے فارہ کو بلکل نارمل انداز میں ڈرایا، دھمکایا۔۔۔

کہ۔۔۔

وہ شادی سے انکار کر دے کیونکہ وہ اسے خوش نہیں رکھ سکتا، شادی ہونے کی صورت

میں نتائج کی ذمہ دار وہ خود ہوگی وغیرہ

اور وہ ریلکس تھا کے فارہ ضرور انکار کر دے گی

دوسری طرف۔۔۔۔۔

فارہ عائش کی فون کالز سے پریشان تھی کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے

عائش کو اگر کوئی ایشو ہے تو وہ تایا جان اور تائی ماں سے شئیر کرے

مجھے کیوں تنگ کر رہا ہے

میں کس سے شئیر کروں یہ سب۔۔۔اللہ جی۔۔۔۔کیا کروں میں

بھابھی سے۔۔۔نہیں۔۔۔۔اگر کوئی ایسی ویسی بات ہوتی تو وہ خود بتا دیتیں

تو پھر۔۔۔۔کیا کروں

امی۔۔۔یا۔۔۔بھائی

نہیں۔۔۔۔مجھے کسی سے کچھ شئیر نہیں کرنا عائش اپنا مسلہ خود حل کرے اگر اسے ہے

کوئی مسلہ اس شادی کو لے کر۔۔۔اسکا دل بجھا

کیا عائش کسی اور کو۔۔۔۔پسند۔۔۔کرتا ہے۔۔۔نہیں۔۔۔یہ کوئی بڑی بات نہیں وہ

خود انکار کر دیتا۔۔۔اس بات پر۔۔۔تو پھر۔۔۔۔ہو سکتا ہے بھابھی کی وجہ سے چُپ ہو

اور اب مجھ سے انکار کروانا چاہ رہا ہو تا کہ اسکا مسلہ بھی حل ہو جائے اور کوئی دوسرا ایشو

بھی نا کھڑا ہو۔

نہیں ہر گز نہیں۔۔۔عائش۔۔۔۔میں بلکل بھی انکار نہیں کروں گی اپنا پرابلم خود حل کریں مرد ہیں آپ اور میں لڑکی کیا وجہ دوں گی انکار کی۔۔۔

نو۔۔۔۔۔نیور۔۔۔۔۔عائش

میں انکار نہیں کر سکتی

وہ عائش سے ہمکلام تھی

اصل میں۔۔۔۔۔

فارہ کے انکار نہ کرنے کی تین ریزنز تھیں

ایک۔۔۔۔۔۔۔۔۔ماں باپ کی عزت

دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بھائی بھابھی کا گھر

تین۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے دل میں موجود محبت کا چور

جو نا جانے کب سے دل میں براجمان تھا

وہ جانتی نہ تھی کہ یہ دل کا چور اسکی بربادی لانے والا ہے۔۔۔۔۔ورنہ شاید۔۔۔۔۔۔

"بہت دشوار ہوتا ہے کسی کو یوں بُھلا دینا

کہ جب وہ جذب ہو جائے رگوں میں خون کی مانند"

رمشا ساکت کھڑی تھی

مسز سکندر اسکی طرف آئیں

رمشا اسطرح کیوں کھڑی ہو۔۔۔تم عائش اور فارہ کو جگانے گئی تھی اٹھ گئے وہ دونوں۔؟؟

انہوں نے دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے پوچھا۔

رمشا۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ اسکی خاموشی پر غور کرتیں۔۔

سکندر صاحب بھی وہاں آئے۔۔

بیگم آج بھوک ہڑتال کروانے کا ارادہ ہے کیا؟؟

11 بج چکے ہیں۔۔انہوں نے 11 بجنے کی اطلاع دی۔

مسز سکندر مسکرائیں۔۔۔۔راحیلہ کا فون آیا تھا ابھی وہ لوگ ناشتہ لا رہے ہیں اسلیئے ویٹ کریں تھوڑا ناشتہ سب ساتھ کریں گے۔۔۔تب تک میں چائے بنواتی ہوں آپ

کے لیے

رمشا۔۔۔بیٹا اسطرح کیوں کھڑی ہو کیا ہوا۔۔؟ سکندر صاحب نے پوچھا

بابا۔۔۔رمشا باپ کے گلے لگ کر رونے لگی

ارے۔۔۔رمشا کیا ہوا تم عائش لوگوں کو جگانے گئی تھی ناں۔۔۔مسز سکندر بھی

پریشان ہوئی اسکے رونے سے

بابا۔۔۔بابا عائش چلا گیا

عائش چلا گیا۔۔۔کہاں۔۔۔؟انہوں نے رمشا کو خود سے الگ کیا

بولو۔۔رمشا کہاں گیا میرا بچہ۔۔۔مسز سکندر بولیں

فارہ کہاں ہے۔۔۔؟۔سکندر صاحب نے سوال کیا جیسے وہ کچھ جان گئے ہوں

وہ بھی چلی گئی۔۔۔۔

چلی گئی۔۔۔؟۔رمشا بول کیا ہوا ہے۔۔؟ کہاں گئے وہ دونوں۔۔؟۔۔۔مسز سکندر

دل پکڑ کر چیخیں

عاااائشش۔۔۔عائش نے فا۔۔۔فارہ کو طلا۔۔۔۔۔۔۔ق دے دی ہے

۔۔۔امی۔۔۔وہ دھماکا کر چکی

طلاق دے دی ہے۔۔اس نے۔۔وہ زارو قطار رونے لگی

(سکندر صاحب جانتے تھے وہ جو آسانی سے مان گیا ہے شادی کیلیے ضرور کچھ کرے گا مگر طلاق۔۔۔اتنا بڑا قدم ان کا بیٹا اٹھائے گا یہ وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے)وہ سرخ آنکھیں لیے ساکت تھے

شور سن کر رامش اور اسکی بیوی بھی لاؤنج میں آ چکے تھے

کیا ہوا ہے؟؟؟؟...رامش بولا

بھائی۔۔۔۔۔عائش نے فارہ کو ڈائیورس دے دی ہے۔۔۔رمشا نے اطلاع دی

واٹ؟؟؟

ثمرہ نے ساس کو پکڑ کر صوفے پر بیٹھایا جو گرنے والیں تھیں

یہ کیا کہہ رہی ہو رمشا۔۔۔کہاں ہے عائش؟؟؟رامش صدمے سے بولا

وہ چلا گیا ہے گھر چھوڑ کر۔۔۔کہاں گیا۔۔؟۔۔پتہ نہیں

اور فارہ بھی چلی گئی واپس۔۔۔میں نے روکا بھی اُسے پر وہ۔۔۔۔۔۔رمشا نے روتے ہوئے ٹوٹے الفاظ میں تفصیلاً جواب دیا

بابا۔۔آپ پلیز بیٹھیں۔۔۔۔۔رامش نے باپ سے کہا جو ہونٹ بھینچے کھڑے تھے

رامش۔۔۔اُسے کال کرو۔۔وہ مدھم سا بولے

جی۔۔۔کرتا ہوں

ایک۔۔۔دو۔۔۔۔تین۔۔۔چار بار۔۔۔۔۔بار بار۔۔۔کال کی مگر سوئچ آف تھا اُسکا سیل

موبائل آف ہے اُسکا۔۔۔رامش نے بتایا

آج تو ریسپشن ہے؟؟؟اب۔۔؟؟؟ثمرہ (مسز رامش) بولی

فون کر کے کہہ دو سب کو۔۔۔رامش۔۔۔کہ ولیمہ کینسل ہو گیا ہے۔۔۔سکندر صاحب ہلکی آواز میں بولے

اور ریزن۔۔۔ریزن کیا دوں۔۔؟۔۔۔رامش کشمکش میں تھا۔۔۔۔

عائش نے کس دوراہے پر لا کھڑا کیا تھا سب کو۔۔۔۔

کہہ دو سب سے۔۔۔۔۔۔۔عائش مر چکا ہے۔۔۔۔۔سکندر صاحب دھاڑے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہاں موت کا سا سناٹا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"وابستہ ہو گئیں تھیں کچھ اُمیدیں آپ سے

اُمیدوں کا چراغ بُجھانے کا شکریہ"

فائز بیٹا جلدی کرو بہت ٹائم ہو چکا ہے وہ لوگ انتظار کر رہے ہونگے ہمارا۔۔۔راحیلہ بولیں

جی چلیں۔۔۔۔۔آئی ایم ریڈی سویٹ ہارٹ آف مائے ڈیڈ۔۔۔۔فائز نے ماں کو چھیڑا

تم نہیں سدھرو گے فائز۔۔۔۔میں سوچ رہی تھی شادی کے بعد پر تم تو بیٹی کے بعد بھی نہیں سدھرے۔۔۔انہوں نے خفگی دیکھائی۔۔۔

سدھر کر کیا کروں گا۔۔ڈئیر لیڈی۔۔ماں کے گلے میں بانہیں ڈالیں۔۔

فائز۔۔۔

اووہو و۔۔۔سویٹ لیڈی۔۔۔کیا ڈیڈ نے آپکی تعریف نہیں کی آج جو* خفا خفا سے سرکار نظر آتے ہیں* وہ بھی فائز تھا ایک کی دس سُننانے والا

فا۔۔۔ئز تنبیہ ہوئی

او۔کے۔۔۔۔سویٹی۔۔۔۔۔ماں کے گال پر کس کی۔۔

میں گاڑی نکالتا ہوں آپ ملازم سے کہہ کر سامان بھجوائیں

ہاں بھیجتی ہوں۔۔راحیلہ بیگم مسکرائیں۔۔

ان کا بیٹا شادی کے بعد بھی بلکل نہیں بدلا تھا ویسا ہی تھا سب کی عزت اور سب سے محبت کرنے والا۔۔۔خدا نظرِ بد سے بچائے

انہوں نے دل میں دعا کی۔۔۔

کچھ دیر بعد یہ قافلہ سکندر وِلا کی طرف چل پڑا یہ جانے بغیر کے جس کے لیے وہ یہ سب لے جارہے ہیں وہ تو وہاں موجود ہی نہیں۔۔۔۔

شادی میں 3 دن باقی تھے اور فارہ کیطرف سے ہنوز خاموشی تھی

عائش حیران و پریشان تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس ڈُبو فارہ کی ہمت پر۔۔۔نان سینس۔۔۔اسٹوپڈ۔۔۔۔بہادری دیکھو میڈم کی مجھے چیلنج کر رہی ہے۔۔۔مجھے۔۔۔وہ استہزا ایا ہنسا۔۔۔۔فارہ بیگم۔۔۔۔۔بہت مہنگا پڑنے والا ہے تمہیں یہ چیلنج۔۔۔پھر ہنسا کسی کا مزاق اُڑاتی ہنسی سے۔۔۔۔

منہ کی کھلانے والے منہ کی کھاتے بھی ہیں وہ شاید یہ بھول چکا تھا۔۔اسی لیے خوش تھا

عائش نے اسی دن لائیر سے ڈائیورس پیپرز تیار کروائے اور دبئ کی سیٹ بُک کروائی۔۔۔بہت رازداری سے۔۔۔۔

اسلام و علیکم !ایوری ون۔۔۔فائز کی فریش آواز سنائی دی۔۔

رمشا جلدی سے سر جھکا کر پاس سے گزر کر کیچن میں چلی گئ

ہیییییں۔۔۔۔یہ کیسا ویلکم کیا مسز۔۔۔۔۔وہ حیران سا خود سے بولا

پیچھے ہی سجاد اور راحیلہ بیگم داخل ہوئے سلام دعا کے بعد بیٹھے ہی تھے کہ

فائز بولا۔۔۔عائش اور فارہ نظر نہیں آرہے اٹھے نہیں ابھی تک ؟؟؟؟

لاؤنج میں عجیب سی سوگواریت تھی

جسے فائز محسوس کر چکا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازایوری ٹیھنگ او-کے تایا جان۔۔وہ سوالیہ ہوا

ہاں۔۔۔۔ہاں۔اوکے۔۔۔رامش کیطرف سے جواب آیا

اب کے سجاد اور راحیلہ بھی ٹھٹھک چکے تھے اس خاموشی سے

کیا ہوا بھائی صاحب طبیعت ٹھیک ہے آپ کی ؟؟؟

سجاد نے بھائی کی خاموشی دیکھ کر پوچھا

آں۔۔۔ہاں۔۔۔وہ چونکے۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔زندہ ہوں۔۔وہ شکستہ سا بولے

کیا ہوا ہے رامش کچھ بتاؤ گے۔۔فائز کھڑا ہوا۔۔۔۔رمشا بھی آگئ تھی واپس لاؤنج میں

تم بیٹھو یار۔۔۔۔رامش بولا

میری بہن کہاں ہے۔۔؟وہ ڈھاڑا۔۔۔بہت زیادہ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا اُسے

فا۔۔۔ئز۔۔۔۔۔۔۔سجاد صاحب نے اسکے انداز پر سرزنش کی اُسے

ڈیڈ۔۔۔پلیز۔۔۔۔یہ لوگ بتا کیوں نہیں رہے آخر ہوا کیا ہے۔۔۔؟۔وہ زچ ہوا

عائش نے فارہ کو ڈائیورس دے دی ہے۔۔۔رامش نے دھماکا کیا

وووواٹ۔۔؟؟؟؟

راحیلہ بیگم نے دل پکڑ لیا

فارہ کہاں ہے۔۔۔۔سجاد بولے

عائش۔۔۔۔عائش۔۔۔۔کدھر ہے وہ بے غیرت۔۔۔۔۔۔فائز آؤٹ آف کنڑول

ہوا۔۔۔جیسے اسکے کانوں میں سورِ اسرافیل پھونکا گیا ہو

ریلیکس۔۔رامش نے اسکے کندھے پر تسلی کے انداز میں ہاتھ رکھا

جو اسنے زور سے جھٹکا۔۔۔کہاں ہے وہ بزدل نامرد۔۔۔۔زندہ نہیں چھوڑوں گا میں

اُسے۔۔۔اُسکی ہمت کیسے ہوئی میری معصوم بہن کو برباد کرنے کی۔۔۔وہ بلند آواز میں

ڈھاڑ رہا تھا

رمشا دور کھڑی کانپ رہی تھی۔اس نے فائز کو اتنے غصے میں کبھی نہیں دیکھا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاتھوں کی مُٹھی جکڑی ہوئی، ہونٹ بھینچے، لہو رنگ آنکھیں

اس نے فائز کی آنکھیں دیکھ کر جھر جھری لی جیسے ابھی ان سے خون ٹپک پڑے گا

میں کچھ بکواس کر رہا ہوں اگر آپ لوگوں کو سُنا ہو۔۔۔ فائز جنجھلایا

راحیلہ رو رہیں تھیں اور سجاد وہ لٹے پٹے سے بیٹھے تھے جیسے وہاں موجود ہی نہ ہوں۔۔

وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ واپس گھ۔۔۔ گھر چلی گئی ہے۔۔۔ رمشا نے اٹک اٹک کر جواب دیا

فائز رمشا کے بولنے پر اسکی طرف متوجہ ہوا

-----------------رمشا-------------

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عائش-------کی-------بہن-------اسکے دماغ میں جھماکا ہوا۔

فارہ اس وقت اوندھے منہ بیڈ پر پڑی زار و قطار ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔اس کی حالت دیکھ کر کوئی اجنبی بھی پسیج جاتا اور۔۔۔۔۔۔ عائش۔۔۔۔۔ کیا وہ ایک پتھر دل انسان تھا جسے زرا بھی رحم نہ آیا اُس معصوم پر۔۔۔۔ جو نا جانے کب سے اُسکی محبت میں مبتلا تھی۔۔۔ اور۔۔۔ وہ اسکی محبت کو ٹھوکر مار گیا۔۔۔ آہ۔۔۔ یہ۔۔۔ محبت

تُمہاری زندگی سے میں

بہت سے فاصلے لے کر

تمہیں بس اتنا کہتی ہوں

کسی کو زندگی سے

اس طرح رخصت نہیں کرتے

کہ مجھ کو زندگی سے جس طرح

تم نے نِکالا ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسجد آفس میں بزی تھا ایکسٹینشن بجا۔۔۔۔

یس۔۔۔؟

سر کوئی عائش سکندر صاحب آئے ہیں پاکستان سے آپ سے ملنا چاہتے ہیں

عائش۔۔۔۔؟۔۔۔

یس سر۔۔۔عائش سکندر

اوکے بھیجو آفس میں

جی سر۔۔۔۔

عائش اچانک بِنا بتائے۔۔۔اسجد پریشان ہوا

دروزہ کھلا۔۔عائش کو سہی سلامت دیکھ کر جان میں جان آئی

اَبے اوڈیئر نگ کمینے تُو۔۔۔اسجد اپنی جُون میں آتا ہوا اس کی جانب بڑھا

عائش مسکرایا اس خطاب پر۔۔۔

ابے یار واٹ آ پلیزنٹ سرپرائیز۔۔دل خوش کر دیا۔۔۔مووں۔۔۔آہ۔۔۔ہوائی کس اچھالی اور گلے لگ گیا۔۔۔

کیسا ہے؟؟؟عائش بولا

ایزیویعل فٹ۔۔۔۔فریش سا جواب آیا

تُو سنا کیسے اینٹری ماری۔۔۔ایوری ٹھنگ گڈ؟؟؟

یاہ۔۔۔گڈ۔۔۔۔عائش آہستہ سا بولا

اوکے۔۔۔تو بیٹھیے جناب آپ کا ہی آفس ہے ویسے اتنا اچانک کیسے آیا۔۔۔؟اسجد کو ہضم نہیں ہو رہا تھا اسکا اچانک آنا۔

تو چلا جاوں کیا۔۔۔؟؟۔۔عائش چڑا ایک ہی بات سے اچانک۔۔۔۔اچانک

اوئے۔۔۔۔۔۔ہینڈسم۔۔۔۔۔۔ناراض کیوں ہوتا ہے۔۔۔؟....جانی...میں تو

ایویں چھیڑ رہا تھا تجھے۔۔وہ ہنسا

اچھا پہلے چائے پانی۔۔۔پھر اور بات۔۔وہ میز بان بنا

چائے۔۔۔جواب آیا

او-کے۔۔۔اسجد نے چائے کا کہا

ہاں تو اب بتا اتنی اچانک۔۔۔۔؟؟؟؟

عائش گھوری ڈال کر کھڑا ہوا۔۔۔میں جا رہا ہوں او کے بائے۔۔۔۔۔اور

دروازے کی جانب بڑھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاہاہاہاہا۔۔۔اسجد کا چھت پھاڑ قہقہا بلند ہوا

میں دانت توڑ دوں گا تیرے۔۔۔۔۔سالے۔۔۔۔عائش چلایا

میری کوئی بہن نہیں ہے۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔وہ پھر سے ہنسا۔۔۔

عائش تھک کر خود ہی صوفے پر بیٹھا وہ جانتا تھا اسجد کمینا ابنِ کمینا ہے۔۔

اسجد جب ہنس چکا دل کھول کر تو بولا۔۔یار بات شروع ہی یہاں سے ہوتی ہے اب میں

کیا کروں۔۔۔؟... مسکین سی شکل بنائی

میں نہیں آسکتا کیا تیرے پاس جو ایک ہی بکواس کیے جا رہا ہے۔۔۔عائش روڈ ہوا

غصہ کیوں ہوتا ہے جانی۔۔؟۔۔کیا ساتھ والی سیٹ پر کوئی مائی بی بی تھی۔۔۔۔اسجد

نے آنکھ ماری

میں ہی پاگل تھا جو یہاں آگیا۔۔تف ہے مجھ پر۔۔ایک وہ پہلے ہی ڈپریس تھا اور باقی کی کسر اسجد پوری کر رہا تھا فضول باتوں سے۔۔۔وہ سچ میں یا ئیپر ہوا

او۔کے۔او۔کے ریلیکس یار آئی ایم جسٹ جوکنگ۔۔اسجد نے یقین دلایا

اتنے میں چائے آگئی اسجد نے چائے بنا کر دی اور خود کپ لے کر سوچتا ہوا بیٹھا۔۔۔کوئی نہ کوئی گڑ بڑ ہے ضرور۔۔ورنہ عائش اتنی جلدی اتنا سیریس ہائپر نہیں ہوتا۔۔۔

عائش اپنی سوچ میں تھا کہ پتہ نہیں گھر میں کیا کچھ ہو چکا ہو گا۔۔۔سب کا ری ایکشن کیا ہو گا اس کے اقدام پر۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔رمشا۔۔۔۔۔اسکا کیا ہو گا۔۔۔کہیں۔۔۔۔فائزہ۔۔اُسے۔۔۔۔نہیں۔۔اس سے آگے وہ سوچنا نہیں چاہتا تھا

وہ بہت خود غرض واقع ہوا تھا۔۔۔اور۔۔۔وہ یہ بات بہت اچھی طرح جانتا تھا۔

فارہ جب رو رو کر تھک چکی تو اسے لگا جیسے اسکا گلا بند ہو رہا ہوا سے پانی کی ضرورت

محسوس ہوئی لیکن کمرے میں پانی موجود نا تھا

وہ خود کو سنبھالتی اٹھی اور بمشکل چلتی ہوئی کیچن تک پہنچی۔۔۔پا۔۔۔۔پانی۔۔۔وہ اٹکی

وہاں موجود ملازمہ نے فارہ کو دیکھا تو چیخی۔۔۔فارہ باجی۔۔۔آپ۔۔۔۔؟؟

پا۔۔۔پانی۔۔۔۔

ملازمہ اسکی اُجاڑ حالت دیکھ کر حیران تھی فارہ باجی یہاں کیا کر رہیں۔۔؟ کہیں۔۔۔؟؟

فا۔۔۔فارہ۔۔۔فارہ باجی۔۔۔وہ چلائی

فارہ زمین بوس ہو چکی تھی۔

"چھوڑ جانے کا کوئی دُکھ نہیں نقیب

بس کوئی ایسا تھا جس سے یہ اُمید نہ تھی"

اُسے یہاں آئے ہوئے 2 دن ہو چکے تھے اسکا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

موبائل ابھی بھی آف تھا۔۔۔۔وہ روم کی بالکونی میں گرل پر ہاتھ ٹکائے جھکا کھڑا تھا۔۔۔وہ خوش نہیں تھا اسے تو خوش ہونا چاہیے تھا پر اس کا دل ابھی بھی پیچھے ہی اٹکا ہوا تھا۔۔۔نا جانے اب تک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسجد کی آواز نے اس کا تسلسل توڑا۔۔۔کدھر گم ہے یار۔۔۔وہ نوٹ کر چکا تھا اسکی پریشانی کو پر ابھی تک اگلوا نہیں سکا تھا

عائش۔۔۔۔۔؟؟؟؟

ہوونں۔۔۔۔۔۔عائش چونکا

کیا بات ہے یار میں دیکھ رہا ہوں تُو اپ سیٹ ہے کوئی پریشانی ہے تو شئیر کر۔۔۔۔

میرے خیال میں ہماری دوستی اتنی گہری تو ہے کے اپنے پرابلمز شئیر کر سکیں۔۔اسجد نے سنجیدگی سے کہا۔۔

نہیں۔۔۔کوئی پرابلم نہیں تیرا وہم ہے آئی ایم او۔کے

تُو بتانا نہیں چاہتا یہ اور بات ہے۔۔بٹ آئی نو دیئر از سمتھنگ رونگ۔۔۔۔اسجد کو افسوس ہوا اسکے نا بتانے پر۔۔

عائش خاموش رہا۔۔۔

۔

دس منٹ کی خاموشی کو عائش ہی نے توڑا

۔

آئی ڈائیورسڈ فارہ۔۔۔آہستگی سے بم پھوڑا

واٹ۔۔۔؟؟؟؟؟اسجد اچھلا

ڈائیورس۔۔۔؟؟؟؟۔۔۔شا۔۔۔شادی کب ہوئی۔۔؟؟؟؟؟۔وہ حیران ہوا

پرسوں۔۔۔۔پھر دھماکا کیا

پرسوں۔۔۔۔۔یعنی۔۔۔۔شادی کے اگلے دن ہی۔۔۔ڈائیورس۔۔۔۔کیونکہ ولیمے کے دن تو وہ دبئی پہنچ چکا تھا اسجد کی پاس۔۔۔۔۔عائش۔۔۔۔۔یہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔کِیا تُو نے۔؟؟؟؟

ڈِسگسٹنگ۔۔۔۔۔۔اس نے گرل پر مکا مارا۔۔مجھے تجھ جیسے بندے سے یہ امید نہیں تھی اگر یہی کرنا تھا تو پھر شادی ہی نا کرتا کسی معصوم کی زندگی برباد کردی تُو نے

۔۔اسے افسوس ہوا

کیا ملا تجھے ہاں۔۔۔۔بول۔۔۔کیا ملا۔۔۔؟؟؟...

اسجد نے غصے سے اُسے جھنجھوڑا

اٹس ٹو مچ۔۔۔۔ٹو وچ۔۔۔عائش

اس نے اپنے بال جکڑے

عائش شرمندہ سا سر جھکائے کھڑا تھا۔ کیا جواب دیتا۔۔ کوئی جواب نہیں تھا اسکے پاس

اپنی اس چِیپ حرکت کا۔۔

کیوں دی تُونے ڈائیورس انہیں۔۔۔۔؟؟ اسکی خاموشی پر پھر سے بولا

عائش۔۔ تیرے سے پوچھ رہا ہوں کیوں دی ڈائیورسسسسسسسسسس۔۔؟؟؟

چند منٹ وقفے کے بعد عائش بولا۔۔۔۔ پتہ نہیں۔۔۔۔

واٹ۔؟۔ اتنا بڑا قدم تُو بغیر کسی وجہ کے اُٹھا

آیا۔۔ ریئلی دس اپوینٹنگ۔۔۔

آئی ڈونٹ لائیک ہر ایز آ وائف

وہ دَبو سی، ڈرپوک اور کم اعتماد لڑکی تھی مجھے ایسی لڑکیاں بلکل اٹریکٹ نہیں کرتیں یو نو

ڈیٹ۔۔ وہ بے بسی سے بولا

لیکن اتنی چھوٹی بات پر۔۔ تجھے کوئی حق نہیں پہنچتا۔۔۔۔ عائش۔۔۔۔ کہ تُو اسطرح

کسی معصوم کے جزبات سے کھیلے اور وہ بھی وہ لڑکی جسے تُو بیوی بنا چکا تھا۔۔۔ اسجد کا دل

چاہ رہا تھا کہ اُسے اوپر سے نیچے پھینک دے۔۔ اسکے علاوہ بھی کوئی اور ریزن ہے

کیا؟؟؟ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ عائش اتنی چھوٹی بات پر ایسا کرے گا۔

نہیں۔۔۔

کوئی اور پسند ہے۔۔؟؟؟..

نہیں۔۔۔

تو پھر۔۔۔۔۔؟؟؟؟

پتہ نہیں۔۔۔۔

کیا وہ پڑھی لکھی نہیں ہے؟

ہے۔۔۔۔

خوبصورت نہیں ہے؟

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خوب سیرت نہیں ہے؟

ہے۔۔۔۔

وہ ایک ٹرانس میں جواب دے رہا تھا

تو پھر لعنت ہے تجھ پر۔۔۔۔اسجد نے دل کی بھڑاس نکالی۔۔

ذلالت کی انتہا ہے یار۔۔ کہاں ملتی ہے آج کل ایسی لڑکی اور تُو ملی ملائی کو چھوڑ آیا۔۔۔

تف ہے تجھ پر۔۔اسجد کو افسوس ہوا

کیا کرتا پھر۔۔؟ عائش بے چارگی سے بولا

تجھے کوئی ایشو تھا تو۔۔۔۔

تُو۔۔۔تُو ویسے ہی آ جاتا چھوڑ کر مگر یہ ڈائیورس۔۔۔ یہ نا دیتا یار۔۔۔

واپسی کا کوئی دروازہ تو کھلا رکھتا۔۔ مجھے بہت دکھ ہو رہا ہے۔۔ عائش۔۔ وہ واقعی دُکھی تھا

عائش کی کم عقلی پر۔۔۔

عائش بھی یہی سوچ رہا تھا

کہ واپسی کا کوئی دروازہ تو کھلا رکھنا چاہیے تھا۔

پر۔۔۔اب۔۔۔اب۔۔اب۔۔کیا۔۔سب کچھ ختم ہو چکا ہے وہ خود سے یہ سوال پوچھ رہا تھا۔

کیا واقعی سب کچھ ختم ہو چکا تھا

رمشا

عائش کی بہن۔۔۔فائز کے دماغ میں جھماکا ہوا

تائی جان۔۔۔۔وہ مسز سکندر سے مخاطب ہوا جو اب تک خاموش تھیں۔

آپ کا بیٹا شاید بھول گیا تھا کہ جس لڑکی کو وہ برباد کر رہا ہے ایکچولی اس کے ساتھ اسکے کیا کیا رشتے تھے۔۔؟وہ رمشا کی طرف موڑا

رمشا اسکی نظروں سے کانپی۔۔۔یااللہ

۔۔۔۔۔خیر۔۔۔۔رحم۔۔۔میرے۔مالک۔۔۔۔رحم۔۔۔وہ زیرِ لب بڑبڑائی۔۔۔

کیا۔۔۔کیا مطلب۔۔۔؟۔۔۔مسز سکندر ہکلائیں

مطلب۔۔۔صاف اور سیدھا ہے تائی جان۔۔۔عائش کی بہن میری بیوی ہے۔۔۔آرام سے بم پھینکا

تم۔۔۔تم۔۔۔نہیں۔۔۔فائز بیٹا۔۔تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔رمشا تمہاری بیٹی کی ماں ہے۔۔وہ رودیں۔

فائز اس سب میں رمشا کا کیا قصور ہے؟؟؟؟رامش بولا

قصور تو میری بہن کا بھی نہیں تھا پھر اسکو کیوں سزا ملی۔۔۔؟؟۔۔

تم اُس کا بدلہ لو گے۔۔؟؟۔۔رامش پریشان ہوا

نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں ہر گز تمہارے بھائی جتنا گھٹیا نہیں ہوں اور نہ ہی میری ماں نے میری تربیت ایسی کی ہے۔۔۔لیکن۔۔۔۔اتنا اچھا بھی نہیں ہوں۔۔۔۔جو آسانی سے بھول

جاؤں۔۔اور ویسے بھی۔۔۔وہ کچھ اور بھی بولتا کہ سیل وائبریٹ ہوا

گھر کا نمبر دیکھ کر وہ پریشان ہوا۔۔جلدی سے کال پک کی۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔

صا۔۔۔صاحب۔۔جی۔۔فا۔۔۔فارہ بی بی۔۔۔۔۔۔وہ ہکلائی۔۔

کیا ہوا فارہ کو۔۔۔؟؟؟وہ چیخا

سب متوجہ ہو گئے۔۔

وہ بے ہوش ہو گئیں ہیں۔۔۔ملازمہ نے بتایا

اوہ نو۔۔۔۔۔تم۔۔۔تم ایسا کرو مجید(ڈرائیور)سے کہو وہ تمہیں اور فارہ کو ہوسپٹل

لے کر پہنچے میں آرہا ہوں وہیں۔۔۔فائز نے اسے ہوسپٹل کا نام بتایا۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔وہ بولی

فائز۔۔فائز بیٹا کیا ہوا میری بچی کو۔۔راحیلہ کھڑی ہوئیں

پتہ نہیں۔۔۔بے ہوش ہو گئی ہے ہمیں نکلنا ہے چلیں۔۔۔

چلیں ڈیڈ۔۔وہ باپ سے بولا جو ابھی سر جھکائے بیٹھے تھے

آں۔۔ہاں۔۔ہاں چلو۔۔وہ چونک کر بولے

فائز انہیں لے کر آندھی طوفان کی طرح نکلا وہاں سے۔۔۔

پیچھے سکندر وِلا کے مکین رہ گئے

ہمیں بھی چلنا چاہیئے۔۔۔رامش شرمندہ سا بولا

ہاں چلو۔۔۔سکندر صاحب نے اجازت دی

اور وہ سب بھی پیچھے ہی روانہ ہو گئے۔

فائز نے ریسپشن پر پوچھا۔۔۔فارہ ایمرجنسی میں تھی۔۔وہ پریشان ہوا فارہ اسکی بہن کم دوست اور بیٹی زیادہ تھی۔۔یا اللہ رحم۔۔۔وہ رو دینے کو تھا

اتنے میں رامش لوگ بھی آ گئے۔۔کیا ہوا۔۔؟۔۔سب ٹھیک ہے؟رامش نے پوچھا

فائز جواب دیے بنا ہی آگے بڑھ گیا ایمرجنسی کی طرف۔۔

آئی سی یو میں ہے۔۔۔سجاد صاحب نے جواب دیا

وہ سب وہاں موجود فارہ کی تندرستی کی دعائیں مانگ رہے تھے

عائش کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ گھر فون کرے پر ہمت نہیں پڑ رہی تھی۔۔وہ کشمکش میں تھا

کہ

کرے۔۔۔یا نہ۔۔۔کرے

اندھیرا کیے کیوں پڑا ہے۔۔۔یار۔۔۔۔طبیعت ٹھیک ہے۔۔؟۔۔اسجد آفس سے

واپسی پر اُسکے روم میں آیا

عائش ابھی تک اُسی کے گھر میں رہ رہا تھا۔

ہاں۔۔ٹھیک ہوں۔۔۔وہ سیدھا ہوا

ملگجا سا حُلیہ تھا اُسکا

اسجد نے دیکھا دو دن سے وہی کپڑے پہن رکھے تھے اُس نے۔۔اسے افسوس سا ہوا

جلد بازی میں وہ اپنا ہی نقصان کر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔گھر والوں سے روپوش رہنا کوئی

آسان نہیں تھا اور ویسے بھی وہ پچھلے 3 سال سے امریکہ میں تھا اور اب پھر سے یہ

تنہائی۔۔۔پر اب کیا ہو سکتا تھا۔۔۔۔؟

کیا ہوا۔۔۔ایسے کیوں دیکھ رہا ہے۔۔۔؟۔۔۔عائش نے اسجد کو خود کیطرف ٹکٹکی

سے دیکھتے پا کر پوچھا

کچھ نہیں۔۔۔اسجد نے سر جھٹکا

کب تک مجنوں بنے رہنے کا ارادہ ہے۔۔۔۔اس نے عائش کے حلیے پر چوٹ کی

پتہ نہیں۔۔وہ شکستہ سا بولا

کچھ پتا بھی ہے تجھے جو بھی پوچھو۔۔۔پتہ نہیں۔۔۔۔۔پتہ نہیں۔۔اس پتہ نہیں کے چکر میں آج تو یہاں اُجڑا ہوا بیٹھا ہے۔

عائش سر جھکائے شرمندہ تھا

اسجد جان گیا تھا وہ پچھتا رہا ہے وہ بھی اتنی جلدی اس لیے بات بدلی (جو بھی تھا وہ اسکا دوست تھا اور وہ اُسے مزید شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا)

باہر نکل اس فیز سے جو ہونا تھا ہو چکا اب آگے کا سوچ۔۔۔

تُو میرے لیے کسی اپارٹمنٹ کا بندوبست کر دے یار۔۔۔مہربانی ہو گی۔۔۔میں کب تک تجھ پر بوجھ بنا رہوں گا۔۔وہ ہلکا سا مسکرایا

میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔عائش

میں جانتا ہوں یار۔۔۔پر اتنی مہمان نوازی کافی ہے۔۔ تیری فیملی ہے۔۔۔بھائی بھابھیاں ہیں اسلیے اچھا نہیں لگتا۔۔ سمجھا کر۔۔۔عائش بولا

او۔کے۔۔بٹ عائش کسی کو بھی اعتراض نہ ہوتا یار۔۔۔وہ افسردہ ہوا

آئی نو بٹ پتہ نہیں یار کب تک یہاں ہوں اس لیے کچھ وقت خود کے ساتھ رہ کر آگے کا فیصلہ کرنا چاہتا ہوں۔

او-کے۔۔فائن۔۔میں دیکھتا ہوں اپارٹمنٹ۔۔۔تو ٹینشن نہ لے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ان شاءاللہ سجد نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی

ڈاکٹر کو اپنی طرف آتا دیکھ کر فائز آگے بڑھا

از شی او کے۔۔۔وہ جلدی سے بولا

واٹس ریلیشن ود پیشنٹ۔۔

مائی سسٹر۔۔۔مدھم جواب آیا

ان کا بی۔پی خطرناک حد تک شوٹ کر گیا تھا بر وقت ٹریٹمنٹ کی وجہ سے زیادہ نقصان نہیں ہوا۔۔لیکن یہ سب شدید ڈپریشن کا نتیجہ ہے۔۔اتنی سی ایج میں بی۔پی کا اتنا زیادہ شوٹ کر جانا اچھا سائن نہیں۔۔۔اینی وے۔۔انکو نیند کے انجیکشن دے دیئے ہیں۔۔۔کوشش کریں کہ اُنکو ٹینشن فری ماحول پرووائڈ ہو۔

جی۔۔۔۔۔۔۔۔فائز نے سر جھکایا

ڈاکٹر نے تسلی کے انداز میں کندھے پر ہاتھ رکھا اور چلا گیا۔

عائش نے اسجد کی مدد سے فرنشڈ اپارٹمنٹ رینٹ پر لے لیا تھا۔۔۔ابھی کچھ دن ریلیکسیشن کے بعد وہ آگے کی پلاننگ کرنا چاہتا تھا۔

وہ پاکستان سے مختصر سا سامان لایا تھا اور اب شاپنگ کرنا چاہتا تھا اس مقصد کے لیے وہ مال گیا۔۔۔۔۔لیکن راستے میں وہ مزید رقم لینے بنک چلا گیا اکاونٹ ٹرانسفر کروا چکا تھا وہ

اکاونٹنٹ کو مطلوبہ رقم بتائی۔۔۔

دیئر از نو بیلنس ان یور اکاونٹ سر۔۔جواب آیا

وہ حیران ہوا۔۔پلیز چیک اٹ اگین۔۔

اوکے۔۔

یس سر۔۔۔۔۔۔اٹس نِل

اوکے تھینکس۔۔وہ باہر آیا

یہ کیا ہوا اُسکے اکاونٹ میں اچھی خاصی رقم موجود تھی۔۔۔۔پھر۔۔۔

اپنے مطلوبہ بنک کال کر کے پوچھا تو۔۔۔جواب آیا

سر آپکا اکاونٹ دو دن پہلے سیل ہو چکا ہے۔

اوہ شٹ۔۔۔۔ بابا آپ نے اکاونٹ سیل کروا دیا۔۔ وہ باپ سے مخاطب ہوتا پریشان سا واپس اپارٹمنٹ کیطرف چل دیا۔

فارہ کے ہوش میں آنے پر کسی نے اس سے ڈائیورس سے ریلیٹڈ بات نہیں کی۔۔

فائزنے سکندر وِلا کے مکینوں کو فارہ سے ملنے نہیں دیا۔۔۔۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ فارہ کی طبیعت پھر سے بگڑے۔۔

وہ گم سم سی تھی۔۔۔۔

ایک دن بعد ڈسچارج ہو کر گھر آگئی تھی مگر خاموشی نہ ٹوٹی تھی اُسکی۔۔۔۔

""""جھوٹی مسکان لیے اپنے غم چھپاتے ہیں

سچی محبت کرنے کی بھی کیا خوب سزا ملی""""

عائش نے اسجد کی مدد سے جاب تلاش کر لی تھی۔۔۔۔ اُسے باپ سے کوئی شکوہ نہ

تھا۔۔۔۔اُسکے کیے کے بدلے میں یہ بہت معمولی

ری ایکشن تھا اُن کا۔۔

وہ جانتا تھا وہ فارہ کے ساتھ ساتھ گھر

والوں کیساتھ بھی بُرا کر چکا ہے۔۔اسی لیے خاموشی سے سہہ رہا تھا۔۔۔۔۔وہ گھر

فون کر کے وہاں کے حالات ملازم سے معلوم کر چکا تھا۔۔

وہ یہ جان کر تھوڑا ریلیکس ہوا تھا کے فائزنے کوئی انتہائی قدم نہیں اٹھایا تھا۔۔

سجاد ہاوس میں خاموشی کا راج تھا۔۔۔۔۔سب ایک دوسرے سے نظریں چرائے

ہوئے تھے۔۔۔۔۔طوفان آکر گزر گیا تھا پر تباہی کے اثرات ابھی بھی موجود

تھے۔۔

سجاد صاحب آج اتنے دن بعد بیٹی کے روم میں جا رہے تھے۔۔وہ شکستہ ساتھے

وہ جیسے ہی فارہ کے روم میں داخل ہوئے تو اُسے نماز میں مشغول دیکھ کر انکو سکون

ملا۔۔۔کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جس ذات سے رجوع کیا ہے اُن کی بیٹی نے۔۔۔وہ

پاک ذات ضرور صبر دے گی اُسے۔۔۔۔ان۔۔شا۔۔اللہ

امی۔۔۔ایک ماہ ہونے والا ہے اور فائز نے پلٹ کر پوچھا بھی نہیں۔۔۔۔

انہیں تو آیت کا بھی خیال نہیں جس میں انکی جان بستی ہے۔۔۔وہ روہانسی ہوئی

تم پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا اللہ پر بھروسہ رکھو بیٹا۔۔۔مسز سکندر نے تسلی دی

امی کیا کروں چین ہی نہیں مل رہا۔۔۔وہ رو دینے کو تھی۔۔

فارہ کو بھی دیکھے اتنے دن گزر گئے پتہ نہیں کس حال میں ہو گی۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔فارہ سے تو میں بھی ملنا چاہ رہی ہوں بیٹھے بیٹھائے کیسا روگ لگ گیا بچی کو۔۔۔۔سوچتی ہوں تو دل ہولتا ہے میرا۔۔۔۔۔اللہ صبر دے اُسے۔۔۔۔آمین

ماں ہوں۔۔۔۔۔عائش کو بد دعا بھی نہیں دے سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔پر معاف بھی نہیں کروں گی۔۔۔۔وہ دوپٹہ منہ پر رکھ کر رونے لگی

امی دفعہ کریں۔۔۔اس خود غرض انسان کو جو ہم سب کو شرمندہ کر گیا۔۔۔۔وہ آزردہ سی تھی

امی۔۔۔مجھے بتائیں۔۔۔میں کیا اب یہیں رہوں گی۔۔۔۔۔وہ رو دی

اللہ نہ کرے۔۔۔۔۔میری جان۔۔۔۔۔میں آج ہی سکندر سے بات کرتی ہوں۔۔۔انہوں نے رمشا کو گلے لگا لیا۔

"وہ سب فارہ کے لیے صبر مانگ رہے تھے کوئی اُسکی آزمائش کے خاتمے کی دعا کیوں نہیں مانگ رہا تھا۔۔؟؟۔۔۔"

فارہ ٹیرس پر کھڑی چاند کو دیکھ رہی تھی

یا اللہ مجھے سکون دے دے۔۔

--

عائش۔۔۔آپ نے میرے ساتھ بلکل بھی اچھا نہیں کیا۔۔۔پر یہ کیسی بے بسی ہے۔۔۔۔۔کہ میں چاہ کر بھی آپکو کوئی بد دعا۔۔۔نہیں دے پا رہی ہوں۔

کاش۔۔۔کاش کہ آپ جان سکتے۔۔۔۔۔کہ۔۔۔۔۔کوئی آپکو کس قدر چاہتا ہے۔۔۔اس نے آنسو پونچھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مم۔۔۔میری۔۔۔میری محبت کی تذلیل۔۔۔تو کی ہی تھی

۔۔۔۔۔پر۔۔۔۔۔میری نسوانیت کی توہین نہ کرتے

کچھ۔۔۔۔کچھ تو۔۔۔۔پردہ۔۔۔رہنے دیتے۔۔۔عائش

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

چاند بھی اسکے دکھ پر دکھی تھا۔۔۔

""""بکھرے گا جب تیرے رخسار پہ تیری آنکھ کا پانی

تجھے احساس تب ہو گا محبت کس کو کہتے ہیں""""

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عائش اسوقت اپنے اپارٹمنٹ کی بالکونی میں افسردہ سا کھڑا تھا۔۔۔۔۔اُسے یہاں آئے ہوئے پانچ ماہ سے زائد وقت ہو چکا تھا۔۔۔۔وہ اندر سے بہت ٹوٹ چکا تھا۔۔۔ان چند ماہ میں وہ بہت پچھتایا تھا اپنے کیے پر۔۔۔۔۔۔

وہ کوئی رات سکون سے سو نہیں پایا تھا۔۔۔۔جب بھی سونے کے لیے آنکھیں بند کرتا۔۔۔۔۔۔فارہ کا معصوم چہرہ اسکا سکون درہم برہم کر دیتا۔۔اُس کے کانوں میں

فارہ کے الفاظ سر گوشی بن کر گونجنے لگتے۔۔۔۔۔

*مم۔۔۔میں۔۔آپ۔۔۔آپ سے۔۔۔بب۔۔۔بہت محبت کرتی ہوں *

فارہ کا اظہارِ محبت اُسے تڑپاتا تھا۔۔۔وہ کانوں پر ہاتھ رکھتا، تکیے رکھتا۔۔۔پر۔۔۔پھر بھی یہ گونج صاف سنائی دیتی۔۔

اُس کے شعور،،لاشعور میں ہر طرف۔۔۔فارہ ہی۔۔۔فارہ تھی۔۔

وہ جانتا تھا۔۔۔۔کہ۔۔۔وہ فارہ کے ساتھ غلط کر چکا ہے۔۔۔جسکی کوئی معافی نہیں۔۔۔پر۔۔۔پھر بھی وہ ہر روز تصور میں۔۔۔فارہ سے معافی مانگتا تھا.

دوسروں کو بے سکون کرنے والے خود بھی سکون سے نہیں رہ پاتے۔۔۔یہ بات اچھی طرح اُسکی سمجھ میں آچکی تھی۔

""بس۔۔۔۔۔تمہیں نہ سوچوں تو بچ سکتا ہوں

طبیب نے یہ دوا، ہاتھ جوڑ کر بتائی ہے""

فارہ کیچن کیطرف جا رہی تھی کے لاؤنج میں فائز کو جوتوں سمیت صوفے پر لیٹے پایا۔۔

فارہ کو افسوس ہوا کہ ۔۔وہ اپنے غم میں بھائی کو بھول ہی گئی۔

آہستگی سے چلتی ہوئی پاس آئی۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔۔مدھم آواز ابھری

فائز نے یہ آواز نا جانے کتنے دن بعد سُنی تھی۔۔فوراً اُٹھ بیٹھا۔۔۔فارہ۔۔۔۔۔

بھائی اسطرح کیوں لیٹے ہیں۔۔۔طبیعت ٹھیک ہے آپکی۔۔۔؟..وہ فکر مند ہوئی

فائز بہن کی فکر پر ہلکا سا مسکرایا۔۔۔میں ٹھیک ہوں میری ۔۔جان

بھائی۔۔۔۔بھابھی کو لے آئیں جا کر۔۔۔اُس نے بات بڑھائی

یہ ممکن نہیں۔۔۔فارہ

کیوں ممکن نہیں۔۔۔بھائی۔۔اس میں بھابھی کا کیا قصور۔۔۔؟۔۔آپ کیسے رہ سکتے ہیں۔۔بھابھی اور آیت کے بغیر۔۔

میں بہت مِس کر رہی ہوں۔۔۔پلیز بھائی۔۔۔۔لے آئیں نا۔۔۔وہ بضد ہوئی

فارہ۔۔۔۔

کوئی اگر مگر نہیں۔۔آپ جا رہے ہیں۔۔بس

فارہ میں یہ سب اتنی آسانی سے بھولنے والا نہیں۔۔۔۔اسلیے ضد مت کرو

اس سب میں بھابھی کا کوئی قصور نہیں ہے پھر سزا اُن کو کیوں مل رہی ہے۔۔۔؟؟؟

آپ مرد کتنے خود غرض ہوتے ہیں۔۔۔بھائی۔۔۔ غلطی کسی اور کی ہی کیوں نہ ہو

پر۔۔۔۔۔مشقِ ستم عورت کو ہی بناتے ہیں۔۔۔

دس از ناٹ فئیر

ویسے بھی یہ میری اپنی قسمت کا لکھا تھا۔۔۔جو ہو چکا۔۔۔۔۔اور قسمت کا لکھا کوئی نہیں مٹا سکتا۔۔۔بھائی۔۔۔لہذا اپنی اور بھابھی کی خود ساختہ سزا ختم کریں۔۔۔ تفصیلاً جواب دیا

فارہ۔۔۔تم سمجھ نہیں رہی ہو۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کچھ اور بھی کہتا کہ

۔۔۔۔۔۔۔۔۔پاپا۔۔۔۔۔۔۔کی آواز پر موڑا۔۔۔۔

آیت بھاگتی ہوئی باپ سے چمٹی۔۔

فائز نے دروازے میں سکندر، مسز سکندر اور رمشا کو کھڑے دیکھا۔۔غصہ ضبط کرتے ہوئے جھک کر بیٹی کو اٹھایا۔۔۔جو ٹانگ سے چمٹی تھی اور لمبے لمبے قدم اٹھاتا۔۔کمرے کیجانب بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

راحیلہ بیگم بھی وہاں آچکی تھی۔۔آپ لوگ۔۔؟؟۔۔وہاں کیوں کھڑے ہیں۔۔۔ بھائی صاحب اندر آئیں نا۔۔۔وہ آگے بڑھیں

فارہ اگر مزید وہاں رُکتی۔۔تو۔۔ضبط کھو دیتی۔۔۔اپنے بھرم کو قائم رکھنے کیلئے وہ بھی اپنے کمرے کیطرف چل دی۔

رمشا کی نظروں نے دور تک اُس کا پیچھا کیا۔۔۔۔۔

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عائش۔۔۔۔۔ تیرا پرابلم۔۔۔۔۔کیا ہے۔۔؟۔۔تُو چاہتا کیا ہے

آخر۔۔۔۔؟۔۔۔اسجد فُل غصے میں تھا

کیا۔۔کیاِ ہے میں نے۔۔۔؟معصومیت سے سوال ہوا

زیادہ بھولا بابو نہ بن۔۔اچھا۔۔۔صاف صاف بتا کیا تکلیف ہوئی اب کی بار۔۔۔وہ چڑا

تکلیف مجھے نہیں۔۔۔اُس ڈفر کو تھی۔۔۔

باقی سب ڈفر، اسٹوپڈ، نان سینس اور پتہ نہیں کیا۔۔کیا۔۔۔ایک تُو ہی آسمان سے

دودھ کا دُھلا اُترا ہے۔۔

ایگزیٹلی۔۔۔۔عائش چِڑاتی ہنسی ہنسا

دانت بند کر۔۔۔۔۔کمینے۔۔۔۔ورنہ ترسے گا انکو دیکھنے کو۔۔۔توڑ دوں گا بتیسی

ساری۔۔۔وہ چڑا

کیا بات ہے بڑا غصہ چڑھا ہے کہیں۔۔۔۔۔اُاااااس ڈفر (عائش کا باس) کی بیٹی

کیسا تھ۔۔۔۔کوئی چکر وکر تو نہیں۔۔۔؟۔۔۔عائش نے آنکھ ماری۔

تُو ٹھہر۔۔سالے۔۔۔۔اسجد قاتلانہ انداز۔۔۔۔میں اسکی طرف بڑھا۔۔۔

عائش اُسے اپنی طرف لڑاکا عورتوں کے انداز میں آتا دیکھ کر۔۔۔کھل کر قہقہے لگانے لگا۔۔

اسجد نے بڑھے ہوئے ہاتھ بیچ میں ہی روک لیے۔۔۔۔اور۔۔۔عائش کو دیکھنے لگا۔۔۔جو آج۔۔۔بلکل ویسے ہی بے فکر قہقہے بکھیر رہا تھا۔۔۔جیسے وہ امریکہ میں بکھیرتا تھا۔۔۔دل سے۔۔۔۔

وہ خوش ہوا۔۔۔۔اُسے اسطرح ہنستے دیکھ کر۔۔۔کیونکہ عائش تو ہسنا بھول ہی چکا تھا۔ عائش کو ہنستے۔۔۔۔۔ہنستے اندازہ ہوا۔۔کہ۔۔اسجد رُک چکا ہے۔۔۔۔۔کیا ہوا۔۔۔ڈئیر فرینڈ۔۔۔۔۔رُک کیوں گئیے۔۔؟؟وہ حیران ہوا

کچھ نہیں۔۔اسجد نے سر جھٹکا۔۔وہ اُسے بتا کر پھر سے خاموش نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

غصہ تو بہت ہے تجھ پر۔۔۔۔۔پر۔۔۔۔۔جا۔۔۔معاف کیا۔۔۔۔۔جانی۔۔۔وہ احسان کرکے صوفے پر بیٹھا۔

شکریہ۔۔۔نوازش۔عائش نے سر خم کیا

ہاں تو اب بتا اتنا غصہ۔۔۔۔؟؟اور یہ غصہ تجھ جیسے۔۔۔جو کر۔۔۔پر بلکل سوٹ نہیں کرتا۔۔عائش اُسے چھیڑتے ہوئے اُس کے ساتھ۔۔۔۔جُڑ۔۔۔کر بیٹھا۔۔

دِیس ٹینس۔۔۔پلیززززززز۔۔۔اسجد نے فاصلہ کیا۔۔

عائش حیران ہوا

ابے کھوتے۔۔میری جنس مشکوک نہ کر۔۔۔یار۔۔۔

پھر۔۔۔پھر کیا۔۔۔وہ دونوں ہی کھوتوں کی طرح ہسنے لگے۔۔۔۔۔

بلند و بالا۔۔۔کوئی اور وہاں آتا تو یقیناً اُنہیں پاگل قرار دیتا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سجاد نہیں آیا ابھی آفس سے۔۔؟؟ سکندر صاحب نے راحیلہ بیگم سے پوچھا

آ گئے ہیں۔۔۔میں بُلاتی ہوں انہیں۔۔آپ لوگ چائے تو لیں۔۔۔۔رمشا بیٹا چائے سَرو کرو۔۔

جی چچی۔۔۔۔رمشا کی جان میں جان آئی۔۔اُن کا نارمل رویہ دیکھ کر۔۔

کچھ دیر میں سجاد بھی وہاں آ چکے تھے

حال احوال کے بعد خاموشی تھی وہاں جسے سکندر صاحب نے توڑا

سجاد۔۔۔۔میں تم سے بہت شرمندہ ہوں اور معافی مانگنے آیا ہوں۔۔وہ آہستہ سا بولے

بھائی صاحب کیسی بات کر رہے ہیں آپ میرے بڑے ہیں مجھے شرمندہ مت کریں پلیز۔۔ سجاد عاجزی سے بولے

شرمندہ تو میں ہوں۔۔یار۔۔ میری اولاد نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چھوڑیں اس بات کو بھائی صاحب۔۔ جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔۔ ہم اس تلخ حقیقت کو ایکسیپٹ کر چکے ہیں۔۔۔اس لیے آپ بھی بھول جائیں سب۔۔۔۔

سکندر صاحب کے دل سے تھوڑا بوجھ سرکا

ہم رمشا کو بھی چھوڑنے آئے ہیں۔۔ مسز سکندر بولیں۔

یہ رمشا کا ہی گھر ہے بھابھی۔۔آپ فکر مت کریں ہم ہرگز ایک بیٹی کی قسمت کی سزا دوسری کو نہیں دیں گے۔۔ سجاد دل بڑا کر کے بولے۔۔

سکندر کو چھوٹے بھائی کی سوچ پر فخر سا ہوا۔۔ وہ اُٹھے اور مشکور انداز میں سجاد صاحب کے گلے لگ کر دل کا بوجھ ہلکا کرنے لگے

ہنس ہنس کر تھک چکے تو خاموش ہوئے۔۔

عائش۔۔۔۔

ہونہہ۔۔۔۔عائش اتنا زیادہ ہنس کر... پھر سے سمٹ چکا تھا

تُو نے جاب کیوں چھوڑی۔۔۔؟؟؟ سوال ہوا

پتہ نہیں۔۔۔۔میرا دل بھر چکا تھا وہاں سے۔۔وہ بے زار سا بولا

تُو جانتا ہے یہ تیری کتنویں جاب تھی۔۔۔جو تُو چھوڑ چکا ہے

تُجھے پتہ ہوگا۔۔۔۔آرام دہ جواب دیا

میں تو جانتا ہوں۔۔۔اسلیئے تیرا پرابلم پوچھنے آیا ہوں۔۔۔آخر کیوں کر رہا ہے تُو

ایسے۔۔۔؟؟

میرا دل نہیں لگتا یہاں۔۔۔۔معصوم سا جواب آیا

عائش۔۔۔۔یہ تیری ساتویں جاب ہے۔۔۔ان سات، آٹھ ماہ میں۔۔۔۔اسجد بہت

پر سکون انداز میں بات کر رہا تھا

جانتا ہوں۔۔یار۔۔۔۔

جانتا ہے تو پھر۔۔۔کیوں کر رہا ہے ایسے۔۔؟

بتا تو چکا ہوں میرا دل نہیں لگ رہا کسی چیز میں۔۔۔۔وہ بے بس ہوا

اور تُو جس چیز میں دل لگا رہا ہے۔۔۔وہ اب وقت کا زیاں ہے۔۔۔اور کچھ نہیں۔۔۔۔

عائش۔۔۔سنبھل جا۔۔۔۔ابھی وقت ہے۔۔۔۔۔

میں بے بس ہوں۔۔۔مدھم سر گوشی ہوئی

خود کو سنبھال یار۔۔مرد بن مرد۔۔۔اسجد نے اُسکے کندھے پر تھپکی دی

مرد بن کر ہی تو۔۔۔۔۔۔۔اُسکا گلا رُندھا

عائش پلیز۔۔۔۔یار اب اس پچھتاوے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔۔نہ تجھے اور۔۔۔نہ ہی کسی اور کو۔۔۔اسلیئے لوٹ آ واپس یار۔۔یہ راہ بہت مشکل ہے اور۔۔۔اس راہ کی اب کوئی منزل بھی نہیں۔۔

منزل۔۔۔۔؟۔منزل تو میں خود گنوا بیٹھا ہوں۔۔اسجد۔۔۔۔اسجد میں واپس جانا چاہتا ہوں۔۔میں سکون چاہتا ہوں

۔۔۔۔مم۔۔۔میں۔۔۔میں۔۔۔فا۔۔۔فارہ۔۔۔۔۔۔۔۔

چھوڑ دے بس کر۔۔۔یار۔۔۔اب فارہ تیری نہیں ہے اور نہ ہی ہو سکتی ہے۔۔۔اسجد نے حقیقت بیان کی۔۔۔اُسے سوچنا چھوڑ دے۔۔۔جو ہو چکا اُسے بھول جا۔۔۔۔یہی بہتر ہے تیرے لیے۔۔۔

کیسے بھول جاؤں۔۔۔کیسے۔۔۔عائش نے بال جکڑے۔۔۔۔میں اسقدر گر گیا تھا ۔۔سوچتا ہوں تو خود کو شوٹ کرنے کو دل کرتا ہے۔۔۔میں اُسے بھولنا چاہتا ہوں پر اُسکی معصومیت پر جو داغ لگا آیا ہوں وہ چین نہیں لینے دیتا۔۔۔میں جلد بازی میں بہت

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

غلط کر آیا ہوں۔۔۔یار۔۔۔وہ رو دینے کو تھا۔

اسی لیے سیانے کہتے ہیں ہر فیصلہ جوش سے نہیں بلکہ ہوش سے لینا چاہیے تا کہ کوئی پچھتاوا نہ رہ جائے۔۔۔اسجد نے ناصحانہ انداز میں سمجھایا۔

عائش صرف اپنے کیے پر پچھتا رہا تھا۔۔۔۔یا پھر۔۔۔کوئی اور جزبہ بھی اُسے اپنی لپیٹ میں لے چکا تھا۔۔۔؟؟۔۔

رمشا کو واپس سجاد ہاؤس آئے دو ماہ ہونے والے تھے پر فائز نے اُسے مخاطب تو کیا اُس کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔رمشا کی برداشت سے باہر ہو چکا تھا یہ سب۔۔وہ فائز جیسے نرم دل اور محبتیں لُٹاتے انسان کا یہ بیگانہ روپ سہہ نہیں پا رہی تھی۔۔۔اسی لیے آج ہمت کر کے اُسے مخاطب کر بیٹھی تھی۔۔۔

فائز۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ لیپ ٹاپ پر بزی تھا

فائز۔۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف ہنوز خاموشی تھی

رمشا نے آہستگی سے اپنا ہاتھ فائز کے کی بورڈ پہ چلتے ہاتھ پر رکھا۔۔۔

فائز نے ہاتھ جھٹک دیا۔۔۔ واٹس یئور پرابلم۔۔۔ پھاڑ کھانے والا انداز تھا

آپ۔۔۔ آپ کیوں کر رہے ہیں۔۔۔ ایسا میرے ساتھ۔۔؟؟

بچی مت بنو۔۔۔ سمجھی۔۔۔ اور جاؤ یہاں سے کام کرنے دو مجھے۔۔۔۔

فائز پلیز۔۔ مجھے کس بات کی سزا دے رہے ہیں۔۔ مم۔۔ میری کیا غلطی ہے۔۔۔ وہ منمنائی

غلطی تو ہماری ہے اور ہم اسکا بھگتان بھی بھگت چکے ہیں۔۔ اسلیئے جاؤ جان چھوڑو میری۔۔۔ دفع کرنے کی کسر رہ گئی تھی بس۔۔

فا۔۔ فائز۔۔۔ رمشا نے اُس کا گھٹنا پکڑا۔۔ جسے

چھڑوا کر وہ دور جا کھڑا ہوا۔۔

ہمارا ظرف اتنا کافی ہے کہ اُس شخص کی بہن کو یہاں برداشت کر رہے ہیں اس لیے

مزید کی توقع چھوڑ دو۔۔۔ رمشا بیگم۔۔۔ وہ استہزایا ہوا

اور ویسے بھی میں نے تمھیں اپنی بیٹی ہی کی خاطر یہاں آنے دیا۔۔۔ ورنہ۔۔۔۔۔

اپنی بیٹی۔۔۔۔۔۔۔ آیت ہماری بیٹی ہے۔۔۔۔۔ فائز۔۔۔ تیری۔۔ میری نہیں۔۔

لیکچر بند کرو اور جاؤ۔۔ مجھے کام کمپلیٹ کرنے دو۔۔ وہ برہم ہوا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رمشا نے برستی آنکھوں سے اُس کا یہ روپ دیکھا۔۔۔اور۔۔۔روتی ہوئی کمرے سے نکل گئی

وقت کا کام ہوتا ہے گزرنا اور وہ گزرتا جاتا ہے بِنا کسی کی پرواہ کیے۔۔۔پر لگائے۔۔۔اچھا۔۔۔یا۔۔۔۔بُرا

فارہ کا بھی بُرا وقت گزر ہی گیا تھا سب کے خیال میں۔۔۔۔کیا واقعی بُرا وقت گزر گیا تھا؟؟؟یا ابھی بھی آزمائش باقی تھی

وقت کا کام ہوتا ہے گزرنا اور وہ تو گزر ہی جاتا ہے۔۔۔۔۔جیسے تیسے کر کے فارہ کا بھی گزر ہی گیا تھا۔۔۔اس گزرتے وقت میں اُس نے بہت سنبھال لیا تھا خود کو۔۔۔اب وہ کسی کے سامنے نہ ہی افسردہ ہوتی اور نہ ہی روتی۔۔۔البتہ اکیلے میں وہ یہ دونوں شغل ضرور فرماتی تھی۔۔۔وہ عائش کو بھول نہیں پا رہی تھی اور اُس بے وفا کو بھولنا آسان بھی نہ تھا فارہ کے لیے۔۔۔۔

وہ 18 سال کی تھی جب اُس کے دل میں عائش کی محبت نے قدم رکھے تھے۔۔۔جو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وقت کے ساتھ مضبوط سے مضبوط تر ہوتے گئے۔۔۔اور رہی سہی کسر دونوں فیملیز کی رضامندی نے کر دی۔۔۔وہ خود کو ہواؤں میں اُڑتا ہوا محسوس کرتی۔۔۔جسے چاہ تھا وہ آسانی سے مل بھی رہا تھا۔۔۔لیکن اس کی قسمت اُسکے ساتھ بہت بھیانک مزاق کر گئی۔۔۔پر جو بھی تھا۔۔۔اُسے سنبھلنا تھا اور وہ کافی حد تک سنبھل چکی تھی۔

دوسری طرف۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عائش سنبھلنے کے چکر میں مزید بکھرتا جا رہا تھا۔۔۔تھک ہار کر اُس نے رامش سے رابطہ کر ہی لیا تھا۔۔۔۔رامش نے اُس سے بات نہیں کی تھی۔۔پر عائش نے ہمت نہیں ہاری اور مسلسل اُس سے رابطہ کرتا رہا۔۔۔۔

رامش کیا کرتا۔۔۔بڑا بھائی تھا اُس کا۔۔۔۔آخر پسیج ہی گیا۔۔۔۔پر عائش کو اُس کے کیے پر شدید لعن طعن کی تھی۔۔۔جسے عائش نے بہت صبر سے سنا تھا۔۔۔کیونکہ غلطی جو تھی۔

رامش نے بھی دل کی بھڑاس نکال کر عائش کو معاف کر دیا تھا۔۔۔وہ جان گیا تھا اُس کا چھوٹا بھائی پچھتاوں میں گھر چکا ہے۔

فارہ کیا کر رہی ہو۔۔؟لاؤ میں بنا دیتی ہوں

رمشا نے فارہ کو آیت کے لیے نُوڈلز بناتے دیکھ کر کہا..

نہیں۔۔۔بھابھئ میں بنا دیتی ہوں۔۔۔آپ جائیں روم میں بھائی آچکے ہیں آفس سے۔۔

آں۔۔ہاں۔۔۔اُن کا آنا نہ آنا برابر ہے اب تو۔۔۔رمشا دکھی ہوئی

بھائی مانے نہیں اب تک۔۔۔؟؟۔۔فارہ حیران ہوئی

نہیں۔۔۔۔۔۔

اُوف۔۔۔بھابھی اتنے ماہ گزر گئے اور آپ۔۔۔آپ بتاتی تو سہی۔۔

کیا بتاتی میں۔۔۔میں یہی ڈیزرو کرتی ہوں فارہ اسلیئے کوئی شکایت نہیں ہے مجھے اُن سے۔۔

پر۔۔بھابھی۔۔۔۔

چھوڑو فارہ۔۔۔میں عادی ہو گئی ہوں اس رویے کی۔۔

تم بتاؤ۔۔۔ماریہ آئی تھی کل۔۔۔۔؟

ہاں۔۔۔۔۔وہ ملنے آئی گھر اپنے تو میرا پتہ چلا اُسے اسی لیے آئی تھی۔۔فارہ نے مدھم آواز میں بتایا

ہوں۔۔۔۔۔فارہ تم نے آگے کا کیا سوچا ہے۔۔رمشا شرمندہ سا بولی

کیا سوچنا ہے بھابھی۔۔۔کوئی سکول جاب کر لیتی ہوں۔۔۔مزید پڑھنے کو تو اب دل نہیں کرتا ہے۔۔۔فارہ نے تفصیلاً جواب دیا

ہاں۔۔۔اچھا۔۔۔ہے۔۔بزی رہو گی۔۔رمشا مسکرائی

فارہ نوڈلز بنا چکی تھی۔۔باؤل رمشا کو تھما کر خاموشی سے کیچن سے نکل گئی۔۔

رمشا افسردہ سی کھڑی رہ گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

راحیلہ بیگم کو سونے کا ارادہ باندھتے دیکھ کر سجاد صاحب نے بات شروع کی۔۔

راحیلہ۔۔۔۔

جی۔۔۔۔؟؟۔۔

مجھے ضروری بات کرنی ہے تم سے۔۔

جی کریں میں سن رہی ہوں۔۔وہ سیدھی ہوئیں

میں فارہ کے بارے میں سوچ رہا ہوں کب تک یہ سب چلے گا۔۔۔

میں سمجھی نہیں آپ کا مطلب۔۔؟؟

میں اُسکی شادی کرنا چاہ رہا ہوں۔۔انہوں نے اتنی بڑی بات اتنی آسانی سے کہی

کیا۔۔؟؟ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔آپ

ٹھیک کہہ رہا ہوں۔۔آج یا کل۔۔یہی ہونا ہے تو پھر آج ہی ہو جائے بہتر ہے۔۔۔میں

مزید فارہ کو اس دکھ میں گھرے نہیں دیکھنا چاہتا۔۔۔اسی لیے فیصلہ کر چکا ہوں۔

سجاد۔۔پلیز۔۔میری بچی کو ٹھیک سے سنبھلنے تو دیں۔۔۔۔وہ رونے لگیں

وہ سنبھل جائے۔۔اسی لیے یہ فیصلہ لیا ہے میں نے۔۔۔نئے رشتے میں جُڑے گی تو

پچھلا سب بھول جائے گی۔۔مجھے پورا یقین ہے۔۔وہ بہت پُر امید تھے۔

آپ تو ایسے کہہ رہیں جیسے سب ریڈی ہو اور لڑکا بھی ڈھونڈ لیا ہو۔۔وہ اُن کے

کنفیڈینس پر حیران ہوئیں

جی۔۔بلکل۔۔۔آپ ٹھیک سمجھیں ہیں۔۔

لڑکا مل چُکا ہے۔۔۔انہوں نے دھماکا کیا

عائش کو آٹھویں جاب شروع کیے ایک ہفتے سے زیادہ ہو گیا تھا

لیکن۔۔ یہاں اگر باس سے بن گئی تھی تو باس کی بیٹی نے تنگ کر دیا تھا۔۔۔۔

وہ آفس میں بزی تھا۔۔۔ جب دھاڑ سے دروازہ کھلا۔۔

ہیے۔۔ ہیلو۔۔ عائش۔۔۔ ہاؤ آر یو۔۔؟ بے تکلفانہ انداز میں کندھے پر ہاتھ رکھا

گیا۔۔ جیسے بچپن کی جان پہچان ہو۔۔

عائش کو چار سو چالیس واٹ کا جھٹکا پڑا اُسکی ادا پر۔۔

ہیے۔۔۔ ہینڈ سم۔۔ وئیر۔۔؟؟ آئمہ نے آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلایا۔۔

عائش کو ہوش آیا۔۔۔ وہ جلدی سے پیچھے ہٹا۔۔ کہ کہیں وہ اپنی موجودگی کا احساس

دلانے کیلیے گلے ہی نہ لگ جائے۔۔

تم کتنے شرمیلے ہو۔۔۔۔ عائش۔۔۔ وہ بال جھٹکتی مسکرائی۔۔

آپ یہاں کس لیے آئی ہیں۔۔؟ عائش ناگواری سے بولا

اووہوو۔۔۔۔ ایک تو تم خفا بہت ہوتے ہو شاید کسی نے بتا رکھا ہے تمھیں کہ غصے میں

اور بھی ہینڈ سم لگتے ہو۔۔۔ وہ بے باکی سے آنکھ مارتی پھر سے قریب آئی۔۔۔

اِنف۔۔۔۔ جائیں یہاں سے مجھے کام کرنے دیں۔۔ عائش روب سے بولا جیسے اپنا

آفس ہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ خفا ہونے بغیر مسکرائی۔۔۔ابھی تو جا رہی ہوں۔۔ لیکن پھر آؤں گی

۔۔۔۔۔ہینڈسم۔۔۔۔ جاتے جاتے بھی آنکھ مار گئی۔۔

اوووف۔۔ کیا مصیبت ہے یار۔۔۔ بیٹھے بٹھائے گلے پڑ گئی۔۔۔ کیا کروں اب اس بلا

کا۔۔۔وہ چڑا

اسجد۔۔۔ہاں اسجد سے مشورہ کرتا ہوں

یہ سوچ کر وہ ریلیکس ہوا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا۔۔ کہا آپ نے۔۔۔۔۔لڑکا ڈھونڈ چکے

ہیں۔۔۔کب۔۔۔کہاں۔۔۔۔کون۔۔۔راحیلہ ایک ہی سانس میں بولیں

عباسی صاحب کا بیٹا ہے۔۔جواب آیا

عباسی صاحب۔۔۔وہ۔۔۔۔پرانے مینجر جو 4 سال پہلے وفات پا چکے ہیں۔۔۔اُنکی

یاداشت اچھی تھی اسی لیے اتنی جلدی پہچان گئیں

ہاں۔۔۔وہی عباسی صاحب۔۔۔وہ پر سکون تھے

لیکن اُن کا بیٹا کہاں ملا آپ کو۔۔۔راحیلہ کی حیرانگی ختم نہیں ہو رہی تھی۔

کہاں ملا۔۔ مطلب۔۔۔ وہ پچھلے تین سال سے ہمارے ہی آفس میں جاب کر رہا ہے۔۔۔

پڑھا لکھا، مہذب، اور سلجھا ہوا لڑکا ہے۔۔

فائز کو بھی کوئی اعتراض نہیں اس رشتے پر میں اُس سے بات کر چکا ہوں۔۔

لیکن۔۔۔ وہ مڈل کلاس۔۔ وہ ہکلائیں

آپ کے منہ سے یہ بات بلکل مناسب نہیں لگتی۔۔۔ بہر حال میں داؤد سے بات کر چکا ہوں۔۔ اُسکی فیملی اس سنڈے کو آرہی ہے۔۔۔ اس لیے فارہ سے بات کر کے اُسے انفارم کریں۔۔ انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔۔ آپ سمجھائیں گی تو ضرور مان جائے گی۔۔ میری بیٹی بہت سمجھدار ہے۔۔ انہوں نے بات ختم کی اور اسٹڈی میں چلے گئے۔۔

سمجھدار ہونے کیساتھ فرمابردار بھی ہے آپکی بیٹی۔۔ اسی لیے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔۔ وہ خود سے بولیں

ماں تھیں۔۔ بیٹی کے دل کا راز جانتیں تھیں۔۔۔ پر اب آگے تو بڑھنا ہی تھا۔۔۔۔

یہی سوچ کر خاموش ہو گئیں۔

عائش کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔اُس نے اسجد کو کیفے میں بلایا تھا پر پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ محوِ انتظار تھا۔

اسجد کا کچھ اتا پتہ نہ تھا مزید 15 منٹ انتظار کے بعد عائش جھنجھلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

دو قدم ہی چلا تھا کہ اسجد آتا ہوا دکھائی دیا

اسجد اُسے دیکھ کر مسکرایا۔۔مگر عائش سنجیدگی سے چلتا ہوا پاس سے ہو کر آگے گزر گیا۔۔

یہ کیا۔۔۔اسجد حیران ہوا مگر جب تک سمجھ آئی۔۔۔عائش جا چکا تھا

اوہ شٹ۔۔۔ڈئیر نک کمینے۔۔۔بڑا خبیث ہے تُو جانی۔۔۔۔۔۔وہ مسکرایا

کوئی نہ بیٹا۔۔۔تجھے کام تھا۔۔۔تُو نے ہی بلایا تھا۔۔۔۔۔اور۔۔تُو ہی بُلائے گا پھر سے۔۔

اسجد نے تصور میں عائش کو آنکھ ماری۔۔۔اور سیٹی پر دُھن بجاتا واپس ہو لیا۔

راحیلہ بیگم آج بہت ہمت کر کے فارہ کے روم میں آئیں تھیں۔۔پہلے ہر بات وہ رمشا

سے کہلوا دیتی تھیں مگر اب بات اور تھی اس لیے خود ہی آئیں۔

فارہ تلاوت کے بعد دعا میں بزی تھی۔۔وہ بیٹھ کر اسکے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگیں

فارہ فارغ ہوئی تو ماں کو کمرے میں موجود پایا۔۔۔۔

امی۔۔۔آپ

ہاں میں۔۔۔وہ مسکرائیں

یہاں آکر بیٹھو میرے پاس۔۔۔انہوں نے اشارہ کیا۔۔

فارہ نے کشن اٹھا کر زمین پر ماں کے پاس رکھا اور اس پر بیٹھ کر سر انکے گھٹنے پہ رکھ دیا۔

وہ پیار سے فارہ کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگیں۔

مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔فارہ

جی۔۔بولیں امی

بیٹا جو ہو چکا اُسے بھول جاؤ۔۔۔ہم سب بھی قسمت کا لکھا جان کر قبول کر چکے ہیں۔۔۔

پر بیٹا زندگی کسی ایک موڑ پر یا ایک شخص پر ختم نہیں ہوتی ہے ہمیں آگے بڑھنا ہوتا ہے وقت کے ساتھ چلنا پڑتا ہے۔۔۔انہوں نے تمہید باندھی۔۔

تم سمجھ رہی ہو نا۔۔۔فارہ

جی امی۔۔۔ سمجھ رہی ہوں

بیٹا۔۔ہم بھی یہی چاہتے ہیں۔۔ تم سب کچھ بھول کر آگے بڑھو، زندگی انجوائے کرو۔۔۔۔۔میری جان۔۔۔

انہوں نے فارہ کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لے کر ماتھے پر بوسہ دیا

امی۔۔۔کیا بات کہنا چاہتیں ہیں آپ۔۔۔؟فارہ کھٹکی

تم انکار نہیں کرو گی۔۔۔ہاں۔۔۔انہوں نے یقین دہانی چاہی

فارہ حیران ہوئی بات سے پہلے ہی شرط۔۔۔

آپ کریں بات۔۔۔وہ بولی

فارہ۔۔۔بیٹا۔۔۔ہم۔۔۔ہم تمہاری شادی کرنا چاہتے ہیں۔۔۔انہوں نے بمشکل اصل بات کی

کیا۔۔۔۔؟؟؟فارہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ ایسی بات کریں گیں۔

ابھی تو وہ اُس دشمنِ جاں کو ٹھیک سے بھول بھی نہیں پائی تھی۔۔۔کہ۔۔۔ایک نیا رشتہ۔۔۔وہ سوچوں میں گم تھی۔

فارہ۔۔۔راحیلہ نے اُس کا کندھا ہلایا

جج۔۔۔جی۔۔۔۔۔وہ چونکی

کیا ہوا بیٹا۔۔۔بُرا لگا تمہیں۔۔۔؟؟؟

نن۔۔۔نہیں۔۔۔۔پر اتنی جلدی

جلدی کہاں بیٹا۔۔چھ ماہ سے زیادہ ہو گیا ہے۔۔

لیکن امی۔۔۔۔وہ منمنائی

فارہ بیٹا تمہارے بابا ہارٹ پیشنٹ ہیں اور یہ اُنہی کا فیصلہ ہے۔۔وہ ایموشنل ہوئیں

ٹھیک ہے امی۔۔۔جیسے آپ سب کی مرضی۔۔فارہ

رضامند ہوئی۔۔اب اسکے علاوہ کوئی اور چارہ جو نہ تھا۔

راحیلہ خوشی سے اُسکا ماتھا چوم کر چلیں گئیں۔۔

فارہ یہ سوچ رہی تھی کہ وہ جس شخص کے لیے ہاں کر چکی ہے اُس کو کیا دے

گی۔۔؟؟۔۔اُسکے پاس تو کچھ نہ بچا تھا۔۔۔۔۔سب کچھ تو وہ دشمنِ جاں ساتھ لے گیا

تھا

دل۔۔۔۔جذبات۔۔۔۔۔۔احساسات۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔اور۔۔۔جسم بھی۔۔۔۔

""""پھر کبھی نہیں ہو سکتی محبت سنا تم نے

وہ شخص بھی ایک تھا اور میرا دل بھی ایک""""

-----------------عائش ویٹ کر رہا تھا پچھلے تین دن سے اسجد کا۔۔۔مگر اُس کیطرف سے مکمل خاموشی تھی

عائش اُسے کافی گالیوں سے نواز چکا تھا۔۔۔۔اور اب بھی یہی کر کے فائل پر جھکا ہی تھا کہ وہ بلا پھر سے نازل ہوئی۔

ہیلو عائش ہاؤ آر یو۔۔۔ایک ادا سے پوچھا گیا

عائش اُسکی بے تکلفی سے چڑا۔۔۔یوں جیسے بچپن میں گڈا، گڈی کا کھیل ایک ساتھ کھیلتے رہے ہوں

فائن۔۔۔۔سرسری سا جواب دے کر فائل پر جھک گیا

بزی ہو کیا۔۔۔

نظر نہیں آ رہا کیا۔۔۔۔رُوکھا سا جواب آیا

تم مجھے اگنور کیوں کرتے ہو عائش۔۔۔؟؟؟؟۔افسردگی سے پوچھا گیا

میں اگنور نہیں کر رہا میڈم۔۔۔آئی ایم بزی ناؤ۔۔سو پلیز۔۔۔

عائش۔۔۔تم-----------

محترمہ آئمہ عباس صاحبہ میں یہاں آپ کے والدِ محترم کا ایمپلائی ہوں۔۔۔۔اور یہ

فائل۔۔عائش نے فائل لہرائی

مجھے آج کی ہی تاریخ میں فائنل کروانی ہے عباس صاحب سے۔۔۔اسلیے اگر آپ کی اجازت ہو تو میں یہ فائل کمپلیٹ کرنے کا شرف حاصل کر سکتا ہوں۔۔۔وہ جھنجھلایا

آئمہ اُس کے طرزِ تخاطب پر ہنسی۔۔۔۔۔۔تو پھر ہنستی ہی چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔

عائش نے ناگواری سے گھورا۔۔نان سینس۔۔۔۔اسٹوپڈ۔۔ گرل۔۔دل میں بولا

آئمہ کو اُسکی گھوری نے بریک لگائے۔۔ہا۔۔ہاؤ فنی۔۔عائش۔۔۔۔

عائش کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

او۔۔کے۔۔او۔کے۔۔آئی ہیو ٹو گو۔۔بٹ اٹس امیزنگ سٹائل۔۔آئی رئیلی لائک۔۔اور مسکراتی ہوئی چلی گئی۔۔۔

واٹ داہیل از دس۔۔۔یار۔۔۔اسجد کمینے چھوڑوں گا نہیں تجھے۔۔۔عائش نے اسجد کو مخاطب کیا اور ٹیکسٹ بھیجا۔۔۔

اسجد کے سیل نے میسج ٹون بجائی۔۔اُس نے میسج کھولا۔۔۔چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی

"""اگر تُو آج۔۔۔بروز جمعرات۔۔شام سات بجے۔۔۔۔میرے اپارٹمنٹ میں

موجود نہ ہوا۔۔۔تو تجھے میرے۔۔۔۔۔۔یعنی عائش سکندر کے اِعتاب سے یہ دبئی والے بھی بچا نہیں پائیں گے۔۔۔مائنڈ اِٹ کمینے۔۔

او-کے۔۔باس۔۔اسجد مسکرایا

سجاد صاحب نے داؤد کی فیملی کو سنڈے کو انوائیٹ کیا تھا لہذا آج داؤد کی فیملی جس میں اُسکی دو بہنیں اور ماں شامل تھیں

سجاد ہاؤس آئیں اور فارہ کو پسند کر گئیں۔۔

سب کی رضامندی سے ایک ہفتے بعد نکاح اور چھ ماہ بعد رخصتی طے پائی۔۔

لیٹ رخصتی کی وجہ داؤد کی چھوٹی بہن کی ساتھ شادی تھی۔۔اُسکا فیانسی آوٹ آف کنٹری تھا اس لیے دونوں بہن،بھائی کی شادی ایک ساتھ رکھی گئی۔۔

سجاد اور اُنکی فیملی کو کوئی اعتراض نہ تھا۔۔اسلیے سب نکاح کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔

اسجد پورے سات بجے عائش کے اپارٹمنٹ میں موجود تھا۔۔

عائش کو اسموکنگ کرتے دیکھ کر اُسکی کلاس لے رہا تھا۔۔

تُونے کب سے اسموکنگ شروع کر دی۔۔۔سوال پوچھا گیا۔۔

جب سے حالات نے کروٹ بدلی۔۔۔

اسجد نے سگرٹ چھین کر زمین پر پھینکا اور جوتے سے کچل دیا۔۔

اب بتا کیوں یاد کیا مجھے۔۔۔وہ صوفے پر ریلیکس ہوا

ایک ضروری بات ڈسکس کرنا تھی۔۔۔عائش نے بات اسٹارٹ کی۔۔

ہاں بول۔۔۔سن رہا ہوں۔۔۔

اسجد۔۔۔وہ عباس صاحب کی بیٹی ہے نا آئمہ عباس۔۔۔یار۔۔اُس نے میری زندگی

عذاب بنادی ہے۔۔وہ جھنجھلایا

وہ کیسے۔۔۔؟؟؟؟

یار۔۔۔صبح۔۔شام آفس میں ٹپک پڑتی ہے۔۔

تجھے کیا پرابلم ہے۔۔۔اُس کے باپ کا آفس ہے۔۔جب چاہے آئے، جائے۔۔۔۔۔۔

تجھے ہر گز وہاں چپڑاسی اپائنٹ نہیں کیا گیا۔۔جو تُو آنے جانے کا حساب

رکھے۔۔۔۔۔اسجد غیر سنجیدہ رہا

بی سیریس اسجد۔۔۔۔وہ غرایا

تو ہو جا سیریس میں نے کونسا روکا ہے۔۔بے فکری سے جواب آیا

اسجد۔۔۔۔عائش نے گھورا

کیا۔۔یار۔۔۔لڑکی ہی ہے۔۔۔۔کوئی بلا تو نہیں

بلا سے کم بھی نہیں۔۔۔۔عائش نے منہ بنایا۔۔۔

اچھا پھر اب مجھے بتا میں کیا کروں۔۔۔؟؟۔اسجد نے معصومیت کی انتہا کی۔۔

میں نے تجھے کہا۔۔بی سیریس اسجد۔۔وہ چلایا

آہستہ بول۔۔۔جانی۔۔۔ذاتی کان ہیں میرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اُٹھ۔۔۔۔جا۔۔۔۔دفع ہو جا یہاں سے۔۔۔۔عائش غصے میں چیخا

او۔کے۔۔۔مائی لارڈ۔۔۔اسجد دل پر ہاتھ رکھ کر

جھکا۔۔۔اور باہر کی جانب سیٹی بجاتا چل پڑا۔

تُو۔۔۔۔۔مارا جائے گا میرے ہاتھوں۔۔۔کمینے۔۔عائش اسکطرف بڑھا

اسٹاپ جانی۔۔۔۔۔اسجد نے مسکرا کر ہاتھ بلند کیے

خود ہی کہا تھا جاؤ۔۔۔۔آنکھیں لڑکیوں کے انداز میں پٹپٹائیں

عائش کو اُسکا آنکھوں کا پٹپٹانا دیکھ کر ہنسی آگئی۔۔۔بیٹھ الہڑ دوشیزہ۔۔۔یا میں گود میں

اٹھا کر بیٹھاؤں۔۔۔اسجد کو چھیڑا

گود میں آئمہ عباس کو لینا۔۔خوش ہو جائے گی بیچاری۔۔۔اسجد نے آئمہ پر ترس

کھایا۔۔

اُلٹی سیدھی بکواس نہ کر اور مجھے اس سب کا حل بتا یار۔۔۔۔کیسے پیچھا چھڑواں۔۔۔

اُس سے۔۔۔۔۔

پیچھا کیوں چھڑوانا ہے۔۔۔تجھے بولڈ اور کنفیڈینٹ لڑکیاں پسند ہیں نا تو پھر بھگت

اب۔۔۔۔اسجد نے اُسے کچھ یاد دلایا

میرے زخموں پر نمک مت چھڑک۔۔۔۔۔وہ افسردہ ہوا

نمک نہیں میرا تو مرچیں چھڑکنے کو دل کرتا ہے۔۔۔۔سچ میں۔۔۔اسجد نے دل کی

بات بتائی

میں غلط تھا۔۔میں تسلیم کر چکا ہوں۔۔وہ مدھم آواز میں بولا

تُو غلط نہیں تھا۔۔۔عائش۔۔۔تُو گنہگار ہے کسی معصوم کا۔۔۔۔

اسجد پلیز۔۔۔میں پہلے ہی ٹینس ہوں مجھے مزید اذیت مت دے۔۔وہ رونے والا ہوا

میں کیا حل بتاؤں۔۔۔اسجد نے بات پلٹی۔۔۔۔تُو زیادہ سمجھدار ہے۔۔۔۔ویسے بھی

تُو۔۔۔تو فیصلے خود کرتا ہے اپنے۔۔۔۔پھر پوچھ کیوں رہا ہے۔۔۔اسجد خفا ہوا

او-کے۔۔فائن۔۔۔میرا مسلہ ہے میں خود سولو کر لوں گا۔۔ تھینکس فار کمینگ۔۔۔یو مے گو ناؤ۔۔عائش نے تسلی سے دفع ہو جاؤ کہا

۔

اب ہنس کیوں رہا ہے۔۔۔۔نکل۔۔۔آؤٹ۔۔۔وہ اسجد کو ہنستے دیکھ کر چڑا

ریلیکس جانی۔۔۔۔

اچھا سن۔۔۔میں نے دیکھ رکھی ہے آئمہ عباس اچھی خاصی ہے۔۔۔تھوڑی سی لفٹ کروا دے۔۔سب سیٹ۔۔سلوشن آیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسجد۔۔۔تنبیہ ہوئی

ہاہاہا۔۔او-کے جانی میں کرتا ہوں کچھ۔۔۔

مطلب۔۔؟؟

مطلب۔۔۔بھابھی سے بات کرتا ہوں۔۔۔وہ سمجھا دیں گی اُسے۔۔ناؤ بی ریلیکس اینڈ سمائل پلیز زززز۔۔۔اسجد نے تصویر کھچوانے کے انداز میں کہا۔۔۔

اُس کی فرمائش پر عائش مُسکرا دیا۔

مختصر انتظار کے بعد نکاح کا دن آن پہنچا

چند خاص مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا جن میں سکندر وِلا کے مکین بھی شامل تھے۔

داؤد اور اُس کے گھر والے آ چکے تھے۔

رسمِ نکاح کے مطابق فارہ کو ہلکا پھُلکا تیار کیا گیا۔۔۔۔۔

سجاد، فائز اور سکندر صاحب نکاح خواں کیساتھ۔۔۔فارہ کے روم میں داخل ہوئے۔۔

فارہ سر جھکائے پتھر کی مورتی بنے ساکت سی بیٹھی تھی۔۔

مولوی صاحب نے نکاح شروع کیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فارہ کے کانوں میں چھ ماہ پہلے کے الفاظ گونجنے لگے۔۔جب اسی طرح نام پکارا گیا

تھا۔۔۔پر وہ نام۔۔۔عائش سکندر۔۔۔تھا۔۔۔اور۔۔۔آج۔۔۔داؤد عباسی۔۔۔

پکارا جا رہا تھا۔۔۔وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔

اُسے اپنے کندھے پر دباؤ محسوس ہوا۔۔۔فائز نے اُسے پین پکڑانا چاہا۔۔۔۔وہ نا سمجھنے

کے انداز میں فائز کو دیکھنے لگی۔۔۔کہ کیا کروں اس پین کا۔۔۔

فائز اُسکی حالت سمجھ چکا تھا۔۔۔آہستہ سے اُس کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔۔۔

فارہ۔۔۔۔بیٹا۔۔۔سائن کرو

فارہ۔۔۔پھر سے پُکارا گیا

فارہ نے کانپتے ہاتھوں سے پین پکڑا اور دھندلی آنکھوں سے نکاح نامے پر اپنا نام گھسیٹ دیا۔۔۔

فارہ نے کانپتے ہاتھوں سے نکاح نامے پر سائن کر دیے

سجاد نے بیٹی کو گلے لگایا سر تھپکا اور باہر نکل گئے

فارہ بہت ضبط سے کام لے رہی تھی جیسے ہی سب باہر گئے وہ اپنا ضبط کھو بیٹھی۔۔

عائش۔۔۔عائش خدا کرے آپ کبھی بھی سکون سے نہ رہ پائیں۔۔۔ کبھی بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اوندھے منہ بیڈ پر گر کر زار و قطار رونے لگی۔

آج پہلی بار فارہ کے منہ سے عائش کے لیے بد عا نکلی تھی۔۔۔۔وہ بھی تڑپ کیسا تھ۔۔۔

""""جھوٹی مسکان لیے اپنے غم چھپاتے ہیں

سچی محبت کرنے کی بھی کیا خوب سزا ملی""""

عائش کافی سے زیادہ ریلیکس تھا کیونکہ کافی دن سے آئمہ آفس نہیں آ رہی تھی اسلیے اُس کا وقت اچھا گزر رہا تھا۔۔۔۔وہ اپنا کام نپٹا کر اپارٹمنٹ آیا۔۔۔کھانے سے فارغ ہو کر وہ چینل سرچ کرنے لگا لیکن پھر دل کے خیال پر فون نکالا اور رامش کا نمبر ڈائل کیا

رامش کا سیل آف تھا۔۔۔۔

عائش نے گھر کے نمبر پر کال کی

فون بھابھی نے اُٹھایا۔۔۔

اسلام وعلیکم ! بھابھی۔۔۔۔کیسی ہیں۔۔۔؟؟؟آپ

میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔

تم سناؤ کیسے یاد آئی ہماری۔۔

بھائی کا نمبر بند ہے۔۔۔کہاں ہیں وہ۔۔۔؟

ہاں اُنکے سیل کی بیٹری ڈیڈ ہے مجھے کال کی تھی انہوں نے۔۔۔احمر بھائی کے ساتھ ہیں

او-کے۔۔۔اور سنائیں۔۔۔بچے کیسے ہیں۔۔؟۔۔

سب ٹھیک ہیں۔۔۔اپنا بتاؤ کیا ہو رہا ہے آج کل۔۔

کچھ خاص نہیں۔۔۔بس جاب ہی۔۔وہ آہستہ سا بولا

عائش۔۔۔۔واپسی کا کیا ارادہ ہے۔۔۔؟؟

واپسی۔۔۔۔۔؟؟

ہاں۔۔۔۔ایک سال ہونے والا ہے۔۔اب واپس آ جاؤ۔۔۔آنٹی (ساس) تمہیں بہت یاد کرتیں ہیں۔۔اُنکا ہی خیال کر لو کچھ۔۔۔ ثمرہ افسردہ سی بولی

بھابھی۔۔۔کیا بابا مجھے معاف کر دیں گے۔۔؟

ہاں کیوں نہیں۔۔۔وہ باپ ہیں۔۔ویسے بھی اب اُنکی آدھی ناراضگی تو ختم ہو ہی چکی ہو گی۔۔۔۔۔

وہ کیسے۔۔؟؟عائش حیران ہوا

فارہ۔۔۔کی شادی جو ہو گئی ہے۔۔آرام سے بتایا

واٹ۔۔۔؟؟؟۔۔۔فا۔۔فارہ کی شادی۔۔۔۔؟؟

ہاں۔۔۔نکاح ہو گیا ہے لیکن رخصتی میں ابھی کچھ وقت ہے۔۔۔

یہ۔۔۔یہ کیسے۔۔۔؟؟۔۔وہ ہکلایا

عائش تم تو ایسے حیران ہو جیسے یہ ناممکن ہو۔۔۔ بھئی تم ڈائورس دے گئے تھے۔۔۔

اب وہ ساری زندگی یوں ہی تو نہیں گزار سکتی تھی نا۔۔۔۔اُس نے سچ کہا۔۔

۔۔

""ہوا ہے تجھ سے بیچھڑنے کے بعد اب معلوم

کہ تُو نہیں تھا۔۔۔۔۔۔ تیرے ساتھ ایک دنیا تھی""

۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔ہیلو۔۔۔۔۔ہیلو عائش۔۔؟؟؟؟

لائن آن تھی پر عائش خاموش تھا

عائش۔۔۔۔ ثمرہ نے دو، تین بار پکارا مگر کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔

تھک کر اُس نے فون رکھ دیا۔

۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسجد کے پاس اپارٹمنٹ کی سیکنڈ کی تھی۔۔۔وہ عائش کو ڈھونڈتا ہوا بالکونی میں آیا

عائش ساکت سا کھڑا تھا

اسجد کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا

عائش۔۔۔عائش

نن۔۔۔نہیں۔۔ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔وہ میری ہے

عائش بڑبڑا رہا تھا

عائش۔۔۔اسجد نے اس کا کندھا ہلایا

آں۔۔۔ہاں۔۔ہاں۔۔وہ چونکا

کیا ہوا۔۔؟؟؟اسجد پریشان ہوا

اسجد۔۔۔اسجد وہ۔۔۔وہ میری ہے۔۔صرف میری۔۔وہ مجھ سے محبت کرتی ہے

۔۔۔پھر۔۔۔پھر کیسے کسی اور کی۔۔نن۔۔نہیں۔۔اسجد۔۔ایسا نہیں ہو

سکتا۔۔۔۔عائش بدحواس ہوا

کیسا۔۔؟۔۔عائش۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔؟۔۔ریلیکس یار

تُو بیٹھ یہاں۔۔۔اسجد نے اُسے پکڑ کر قریبی کرسی پر بٹھایا اور خود پانی لینے چلا گیا

وہ جانتا تھا۔۔۔۔۔۔

عائش حواس میں نہیں۔۔۔

عائش کو پانی پلایا۔۔اُسکے کندھے پر تھپک کر ریلیکس کیا۔۔۔کچھ دیر بعد خاموشی کو

توڑا۔۔۔۔

اب بتا۔۔۔کیا ہوا ہے۔۔؟؟

فا۔۔فارہ کا نکاح ہو گیا ہے۔۔۔انتہائی دکھ سے بتایا گیا

تو پھر۔۔۔۔اسجد کو زرا دکھ اور حیرانگی نہ ہوئی۔۔

عائش اُسکی ریلیکسیشن پر حیران ہوا

ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔وہ بے بس ہوا

کیوں نہیں ہو سکتا۔۔۔تُو ڈائیورس دے چکا اُسے۔۔ناؤاِٹس ناٹ یئور کنسرن۔۔کہ وہ کب۔۔۔کس سے شادی کرتی ہے۔۔۔اب یہ تیرا مسلہ نہیں ہے۔۔۔اسجد اطمینان سے بولا

آئی کانٹ ایکسیپٹ دس۔۔۔

تو نہ کر۔۔۔۔وہ ابھی بھی ریلیکس تھا

میں۔۔۔میں واپس جارہا ہوں۔۔آئی ہیو ڈیسائیڈڈ۔۔۔عائش بولا

اب کیا کرنا ہے واپس جا کر۔۔۔میری مان۔۔آئمہ اچھی لڑکی ہے۔۔۔اُسکے بارے میں سوچ۔۔مشورہ دیا گیا

اپنے مشورے سنبھال کر رکھ اور ہاں۔۔آئمہ واقعی اچھی لڑکی ہے۔۔۔تُو سوچ لے۔۔۔ویسے بھی تیرے فیملی ٹرمز ہیں عباس صاحب سے۔۔۔اب کے اسجد کو

مشورہ دیا گیا

ہاں۔۔اگر تُو اجازت دے۔۔۔۔ تو سوچا جا سکتا ہے۔۔۔۔اسجد مسکرایا

عائش۔۔۔اسجد کا سیل بجا۔۔بات بیچ میں ہی رہ گئی

ہاں۔۔۔ہیلو۔۔او۔کے۔۔آئی ایم کمنگ۔۔۔او۔کے بائے

چل بڈی۔۔۔میں چلا۔۔۔پھر ملتے ہیں

او۔کے۔۔۔عائش نے ہاتھ ہلایا

اسجد چلا گیا اور عائش پاکستان واپسی کا سنجیدگی سے سوچنے لگا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نکاح ہوئے دو ماہ ہو چکے تھے۔۔فارہ بہت حد تک اس حقیقت کو تسلیم کر چکی

تھی۔۔وہ داؤد کو دیکھ چکی تھی۔۔۔۔عائش جتنا ہینڈسم نہ تھا۔۔۔۔پر اچھا تھا۔۔۔

داؤد کی امی اور بہنیں بھی بہت اچھیں تھیں اکثر ملاقات ہو جاتی تھی سب سے۔۔۔

فارہ خوش نہ سہی پر مطمعین ضرور تھی۔۔

سجاد صاحب، فائزا اور راحیلہ بھی ہر طرح ریلیکس ہو چکے تھے نکاح کے بعد

سے۔۔۔۔۔

فارہ ٹیرس پر کھڑی تھی۔۔۔لان میں فائز کو ایزی موڈ میں بیٹھے دیکھا تو فوراً لان میں آئی

اسلام و علیکم۔۔بھائی

واسلام۔۔میری جان۔۔۔وہ مسکرایا

آپ تو عید کا چاند ہو گئے ہیں بھائی۔۔۔فارہ مسکرائی

ہاں۔۔۔بھئی۔۔۔ویسے تو کوئی پوچھتا نہیں۔۔ہم نے سوچا ایسے ہی سہی۔۔۔وہ بھی بہن کا اچھا موڈ دیکھ کر خوش ہوا

کیوں جناب۔۔۔آپکی مسز ہیں نا پوچھنے والیں۔۔۔

فائز کی مسکراہٹ سمٹی

فارہ دیکھ چکی تھی اُسکی سمٹتی مسکراہٹ

بھائی۔۔۔؟؟؟

ہونں۔۔۔۔

بھائی۔۔۔محبت کرتے ہیں نا مجھ سے۔۔معصومیت سے پوچھا

فائز مسکرایا۔۔۔یہ بھی پوچھنے کی بات ہے۔۔سویٹ گرل۔۔۔فائز نے اُس کے سر پر چپت لگائی

جانتی ہوں۔۔۔پھر بھی یقین دہانی چاہیے

تو پھر لی جئیے یقین دہائی۔۔وہ ہنسا

بھائی۔۔بی سیر یس۔۔

او۔کے ڈئیر۔۔ایم سیر یس۔۔۔فائز نے منہ پر ہاتھ پھیر کر سیر یس ہونے کا یقین دلایا

فارہ مسکرائی۔۔۔اوکے۔۔۔

آپ میری خاطر بھابھی کی سزا ختم کر دیں بھائی۔۔۔۔۔جس وجہ سے دے رہے تھے وہ مسلہ حل ہو چکا ہے۔۔۔۔۔میرا نکاح ہو گیا ہے بھائی۔۔۔پھر اب کیوں۔۔۔؟؟

میں کچھ غلط نہیں کر رہا۔۔۔میرا دل ہی اب پہلے جیسا نہیں رہا۔۔۔آہستگی سے بولا

بھائی پلیز۔۔۔ایسامت کہیں۔۔۔ محبتوں میں تو بہت گنجائش ہوتی ہے۔۔اور بھابھی تو آپکی بیٹی کی ماں بھی ہیں۔۔۔آیت کی خاطر ہی سہی بھائی۔۔۔

اس سب کا اثر آیت پر بھی ہو رہا ہے وہ باتوں کو سمجھنے لگی ہے اسلیے۔۔پلیز بھائی پہلے جیسے بن جائیں ناں۔۔۔فارہ منمنائی

او۔کے۔۔جناب۔۔۔اتنی بڑی سفارش آئی ہے۔۔۔۔اب تو کچھ سوچنا ہی پڑے

گا۔۔فائز مسکرایا

ایگزیٹلی۔۔۔۔فارہ ہنسی

رمشا کمرے کی کھڑکی سے دیکھتی دونوں بہن بھائی کی مسکراہٹ دائمی ہونے کی دعا مانگنے لگی

عائش نے جاب سے ریزائن کر دیا تھا اور پاکستان واپسی کی ٹکٹ کنفرم کروالی تھی

آئمہ کو ریزائن کا پتہ چلا تو عائش کے اپارٹمنٹ چلی آئی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عائش اُسے دیکھ کر حیران سا کھڑا تھا۔۔

عائش۔۔۔می آئمہ۔۔۔آئمہ عباس۔۔آئمہ نے اُسکی حیرت دیکھ کر تعارف کرانا ضروری سمجھا

عائش ہلکا سا مسکرایا۔۔ایسے تعارف پر

اووہ۔۔یہ تو ہنستا بھی ہے۔۔۔آئمہ نے دل میں سوچا

آپ۔۔۔؟؟؟

جی میں۔۔۔۔کیا میں اندر آسکتی ہوں۔۔۔؟

اوہ سوری۔۔۔جی۔۔۔ضرور۔۔۔وہ پیچھے ہٹا

آئمہ اپارٹمنٹ کا جائزہ لیتی ہوئی لاؤنج میں آئی۔۔

آپ۔۔یہاں۔۔کس سلسلے میں۔۔۔؟؟؟؟

عائش تم نے ریزائن کیوں دیا۔۔وہ اصل بات پر آئی۔۔۔۔کہیں میری وجہ سے تو۔۔۔۔۔

نو۔۔نو۔۔۔ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔عائش جلدی سے بولا

آئی ایم گوئنگ بیک ٹو ہوم ڈیٹس واے آئی ریزائینڈ۔۔عائش نے ڈیٹیل بتائی

اوکے۔۔میں سمجھی۔۔شاید تم کیوں جارہے ہو واپس۔۔۔پلیز زمت جاؤ۔۔فرمائش کی گئی

عائش چونکا اُس کے انداز پر

دیکھو عائش۔۔۔آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آئمہ۔۔عائش نے جلدی سے بات کاٹی۔۔۔۔میں یہاں ہمیشہ کیلیے نہیں آیا تھا۔۔کچھ وقت کے لیے آیا تھا اور وہ وقت گزر چکا اب مجھے جانا ہی ہے میری فیملی ہے وہاں ۔۔۔۔۔۔

پھر نہیں آوگے کیا۔۔؟؟۔۔امید سے پوچھا گیا۔

نہیں۔۔۔ٹکا سا جواب ملا

رابطہ رکھو گے مجھ سے۔۔۔۔دیکھو عائش۔۔۔

کچھ اور نہ سہی پلیز۔۔۔تم مجھ سے دوستی ہی کر لو۔۔عائش پلیز آئی وانٹ ٹو بی یؤر فرینڈ نا۔۔۔وہ ملتجی ہوئی

میں لڑکیوں سے دوستی نہیں کرتا۔ڈونٹ مائنڈ۔۔عائش کا انداز دو ٹوک تھا یعنی بس اب اور کچھ نہیں۔۔۔

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ بولی۔۔

او-کے عائش۔۔۔ایزیو وِش بٹ آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ رُکی

اِٹس او کے۔۔۔۔۔وہ افسردہ سا مسکرائی

میں چلتی ہوں۔۔۔۔

میں چائے لاتا ہوں۔۔عائش نے سرسری سا پوچھا۔

نو پلیز۔۔۔میں چائے نہیں پیتی۔۔۔او-کے بائے وہ پرس اُٹھاتی شکستہ سی چل دی۔۔

عائش۔۔۔نے لمبا سا سانس کھینچ کر خود کو ریلیکس کیا۔

پاپا------

یس--------پاپاز ڈول

فائز اسوقت آیت کو بیڈ پر پاس بیٹھائے اسکے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا

پاپا--انعم ہے ناں---میری فرینڈ

ہاں ہے-------فائز نے بیٹی کی ہاں میں ہاں ملائی---

رمشا بھی کمرے میں موجود اُن باپ بیٹی کی طرف ہی متوجہ تھی----جو کافی دن بعد اسطرح بے تکلف سے بیٹھے تھے۔

پاپا--انعم کا چھوٹا بھائی آیا ہے

کہاں سے---؟---فائز فوری سمجھ نہ سکا اسلیے بے تکا سوال کیا

اوہو---پاپا---اللہ میاں----نے دیا ہے----باپ کی معلومات میں اضافہ کیا گیا

اوہ یس---تو پھر---فائز مسکرایا

پاپا---شی از گوئنگ ٹو بی پراوؤڈ--منہ بنایا

ہممممم---آپ جیلس فیل کر رہیں ہیں--؟؟؟

رمشاد لچسپی سے سب سن رہی تھی۔۔۔

یاہ۔۔۔فیلنگ جیلس۔۔۔۔آیت نے سچ بتایا

اوہ نو۔۔اٹس ناٹ فئیر۔۔۔۔۔اب۔۔۔اب کیا کریں ایسا کہ آپ۔۔۔۔۔

پاپا۔۔۔۔آیت نے بات کاٹی۔۔۔۔۔۔مجھے بھی بھائی چاہئیے۔۔۔ضد ہوئی

رمشا جو سن رہی تھی۔۔۔بَلش ہوئی

فائز کی نظر اُسکے بَلش چہرے پر پڑی تو فورًا نظریں چرائیں۔۔

اوکے۔۔۔سویٹ ہارٹ۔۔۔کچھ سوچتے ہیں اس بارے میں۔۔۔اب آپ چلو روم میں سوؤ جا کر صبح سکول بھی جانا ہے۔۔۔ہری اپ۔۔۔

اوکے۔۔پاپا۔۔۔گڈ نائیٹ

گڈ نائیٹ۔۔۔سویٹ

دونوں باپ بیٹی نے کِسز کا تبادلہ کیا۔۔

رمشا بھی فورًا آیت کے ساتھ ہی باہر نکلی۔۔اُسکی جلدی پر فائز بے اختیار مُسکرا دیا۔

عائش نے اسجد کو پاکستان واپسی کے بارے میں انفارم کر دیا تھا۔۔اسی لیے اسجد

اسوقت اُسکے اپارٹمنٹ میں موجود تھا۔

واپس جا کر کیا کرے گا۔۔۔وہ افسرہ سا بولا

یہاں رہ کر کیا کروں گا یار۔۔۔۔میں ہمیشہ کے لیے تھوڑا ہی آیا تھا۔۔مائی

فرینڈ۔۔۔تُونے مجھے بہت سپورٹ کیا ہے اور میں تیرا احسان کبھی بھی نہیں بھولوں

گا۔۔ڈئیر۔۔عائش نے مسکرا کر اُسکے کندھے پر دھپ ماری

آئی وِل بی مس یو۔۔۔جانی۔۔۔وہ ابھی بھی افسردہ تھا

ہاہاہاہا۔۔۔۔ڈئیر۔۔۔اتنا افسردہ کیوں ہے۔۔نہ تو میں تیری گرل فرینڈ ہوں اور نہ تُو

میری۔۔۔۔عائش نے اُسکا موڈ فریش کرنا چاہا

عائش تُو ایسے ہی ہستا مسکُراتا رہنا اوکے۔۔اور اب وہاں جا کر کوئی نیا پنگا مت شروع

کرنا۔۔جو ہو چکا اُس کو چھوڑ کر آگے کا سوچنا۔۔اور ایک اور ریکویسٹ ہے

میری۔۔۔اسجد سنجیدہ سا بولا۔۔

ریکویسٹ کیوں۔۔۔۔یار۔۔۔حکم کر۔۔۔۔حکم۔۔۔عائش فراخ ہوا

تُو۔۔۔۔عائش تُو واپس جا کر فارہ کے معاملے میں ٹانگ نہیں اڑائے گا۔۔۔اُس کا بھی

حق ہے خوشیوں پر۔۔اسلیے اُسے اب جینے دے اُس کے اپنے طریقے سے۔۔۔۔یار

سمجھ رہا ہے ناں

او-کے۔۔۔میں ایسا ہی کروں گا۔۔عائش بیبا بچہ بنا۔۔۔

گڈ۔۔۔۔جانی۔۔۔وہ مسکرایا

ہاں۔۔۔۔۔۔۔تو اب بتا۔۔۔ڈیئر نگ کمینے۔۔۔۔۔جانے سے پہلے ڈنر کروا رہا ہے

ناں تُو۔۔۔کب اور کہاں۔۔۔۔؟؟ٹیل می۔۔؟؟؟؟

اسجد ٹون میں آ چکا تھا

کروا دوں گا یار۔۔یہ بھی کوئی بات ہے تُو جہاں کہے گا وہیں۔۔۔۔عائش سخی ہوا

چل...پھر کل کا ڈنر ڈن۔۔۔اسجد نے ڈن کیا

او-کے ڈن۔۔۔عائش مسکرا دیا

وہ دونوں اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے لگے

سکندر وِلا میں اسوقت سکندر صاحب اور مسز سکندر سنڈے کی وجہ سے لیٹ ناشتہ کر رہے تھے۔

سکندر صاحب ساتھ میں اخبار بھی دیکھ رہے تھے اسی لیے انہیں پتہ نہ چل سکا کہ وہاں کون داخل ہوا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مسز سکندر کی نظر اُٹھی اور ساکت رہ گئی دروازے میں۔۔۔۔عائش کھڑا تھا

ع۔۔۔عائش۔۔۔تم۔۔۔۔وہ ہکلائیں

سکندر بھی متوجہ ہوئے

تم۔۔۔۔تم یہاں کس لیے آئے ہو۔۔۔؟؟وہ گرجے

بابا۔۔۔وہ

میں تمہارا باپ نہیں ہوں سمجھے۔۔۔۔اور نہ تمہیں جانتا ہوں اس لیے جہاں سے آئے ہو وہیں چلے جاؤ واپس۔۔۔اس گھر میں اب کوئی جگہ نہیں تمہارے لیے۔۔۔۔۔

بابا۔۔ایک بار پلیز میری بات سن لیں۔۔۔وہ ملتجی ہوا

ڈونٹ کال می بابا۔۔۔آئی ایم ناٹ یئور فادر۔۔۔ناؤ گیٹ آوٹ فرام مائی ہاوس۔۔۔۔وہ دھاڑے

سکندر پلیز سن لیں کیا کہہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ چپ رہیں۔۔۔۔آپ جیسی مائیں ہی ناجائز سپورٹ سے اولاد کو بگاڑتیں ہیں۔۔۔میں جارہا ہوں ہاشم (فرینڈ) کی طرف۔۔۔۔واپسی پر یہ لڑکا مجھے اس گھر میں نظر نہ آئے

اور اگر آپ کو زیادہ پیار آئے۔۔۔۔تو آپ بھی جا سکتیں ہیں بیٹے کے

ساتھ۔۔۔۔انڈرسٹینڈ۔۔سکندر نے بات مکمل کی اور تیزی سے باہر نکل گئے وہاں اب وہ ماں بیٹا ہی رہ گئے۔۔

رمشا کافی دیر سے کروٹیں بدل رہی تھی۔۔۔۔اب تو نیند بھی مشکل سے ہی آتی تھی۔۔۔جب سے وہ دشمنِ جاں۔۔۔سنگدل ہوا تھا۔۔۔رمشا ٹھیک سے سو نہیں پاتی تھی۔۔۔اب بھی کروٹیں بدل بدل کر تھک گئی تھی۔۔۔

فائز کروٹ بدلے ہوئے تھا۔۔۔۔۔مگر غافل ہرگز نہ تھا۔۔۔۔۔وہ رمشا کی بے چینی محسوس کر چکا تھا۔۔۔۔لیکن خاموش تھا۔۔

رمشا نے تھک ہار کر فائز کیطرف کروٹ لی اور اُس کی پشت پر نظریں جما دیں۔۔

کتنا بُرا کر رہے ہیں فائز۔۔۔کاش کہ۔۔۔۔آپکو احساس ہو۔۔۔۔۔یوں بیچ راستے میں چھوڑنے والے کو بے وفا کہتے ہیں۔۔۔۔بس کر دیں فائز میں آج بھی منتظر ہوں آپکی۔۔۔بس ایک بار۔۔۔ایک بار ہاتھ بڑھا لیں میں سب کچھ بُھلا دوں گی۔۔۔رمشا کی آنکھوں سے نمکین پانی رواں ہوا۔۔۔

فائز اُسکی نظروں کی تپش اپنی پشت پر محسوس کر چکا تھا۔۔۔

کیا مجھے سب بُھلا کر رمشا کیطرف بڑھنا چاہیے۔۔۔یا۔۔۔پھر۔۔۔۔وہ کچھ سوچتا کہ

رمشا کی ہچکی سُنائی دی۔۔۔بس یہی لمحہ اُسے کمزور کر گیا۔۔۔

فائز نے رمشا کیطرف سائیڈ لی۔۔

رمشا نے اُسے اپنی طرف کروٹ لیتے دیکھ کر جلدی سے آنکھیں زور سے میچ لیں۔۔۔

لیکن اُسکی چوری پکڑی گئی تھی

لرزتی ہوئی گیلی پلکیں، کپکپاتے ہونٹ، سرخ ہوتی ناک۔۔۔۔یہ سب اُسکی چوری پکڑوا

چکے تھے۔۔

فائز کے لیے اب خود پر کنٹرول رکھنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔اسی لیے آہستگی سے ہاتھ بڑھا

کر۔۔۔رمشا کو اپنی طرف کھینچ لیا۔۔۔

رمشا کٹے پتنگ کی مانند کھینچتی چلی گئی۔۔۔

فائز نے اُسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔

رمشا کیلیے اب مزید صبر مشکل تھا۔۔اُس نے فائز کی شرٹ کو جکڑا اور اسکے سینے پر سر

رکھے ہچکیوں سے رونے لگی۔۔۔زار و قطار۔۔۔

فائز اُس کے سر کو تھپک رہا تھا، اُسے چُپ کروا رہا تھا۔۔۔

فا۔۔۔فائز۔۔۔آپ۔۔۔آپ نے۔۔۔

اوں ہوں۔۔۔فائزنے اُسکے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش کروایا

اب اور کچھ نہیں۔۔۔۔ماتھے پر بوسہ دیا

اور۔۔۔کان کے پاس سرگوشی کی۔۔۔* سٹِل لویو آلوٹ *۔۔۔۔اور رمشا کو خود میں بھینچ لیا۔

رمشا پر سکون تھی۔۔۔خوش تھی۔۔۔۔وہ دشمنِ جاں ناجانے کتنے عرصے بعد مہربان ہوا تھا۔

باہر چاند بھی اُن کے ملاپ پر خوشی سے شرما دیا۔

عائش نے کچھ رُولا کر اور کچھ رو کر آخر کار ماں کو منا ہی لیا تھا

وہ بھی ماں تھیں۔۔۔کیسے جوان بیٹے کو روتا دیکھتیں۔۔۔اسلیے۔۔۔معاف کر دیا

ممی۔۔۔۔

ہوں۔۔۔۔۔وہ عائش کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھیں۔۔۔اُسکا سر اُنکی گود میں تھا

میں۔۔۔میں نے بہت غلط کیا۔۔سب کے ساتھ۔۔کیا۔۔کیا سب مجھے معاف کر دیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گے۔۔ بڑی امید سے پوچھا گیا۔۔

ہاں۔۔۔۔۔شاید۔۔۔۔وہ پریشان سی بولیں

ماں۔۔۔۔میں۔۔۔فا۔۔فارہ سے بھی معافی مانگ لوں گا۔۔وہ جلدی سے بولا

نہیں۔۔۔نہیں عائش تم فارہ کے پاس نہیں جاؤ گے۔۔وہ بہت مشکل سے نکلی ہے اس فیز سی۔۔۔کہیں پھر سے۔۔۔۔ن۔۔۔نہیں تم وہاں ہر گز نہیں جاؤ گے اور نہ ہی فون پر بات کرو گے۔۔۔بھول جاو سب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسے بھول جاؤں سب۔۔۔نہیں بُھلا سکتا میں اُسے۔۔۔وہ۔۔۔وہ میرے حواسوں پر سوار ہو چکی ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہر۔۔۔۔ہر طرف دِکھتی ہے مجھے وہ۔۔ماں۔۔میں نہیں بھول سکتا ہوں۔۔۔مجھے محبت ہو گئی ہے اُس سے۔۔۔مجھے میرے کیے کی سزا مل گئی ہے۔۔۔مجھے سکون نہیں ملتا۔۔۔ماں۔۔میں کیا کروں۔۔۔مجھے بتائیں میں کیا کروں۔۔۔۔کہاں جاؤں۔۔۔ہر جگہ وہ ہے۔۔۔ہر جگہ

عائش ماں کی گود میں سر رکھے اپنی بے بسی پر رو دیا۔۔۔۔۔۔

مسز سکندر بیٹے کے انکشاف پر ششدر سی بیٹھیں رہ گئیں۔۔

"مجھے محبت ہو گئی ہے اُس سے"

مسز سکندر عائش کے منہ سے فارہ کے لیے اظہارِ محبت سن کر ششدر رہ گئیں۔۔۔۔یہ کیا کہہ رہا تھا وہ۔۔۔۔۔۔۔بمشکل بولنے کے قابل ہوئیں

عائش آج تم نے میرے سامنے یہ اعترافِ کر لیا ہے۔۔۔۔۔دوبارہ تمہارے منہ سے ایسی کوئی بات نہ نکلے سمجھ گئے

پہلے اُس کے ماتھے پر طلاق کا ٹیکا لگا گئے اور اب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں عائش وہ اب کسی اور کی امانت ہے۔۔وہ منکوحہ بن گئی ہے کسی اور کی۔۔۔اب تمہاری ایسی کوئی بھی بات پھر سے اُسکی زندگی میں طوفان لائے۔۔۔۔۔یہ میں برداشت نہیں کروں گی سمجھے۔۔۔۔اب اس بات کو ذیہن میں بٹھا لو اچھی طرح فارہ اب تمہاری کبھی نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔سنا تم نے۔۔۔۔۔۔مسز سکندر نے واضح الفاظ میں سمجھایا

جانتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔مدھم سی بوجھل آواز آئی

""""میری محبتیں بھی عجیب تھیں

میرا فیض بھی تھا کمال پر

کبھی سب ملا بِنا طلب

کبھی کچھ نہ ملا سوال پر"""

اچھی بات ہے۔۔۔انہوں نے بیٹے کے ماتھے کا بوسہ لیا۔۔دل میں وہ بہت افسردہ ہو گئیں تھیں۔۔عائش کو اس حالت میں دیکھ کر۔۔۔پر اُن کے بس میں کچھ نہ تھا اب۔۔۔۔۔۔

ہیلو ایوری ون۔۔۔رامش کی فریش آواز سنائی دی۔۔۔

ارے رامش بیٹا تم۔۔۔۔مسز سکندر خوش ہوئی

جی میں۔۔۔اسلام و علیکم! کیسی ہیں۔۔۔ماں کو گلے لگایا

میں ٹھیک۔۔۔اچانک۔۔۔وہ حیران تھیں

بس آپ کے اس صاحبزادے کی وجہ سے آنا پڑا اُس نے عائش کی طرف اشارہ کیا اور اُسکی جانب بڑھا

دونوں بھائی گلے ملے۔۔۔رامش نے نوٹ کیا۔۔عائش بہت ویک اور مرجھایا ہوا سا تھا اُسے دکھ ہوا عائش کی یہ حالت دیکھ کر۔۔۔۔۔۔

بہو۔۔۔بچوں کو بھی لے آتے۔۔۔

لے آتا مگر بچوں کے ایگزیمز چل رہے ہیں اسلیے ثمرہ کو بچوں کے پاس چھوڑنا پڑا۔۔اینی وے آپ کا بیٹا آگیا ہے کیا یہ کافی نہیں۔۔۔۔وہ مسکرایا

ہاں۔۔۔میں بہت خوش ہوں آج میرے دونوں بیٹے میرے پاس ہیں۔۔۔انہوں نے مسکرا کر دونوں بیٹوں کو دیکھا

تو پھر کھانے پانی کا بندوبست کریں۔۔۔آپ کے ہاتھ کا کھانا کھائے بہت دن ہو گئے۔۔۔رامش نے انگڑائی لی اور ساتھ ماں کو مکھن لگایا

ہاں جانتی ہوں سب۔۔۔مکھن باز۔۔۔انہوں نے اسکے کندھے پر ہاتھ مارا اور مسکراتیں ہوئیں کچن میں چل دیں

رامش۔۔۔عائش کی طرف متوجہ ہوا۔۔جو ہاتھوں میں سر گرائے بیٹھا تھا

عائش۔۔۔اُس نے کندھے پر ہاتھ رکھا

ہوں۔۔۔وہ چونکا

جی کچھ کہا آپ نے۔۔۔۔۔۔؟سوال کیا

نہیں۔۔۔۔۔

بابا سے ملاقات ہوئی۔۔؟رامش نے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی۔۔۔۔ مختصر جواب آیا

کیا۔۔ کہا۔۔ انہوں نے۔۔۔؟؟

عائش نے ساری بات بتائی۔۔۔

بھائی اب۔۔۔ وہ فکر مند ہوا

تم ٹینشن مت لو۔۔۔ میں اسی لیے تو آیا ہوں۔۔ میں کرلوں گا ہینڈل۔۔ ہونن۔۔ بی ریلیکس

عائش نے سر ہلادیا۔۔۔

رامش باپ کو قائل کرنے کے الفاظ ترتیب دینے لگا۔۔

رمشا۔۔ نہا کر بال برش کر رہی تھی کہ فائز جوگنگ کر کے واپس کمرے میں آیا

رمشا جھجھکی۔۔ جیسے نئ نویلی دلہن ہو

فائز نے اُسے شرماتے اور بلش کرتے دیکھا۔۔۔ تو مسکراتا ہوا اُسکے پیچھے آ کھڑا ہوا

رمشا نے نظریں جھکادیں

آآ ہممممم۔۔۔۔ ہم آپ کے محرم ہیں محترمہ اور وہ بھی خاص۔۔۔۔۔ فائز نے لفظ

خاص پر زور دیا

رمشا ابھی بھی زمین کو دیکھ رہی تھی۔

فائز نے کندھے سے پکڑ کر اُسے اپنی طرف موڑا

مشلِ۔۔۔۔پیار سے پکارا گیا

جج۔۔جی

گھبرا کیوں رہی ہو۔۔۔ہم تو اس میدان کے پرانے کھلاڑی ہیں ناں۔۔۔اُسے کنفیوز کرتے حصار میں جکڑا

فا۔۔فائز۔۔۔رمشا واقعی ایسے گھبرا رہی تھی جیسے آج شادی کے بعد پہلا دن ہو۔۔۔

جی جانِ فائز۔۔۔۔تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر چہرہ اونچا کیا گیا۔۔

رمشا نے اُسکی آنکھوں میں وہی کچھ دیکھا جو وہ دیکھنے کو ترس گئی تھی۔

آپ نے مجھے معاف کر دیا نا۔۔۔۔یقین چاہا

میں نے خود کو معاف کر دیا۔۔جان۔۔۔ گھمبیر جواب آیا

کیا مطلب۔۔؟؟

مطلب۔۔۔یہ۔۔۔فائز اُس کے چہرے پے جھک کر

ایک ایک نقش کو اپنے ہونٹوں سے چھونے لگا

فا۔۔فائز۔۔چھوڑیں۔۔۔چھوڑیں ناں۔۔۔رمشا اس افتاد پر سٹپٹائی

اس سے پہلے کے فائز آؤٹ آف کنڑول ہوتا۔۔

دھاڑ سے دروازہ کھلا۔۔۔

مما۔۔۔۔آیت کی آواز آئی

فائز کی گرفت ڈھیلی پڑی۔۔۔

رمشا جلدی سے دور ہٹی۔۔۔

ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔کیا ہوا۔۔؟۔۔۔وہ گھبرائی یوں جیسے چور چوری کرتے پکڑا گیا ہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ریلیکس یار۔۔۔۔ہمارا ہی پیس ہے۔۔۔۔فائز نے آنکھ ماری

آپ چُپ رہیں۔۔۔رمشا نے اُسے لتاڑا

وہ ہسنے لگا۔۔۔۔

آیت دونوں کو اپنی طرف متوجہ نا پا کر چلائی۔۔۔۔میں ڈیڈ(وہ بھی باپ کی دیکھا دیکھی سجاد کو ڈیڈ کہتی تھی) کو بتاتی ہوں جا کر کہ آپ مما کو۔۔۔۔وہ دھمکی دے کر بھاگی۔۔۔۔

اس سے پہلے کے نیچے جا کر سب کے سامنے خبر نشر کرتی۔۔۔۔فائز نے سیڑھیوں پر

پکڑ لیا

کیا بتاؤ گی ڈیڈ کو۔۔۔؟؟ وہ روب سے بولا

یہی کہ آپ مما کو۔۔۔۔۔ وہ رُکی

آیت۔۔۔۔۔۔ وہ غصے سے بولا

نہیں بتاؤں گی۔۔۔۔ معصومیت سے بولی

فائز جانتا تھا۔۔۔ وہ کچھ نہ کچھ ضرور دیکھ چکی ہے اسی لیے دھمکی دے رہی تھی

آیت نے باپ کو گھورتے دیکھا تو کان پکڑ کر سوری کی۔۔۔

او۔کے جاؤ۔۔۔۔۔ فائز نے کہا

وہ تین سٹیپ اُتر کر موڑی۔۔۔ پاپا۔۔۔۔۔۔۔۔

میں اب ناک کر کے آیا کروں گی۔۔۔ اور ہستی ہوئی یہ جا۔۔۔ وہ جا۔۔۔۔

اُووف۔۔۔۔۔۔ یہ پانچ کی ہے یا پچاس کی۔۔۔۔؟؟

فائز نے حیرت سے پاس کھڑی رمشا سے پوچھا

آپ جانتے ہوں گے۔۔۔۔۔ آپکا پیس جو ہے۔۔۔۔ وہ اُسی کی بات لوٹاتی۔۔۔۔۔

ہنستی ہوئی سیڑھیاں اُتر گئی۔

فائز بھی حیرت زدہ سا مسکرا دیا۔

رامش نے ناجانے باپ کو کیا کہہ کر قائل کر لیا کہ وہ خاموش ہو گئے تھے۔۔۔

دوبارہ عائش کو نہ تو گھر سے نکلنے کو کہا اور نہ ہی کوئی لعن طعن کی۔

رامش جاتے ہوئے عائش کو بھی سمجھا گیا تھا۔۔۔۔۔کہ۔۔۔۔بابا اگر کچھ کہیں تو تحمل اور خاموشی سے سن لینا اور پلٹ کر کوئی جواب نہ دینا۔۔۔

عائش یہ بات اچھے سے سمجھ چکا تھا

باپ اور بیٹے کی ملاقات بھی کم ہی ہوتی تھی عائش کی جاب کی تلاش جاری تھی کیونکہ سکندر صاحب نے ابھی معاف نہیں کیا تھا تو آفس میں اُسکے لیے کوئی جگہ بھی نہ تھی۔

رمشا بھی سکندر وِلا نہ آئی تھی۔۔۔۔جب سے اُسے عائش کی واپسی کا پتہ چلا تھا۔۔وہ خفا تھی اور خفا ہی رہنا چاہتی تھی اُس سے۔۔۔۔

آج داؤد کی فیملی آرہی تھی سجاد ہاؤس شادی کی تاریخ فائنل کرنے۔۔۔۔

اسی سلسلے میں تیاریاں جاری تھیں۔۔۔رمشا بات بے بات مسکرا رہی تھی۔۔۔۔اور

فارہ اس بات کو نوٹ کر چکی تھی۔۔

بھابھی۔۔۔آج بہت خوش نظر آرہیں خیریت۔۔۔فارہ نے معنی خیزی سے

کہا۔۔۔

بلکل۔۔۔۔تمہارے سسرال والے جو آرہے ہیں۔۔وہ مسکرائی

سسرال والے میرے آرہے ہیں اس حساب سے مجھے بتیسی نکالنی چاہیے نہ کہ

آپکو۔۔۔۔

تو نکالو تم بھی میں نے منع تھوڑی کیا ہے۔۔رمشا نے جواب دیا

مجھے شک سا ہو رہا ہے۔۔۔بھابھی اس لیے سچ سچ بتائیں۔۔۔کیا بات

ہے۔۔؟۔۔فارہ ابھی بھی بے یقین تھی۔۔

تمہارے بھائی سے صُلح ہوگئی ہے۔۔۔رمشا نے شرماتے، مسکراتے بتایا

ااووووووووو۔۔۔۔فارہ ہنسی۔۔۔

مبارک ہو بھابھی بہت بہت۔۔۔۔فارہ رمشا کے گلے لگی۔۔۔بہت اچھی نیوز دی ہے

آپ نے۔۔۔۔فارہ دل سے خوش ہوئی اس بات پر۔۔

ہاں۔۔۔میں بھی بہت خوش ہوں فارہ۔۔۔اور اللہ تمہیں بھی بہت زیادہ خوشیاں

دے۔۔۔آمین

آمین۔۔۔۔فارہ نے دل سے کہا

ایک ماہ بعد کی تاریخ فائنل کی گئی۔۔۔

سجاد ہاؤس میں راحیلہ بیگم ہر چیز دوبارہ سے اور نئی تیاکروا رہیں تھیں۔۔۔ہر کوئی خوش اور مطمعین تھا۔۔۔۔

یوں ہی ہنسی خوشی رخصتی کا دن آن پہنچا۔۔۔۔

فارہ ریڈ اور بیلو کنٹراس کے لہنگے میں سوگوار سی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔

سب کی دعاؤں کے سائے تلے اُسے پیا دیس رخصت کر دیا گیا۔۔۔۔

داؤد کا گھر کوئی بہت بڑا اور خاص نہ تھا بس ویسا ہی تھا جیسا چھوٹا سا مڈل کلاس گھر ہوتا ہے۔۔۔فارہ کو وہاں کی صفائی ستھرائی پسند آئی۔۔۔ہر چیز سلیقے سے سیٹل تھی۔۔۔بلکل کسی قسم کا کوئی اُدھم نہیں تھا۔۔۔جیسا اکثر شادیوں پر ہوتا ہے۔۔

فارہ کی بڑی نند (جو بیوہ اور دو بیٹوں کی ماں تھی اور داؤد کے گھر ہی رہائش پزیر تھی)

نے فارہ کو داؤد کے کمرے تک پہنچایا۔۔

فارہ جھجھکتی ہوئی بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔

فارہ۔۔۔

جی۔۔۔۔۔

کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دینا۔۔ تمہارے کپڑے الماری میں موجود ہیں۔۔اور ہاں

میں دودھ بجھواتی ہوں پی لینا۔۔۔ہاں۔۔۔۔۔۔

جی۔۔۔فارہ نے آہستگی سے کہا

چلو پھر میں چلتی ہوں۔۔۔۔وہ سر پر ہاتھ رکھ کر تھپک کہ چلی گئی۔۔

سارہ کے جانے کے بعد فارہ کمرے کا جائزہ لینے لگی

بیڈ، ڈریسنگ، صوفہ، الماری اور ایک کھڑکی تھی ساتھ جو گلی میں کُھلتی تھی۔۔۔ بائیں

طرف شاید واش روم کا دروازہ تھا جو بند تھا اسلیے وہ جان نہ پائی کہ واش روم ہے یا کچھ

اور۔۔۔۔۔

جائزہ مکمل کرکے وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگا کر سوچنے لگی۔۔۔۔۔۔اپنی اب تک کی

زندگی کا ہر ہر پل۔۔۔۔۔

یا میرے مالک۔۔۔میرے دل میں داؤد کی محبت ڈال دے۔۔۔میں گنہگار نہیں ہونا

چاہتی۔۔۔پلیز اللہ جی۔۔۔۔مجھے ہر آزمائش سے نکال دے۔۔۔میرے دل کے ہر کونے میں داؤد کا نام لکھ دے۔۔۔۔وہ میرے مقدر میں لکھ دیا ہے تُو نے۔۔میرے مالک۔۔۔مجھے اپنے مقدر پر صبر کرنے کی توفیق دے۔۔۔اور۔۔۔۔۔۔۔

دعا بیچ میں ہی رہ گئی۔۔دروازہ کھلا

فارہ جلدی سے سیدھی ہوئی۔۔۔داؤد آہستگی سے چلتا فارہ کے پاس آکر بیٹھا۔۔

اسلام و علیکم!

فارہ نے مدھم سا جواب دیا۔۔۔

کیسی ہیں آپ۔۔۔۔؟

جی ٹھیک۔۔۔۔

فارہ۔۔۔مجھے آپ سے کچھ ضروری باتیں کرنی ہیں۔۔۔۔داؤد نے اجازت چاہی

جی۔۔کریں۔۔۔

فارہ۔۔۔میری فیملی آپ کی پہلی شادی سے لاعلم ہے۔۔۔

فارہ کے دل پر گہری چوٹ پڑی یہ سن کر۔۔۔

ایکچولی۔۔۔سجاد سر نے مجھ سے ہر بات شئیر کرلی تھی۔۔۔مجھے کوئی اعتراض نہ تھا ۔۔اسلیے فیملی کو انولو نہیں کیا۔۔۔اور آپ سے بھی یہی کہوں گا کے یہ بات آج یہاں

ہی دفن ہو جائے۔۔۔

ہمارے درمیان بھی دوبارہ اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں ہو گی۔۔۔آپ سمجھ رہیں ہیں

ناں میری بات۔۔۔۔داؤد نے استفسار کیا

جی۔۔۔۔وہ مشکل سے جی کہہ پائی

مجھے اس بات کو ڈیٹیل میں جاننے کی کوئی دلچسپی نہیں ہے۔۔۔۔آپ۔۔۔۔آج سے

میری بیوی ہیں۔۔۔۔میرے لیے یہ بات اہم ہے۔۔۔وہ خاموش ہوا

فارہ سمجھی شاید تائید چاہ رہا ہے اپنی بات کی۔۔۔فارہ نے

جی۔۔۔کہہ کر ہاں میں سر ہلایا

داؤد کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری۔۔۔اُس نے فارہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

فارہ پزل ہوئی۔۔۔

آپ۔۔۔جی کے علاوہ بھی کچھ اور کہہ سکتی ہیں۔۔۔

کیا۔۔؟۔۔وہ بے اختیار بولی

مثلاً۔۔۔۔آپ مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ رُکا

ن۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔۔مجھے کچھ نہیں کہنا۔۔۔۔فارہ

گھبرائی۔۔۔۔عائش نے بھی کچھ اسی طرح کے الفاظ کہے تھے اور پھر۔۔۔۔۔۔۔۔

فارہ کا دل کانپا۔۔۔وہ فوراً ہاتھ چھڑوا کر دور ہٹی۔۔۔۔

داؤد اُسکی حرکت پر حیران ہوا

ریلیکس فارہ۔۔۔آپ گھبرائیں نہیں۔۔۔کچھ بھی آپکی مرضی کے خلاف نہیں ہو گا۔۔داؤد یہی سمجھا شاید وہ اس کی نزدیکی سے گھبرا گئی ہے۔۔۔

اینی وے۔۔آپ چینج کر کے ریلیکس ہو جائیں۔۔۔میں آپ کو ہرگز تنگ نہیں کروں گا۔۔۔داؤد کے ہونٹوں پر مدھم مسکراہٹ دیکھ کر فارہ نظریں جھکا گئی۔۔۔

داؤد اُٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کمرے میں واپس آیا یا نہیں فارہ کچھ نہیں جان سکی۔۔۔وہ چینج کر کے لیٹی ہی تھی کہ پتہ نہیں کیسے اُسکی اتنی جلدی آنکھ لگ گئی اور اب سارہ کے جگانے پر جاگی تھی۔

فارہ۔۔۔اُٹھ جاو۔۔تمہارے گھر والے آئے ہیں ناشتہ لے کر اس لیے جلدی سے فریش ہو کر آ جاؤ۔۔

جی۔۔۔میں آتی ہوں۔۔۔۔

فارہ حیران ہو رہی تھی اتنی گہری نیند۔۔۔وہ بھی مجھے۔۔۔؟؟اب ایسی نیند کہاں

تھی اُسکی قسمت میں۔۔۔جب سے ڈائیورس ہوئی تھی۔۔فارہ کہاں سو سکی تھی چین کی نیند۔۔۔اور آج اتنے عرصے بعد وہ بھرپور نیند لے کر اُٹھی تھی۔۔اسی لیے فریش تھی

فارہ کی بچی اُٹھ جاواب۔۔۔۔کیا ساری رات جاگی ہو۔۔۔؟؟؟رمشا شریر ہوئی

رمشا پتہ نہیں کب روم میں آئی فارہ کو اپنی سوچوں میں پتا ہی نہ چلا

بھابھی آپ۔۔۔۔۔۔۔وہ چونکی

جی۔۔۔بلکل۔۔۔۔تم کسی اور کا انتظار کر رہی تھی کیا۔۔؟؟۔۔۔رمشا نے پلکوں کو اوپر کو حرکت دے کر پوچھا۔۔۔۔

بھابھی فضول باتیں مت کریں۔۔۔۔۔وہ روب سے بولی

فضول ہیں تو اہم باتیں تم ہی بتا دو۔۔۔رمشا نے اُسکے گلے میں بانہیں ڈالیں

اووف۔۔۔بھابھی۔۔چھوڑیں۔۔۔چھوڑیں ناں۔۔۔۔پیچھے ہٹیں۔۔۔فارہ خود کو چھڑوانے لگی

رمشا کا قہقہ بلند ہوا۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔؟فارہ حیران ہوئی

وہ۔۔۔اصل میں۔۔۔میں بھی تمہارے بھائی کو ایسے ہی کہتی ہوں۔۔۔۔رمشا پھر

سے ہنسنے لگی۔۔۔

اللہ۔۔۔بھابھی کس قدر بے شرم ہیں آپ۔۔۔فارہ سرخ ہوئی

اوئی ماں۔۔۔۔۔تم تو ایسے بلش کر رہی جیسے کے میں داؤد ہوں

بھابھی۔۔۔۔۔۔

جی جانِ بھابھی۔۔۔اک ادا سے کہا گیا

اوففففف۔۔۔۔جائیں یہاں سے میں آ رہیں ہوں۔۔وہ چڑی

فارہ سن۔۔۔۔فارہ جلدی سے واش روم میں بند ہوئی۔۔کہ کہیں وہ کوئی اور گل افشانی نہ کردے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بڑی بدتمیز ہو گئی ہو ایک ہی رات میں۔۔۔خیر بیٹا۔۔چھوڑنے والی تو میں بھی نہیں۔۔رمشا نے ہاتھ جھاڑے اور باہر آ گئی

فارہ ناشتے کے بعد سجاد ہاؤس آ گئی تھی۔۔۔شام کو واپس جانا تھا۔۔۔اور وہ ہر ممکن طریقے سے رمشا سے بچ رہی تھی۔۔۔۔

بھابھی نے اگر کچھ پوچھا تو کیا بتاوں گی میں۔۔۔۔۔؟؟

داؤد نے تو کوئی گفٹ بھی نہیں دیا۔۔۔جو دیکھا کر انہیں مطمعین کر دوں۔۔۔پتہ نہیں اب کیا لکھا ہے میری قسمت میں۔۔۔۔وہ روہانسی ہوئی

فارہ بیٹا۔۔۔اس طرح کیوں بیٹھی ہو۔۔۔فائز اُسے گم سم دیکھ کر اُسکی طرف آیا۔۔

کچھ نہیں بھائی۔۔۔۔وہ بمشکل مسکرائی

داؤد کب آرہا ہے لینے۔۔۔؟

پتہ نہیں۔۔میری بات نہیں ہوئی اُن سے۔۔۔فارہ بہت ہلکی آواز میں بولی جو مشکل سے فائز سن سکا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

توکر و بات۔۔۔فون کر کے پوچھو۔۔۔۔شام تو ہو چکی ہے۔۔۔۔داؤد کی سسٹر کا ولیمہ بھی تو ہے رات کو۔۔۔۔۔

جج۔۔۔جی۔۔۔۔۔

فارہ کیسے کرتی فون نمبر ہی نہ تھا داؤد کا اُس کے پاس۔۔۔۔۔

فائز نے اُسے ہنوز بیٹھے دیکھا تو بولا

یہ لو فون اور کال کرو۔۔۔اُس نے اپنا سیل بڑھایا۔۔۔

میرے پاس نمبر نہیں ہے بھائی۔۔۔۔۔وہ منمنائی

میرے سیل میں سیو ہے۔۔۔کر لو کال اور نمبر بھی لے لو ہاں۔۔۔۔فائز نے اُسکا سر

تھپکا اور چلا گیا۔۔۔۔

فارہ سوچنے لگی کہ کال کرکے۔۔۔ کیسے اور کیا کہنا ہے۔۔۔وہ اسی کشمکش میں تھی کہ

کرے۔۔۔نا۔۔۔کرے۔۔۔

کہ ملازم نے بتایا کہ داؤد صاحب آئے ہیں

اُس نے شکر کیا۔۔۔بچ گئی اور امی کو بتانے چل دی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عائش کو جب سے فارہ کی رخصتی کا پتہ چلا تھا۔۔۔۔وہ سولی پر لٹکا ہوا محسوس کررہا تھا

خود کو۔۔۔کسی پل چین نہیں تھا اُسے۔۔۔عجیب مجنوں کی سی حالت ہو گئی تھی۔۔۔۔

مسز سکندر اُسکی حالت دیکھ کر بہت پریشان سی بیٹھیں تھیں

کیا ہوا بیگم اسطرح کیوں بیٹھیں ہیں۔۔ سکندر صاحب بھی لاونج میں آئے

میں۔۔۔۔

جی آپ۔۔۔۔

وہ میں عائش کی وجہ سے پریشان ہوں آپ نے دیکھا کیا حالت ہو چکی ہے اُسکی۔۔۔۔

اپنی وجہ سے ہی بنی ہے یہ حالت آپکے لاڈلے کی۔۔۔۔وہ طنزیہ ہوئے

بس کر دیں سکندر۔۔۔ معاف کر دیں اُسے۔۔۔ وہ رونے لگیں

آپ کیوں رو رہی ہیں۔۔۔ میرے خیال میں بلکل ٹھیک ہو رہا ہے اُسکے ساتھ۔۔۔۔

سکندر پلیز۔۔۔ وہ بیٹا ہے ہمارا۔۔۔

جانتا ہوں۔۔۔۔ اور بیٹا جو کر چکا وہ بھی از بر ہے مجھے۔۔۔۔۔ وہ خفا ہوئے

وہ پچھتا رہا ہے۔۔۔۔ وہ ہمایتیں ہوئیں

اب کیا فائدہ۔۔؟؟؟۔۔ بہر حال۔۔۔۔ آپ اُسے بہلا پھسلا کر اسلام آباد بھیج دیں میں

رامش سے کہتا ہوں سنبھال لے گا اُسے۔۔۔۔۔۔

جو بھی تھا وہ باپ تھے ظاہر نہیں کرتے تھے تو کیا ہوا۔۔۔۔ پر اُسکے لیے فکر مند ضرور

تھے۔

فارہ تانیہ (چھوٹی نند) کے ولیمے پر جانے کو تیار ہو رہی تھی جب داؤد کمرے میں داخل

ہوا

فارہ ہچکچائی۔۔۔ مگر مصروف رہی

آپ تیار نہیں ہوئیں اب تک۔۔۔۔؟؟۔ وہ پاس آیا

جی۔۔۔وہ میں بس تیار ہی ہوں

داؤد نے اُسکے پیچھے کھڑے ہو کر آئینے میں اُسکا سر تا پا جائزہ لیا۔۔

فارہ کنفیوز ہوئی۔۔۔۔

فارہ۔۔ایک بات پوچھوں آپ سے۔۔۔؟۔۔اجازت مانگی گئی۔۔

جی۔۔۔۔۔

آپ خوش ہیں اس شادی سے یا پھر۔۔۔۔۔؟؟

فارہ نے جلدی سے بات کاٹی

میں خوش ہوں۔۔۔آپ پلیز کچھ غلط مت سوچیں۔۔فارہ نے بات کلئیر کی

او-کے۔۔۔۔

وہ پلٹا اور الماری کیطرف بڑھا۔۔وہاں سے کچھ نکال کر واپس فارہ کی جانب آیا

یہ۔۔۔۔۔آپ کا گفٹ۔۔۔۔۔ڈِبہ بڑھایا گیا

یہ۔۔۔۔یہ کیا۔۔۔۔؟؟؟۔۔۔۔وہ پھر سے گھبرائی

یہ آپکی منہ دیکھائی

مم۔۔۔۔میری منہ دیکھائی۔۔۔۔فارہ یوں بولی جیسے حواس میں نہ ہو

آریو او-کے فارہ۔۔۔داؤد نے کندھے پر ہاتھ رکھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جج۔۔۔جی۔۔۔میں۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔وہ ہکلائی

داؤد اُسکی بار بار کی گھبراہٹ سے کھٹک رہا تھا کہ کوئی نہ کوئی مسلہ ہے ضرور۔۔۔

آپ یہ کھول کر دیکھائیں۔۔۔فارہ سہمی سی بولی

داؤد مسکرایا۔۔۔سہمی سی فرمائش پر۔۔۔۔۔

ڈبہ کھلا۔۔۔اندر ایک خوبصورت سا گولڈ کا لاکٹ تھا۔۔۔۔۔۔چین کے پینڈٹ

میں "اللہ" لکھا جگمگا رہا تھا

فارہ یہ دیکھ کر پر سکون ہونے کیساتھ خوش بھی ہوئی۔۔۔۔۔بلاشبہ وہ بہت خوبصورت

لاکٹ تھا

پہنا دیں۔۔۔۔۔فارہ بے ساختہ بولی

داؤد پھر سے کی جانے والی فرمائش پر کھل کر مسکرایا

اووو-کے۔۔۔۔

فارہ کے بال ہٹائے اور بہت احتیاط سے لاکٹ پہنا دیا۔۔۔

تھینک یو۔۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرائی

مائی پلئیر۔۔۔وہ دل پر ہاتھ رکھ کر جھکا

فارہ مسکرائی اُسکی حرکت پر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فارہ کو مسکراتے دیکھ کر داؤد کو اطمینان ہوا

چلیں۔۔۔۔وہ بولی

جی ضرور۔۔۔۔

آگے، پیچھے ہوتے ہوئے وہ دونوں جانے کے لیے نکل گئے۔

مسز سکندر نے عائش کو اسلام آباد جانے کو راضی کر لیا تھا۔۔۔

عائش جانے سے پہلے باپ کو منانا چاہتا تھا اسی لیے وہ سکندر صاحب کے پاس، آیا تھا

بابا۔۔۔میں اسلام آباد جا رہا ہوں

جاؤ۔۔۔۔روکھا سا جواب ملا

بابا۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔۔میں جانتا ہوں میں غلط تھا۔۔میری فضول حرکت سے

ناجانے کتنے دل ٹوٹے تھے۔۔۔

بابا۔۔۔میں اُن سب دلوں کو توڑنے کی سزا بھگت رہا ہوں۔۔۔۔۔وہ بھاری آواز میں

بولا

سکندر کے دل کو کچھ ہوا۔۔وہ آج براہ راست بیٹے کی یہ حالت دیکھ رہے تھے

www.neweramagazine.com

عائش نے باپ کو خاموش دیکھا تو فوراً اُنکے قدموں میں جھک گیا۔۔۔اور تب ہی اُٹھا

جب سکندر صاحب نے اُسے معاف کر دیا۔۔

عائش کے دل پر دھرے بوجھ میں معمولی سی کمی آئی تھی۔۔۔

ابھی اور بھی بہت سے لوگوں سے معافی مانگنا باقی تھا۔۔

اپنے دل کے بوجھ کو کم کرنے کیلیئے۔۔۔۔۔۔

فارہ کی شادی کو دو ماہ سے اوپر ہو گئے تھے۔۔وہ کافی حد تک داؤد کے گھر اور فیملی میں

ایڈجسٹ ہو چکی تھی۔۔

داؤد واقعی ایک اچھا اور سُلجھا ہوا انسان تھا۔۔۔

فارہ نے اُسے اپنے معاملے میں نہ تو زیادہ رومینٹک پایا۔۔۔اور نہ ہی لاپروہ۔۔۔۔۔

وہ بہت ہی معتدل پرسنیلٹی کا مالک تھا ہر چیز کو ایک حد میں رکھتا۔۔۔اُسے عشق

صرف ایک ہی چیز سے تھا۔۔۔اور۔۔۔وہ۔۔۔تھیں کتابیں۔۔۔

اُسے بُکس فوبیا تھا۔۔۔

اور اکثر فارہ چڑتی تھی اُسکی عادت پر۔۔۔مگر خوشی بھی تھی کہ داؤد کے پاس علم کا ایک

وسیع ذخیرہ تھا۔۔۔وہ ہر ٹاپک پر بڑی آسانی سے بات کرتا اور اپنے پُر اثر اور مدلل انداز گفتگو سے دوسروں کو قائل کرنا جانتا تھا۔

اب بھی وہ مطالعے میں مصروف تھا۔۔۔فارہ نے گھڑی کو دیکھ کر سوچا۔۔۔

پتہ نہیں کیسے یہ اپنی نیند پوری کرتے ہیں اور صبح کو فریش سے آفس بھی چلے جاتے ہیں۔۔۔۔

--

وہ آخر کار کوفت کا شکار ہو کر پوچھ بیٹھی

صبح آفس نہیں جانا کیا۔۔۔۔؟؟

آپ جاگ رہیں ہیں اب تک۔۔۔میں سمجھا شاید سو چُکیں ہیں۔۔

آپ نے لائٹ جلا رکھی ہے اور مجھے لائٹ میں نیند نہیں آتی۔۔۔وہ چڑ چڑا سا بولی

داؤد اُسکی بات سن کر مسکرایا۔۔۔اووہ سوری میں بھول گیا تھا

روز ہی بھول جاتے ہیں۔۔۔کوئی نئی بات نہیں۔۔۔وہ ابھی بھی خفا سی تھی

داؤد کے چہرے پر اُسکی شکایت سن کر مسکراہٹ گہری ہوئی

بہت سی شکایات ہیں مجھ سے۔۔۔؟وہ مسکراتا ہوا پاس آیا

تو کیا نہیں ہونی چاہیں۔۔؟معصومیت سے پوچھا گیا

ضرور ہونی چاہئیں۔۔۔۔ لیکن ساتھ ساتھ نشاندہی بھی۔۔۔ وہ فارہ کا ہاتھ پکڑ چکا تھا

آپ اتنی کم نیند لے کر خود کی روٹین کو کیسے مینج کر لیتے ہیں۔۔۔ داؤد۔۔۔۔۔ ایک اور معصومانہ سوال ہوا

اوہ۔۔ تو آپ میرے لیے فکر مند ہیں۔۔۔؟

جی نہیں۔۔۔ فارہ اُسے مسکراہٹ روکتے دیکھ چکی تھی اسی لیے جلدی سے بولی

تو ہوا کریں نا فکر مند۔۔۔۔ مجھے اچھا لگے گا۔۔ فرمائش کی گئی

اچھا اب سو جائیں آپ۔۔۔ ٹائم کافی ہو چکا ہے اور صبح آفس بھی جانا ہے آپکو۔۔۔ فارہ اُسکی بدلتی نظروں سے گھبرا کر بولی۔۔

اب تو نیند آنا مشکل ہے۔۔۔ آپ ہمیں ڈسٹرب کر چکیں ہیں۔۔۔ داؤد نے فارہ کو بازوؤں کے گھیرے میں لیا۔۔۔

داؤد۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔۔ وہ منمنائی

نو مور پلیززز۔۔۔۔ اٹس آور ٹائم۔۔۔۔ وہ گھمگھیر لہجے میں بولا اور فارہ پر جھک گیا۔۔

فارہ کی ان موقعوں پر عجیب سی کیفیت ہوتی تھی۔۔۔۔ جب وہ دور ہوتا تو چڑچڑی ہو جاتی۔۔۔۔ اور جب پاس ہوتا تو دور ہٹنا چاہتی۔۔ وہ خود بھی اپنی کیفیت کو کوئی نام نہ

دے سکی۔۔۔

فارہ کو کچھ دنوں سے اپنی طبیعت گری گری سی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ جو سوچ رہی تھی اگر ویسا ہی تھا۔۔۔۔ تو تصدیق چاہ رہی تھی۔۔

اسی مقصد کے لیے اُسنے رمشا کو فون کر کے بُلایا تھا۔۔۔

اکیلے جانے کا تو سوال ہی پیدا نہ ہوتا وہ بھی ایسی بات کے لیے۔۔۔۔

اس وقت وہ دونوں ڈاکٹر کے انتظار میں بیٹھیں تھیں۔۔۔۔ جو رپورٹس لے چکی تھی۔۔۔ بٹ کنفرم نہیں کیا تھا ابھی۔۔

مسز فارہ داؤد۔۔۔۔ نرس کی آواز آئی

میڈم آپ کو ڈاکٹر صاحبہ اپنے روم میں بلا رہی ہیں۔۔ وہ قریب آکر بولی

جی۔۔۔۔ فارہ نے کہا

چلیں بھابھی۔۔۔۔ رمشا نے سر ہلایا اور دونوں اندر کی جانب بڑھیں

پلیز۔۔۔ ہیو آ سیٹ۔۔۔ پروفیشنل مسکراہٹ سے کہا گیا۔۔

تھینکس۔۔۔۔ دونوں بیٹھ گئیں

مسز فارہ داؤد۔۔۔آپکی شادی کو کتنا عرصہ ہو چکا ہے۔۔۔؟؟؟

فارہ جھجھکی

تین ماہ۔۔۔جواب رمشا نے دیا

ڈاکٹر مسکرائی۔۔۔اُسکی گھبراہٹ پر

ٹینشن کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔شی اِز ایکسپیکٹنگ۔۔۔۔۔چھوٹا سا بم پھٹا تھا۔۔۔

اُن دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔ایک نظر شرارتی ہوئی۔۔۔۔جبکہ۔۔۔۔

دوسری نظر شرم سے جُھک گئی

ڈاکٹر نے فارہ کو خوشخبری سنائی تھی۔۔وہ اور رمشا ڈاکٹر کی چند ضروری ہدایات سن کر باہر نکلیں۔۔۔

ہائے فارہ۔۔۔۔۔رمشا نے فارہ کے گلے لگ کر دھڑا دھڑ اُسکی پپیاں لے ڈالیں

اوف بھابھی۔۔۔پبلک پلیس کا ہی خیال کر لیں۔۔فارہ نے بمشکل خود کو چھڑوایا

ہائے سچی فارہ۔۔۔تم نے خبر ہی ایسی دی ہے کہ میرا دل تو بھنگڑا ڈالنے کو کر رہا ہے

میرا بھی دل بھنگڑا ڈالنے کو کر رہا ہے۔۔۔اسلیئے آپ بھی ایسی ہی خبر سنائیں۔۔۔۔فارہ نے اپنی جھجھک کم کرنے کو اُسکے لتے لیے۔۔۔۔

دی تو تھی پانچ سال پہلے۔۔۔وہ کھکھلائی

پانچ سال پہلے کی فیلینگز بھول گئی ہوں اسلیے نئے سرے سے انتظام کریں۔۔۔ویسے بھی آپ تو آیت کے بعد فُل سٹاپ لگا چکیں ہیں۔۔۔فارہ نے بھرپور طریقے سے بدلہ لیا۔۔۔

اللہ۔۔۔۔فارہ کتنی بے شرم ہو گئی ہو۔۔۔رمشا نے منہ پر ہاتھ رکھ کر حیرانگی ظاہر کی

فارہ مسکرائی۔۔۔۔اچھا یہ مسخرا پن ختم کریں اور چلیں مجھے گھر ڈراپ کر دیں۔۔

تم میرے ساتھ ہی چلو۔۔۔داؤد کو انفارم کر دو۔۔۔رمشا نے مشورہ دیا

نہیں بھابھی۔۔۔میں گھر ہی جاؤں گی۔۔آپ وہیں چھوڑ دیں

او-کے۔۔۔چلو ٹھیک ہے میں گھر جا کر خود ہی سب کو گڈ نیوز سنا دوں گی۔۔۔تمہیں تو ویسے بھی داؤد کو بتانے کی جلدی ہے۔۔۔۔رمشا نے چھیڑا

اچھا بس۔۔۔۔ڈرائیور کا ہی لحاظ کریں کچھ۔۔۔فارہ جھینپی

رمشا نے اُسے اُسکے ہی گھر ڈراپ کیا۔۔

فارہ جب سے گھر آئی تھی یہی سوچ جا رہی تھی کہ داؤد کو کیسے بتاؤں گی۔۔ایک عجیب سی جھجک آڑے آ رہی تھی

کاغذ پر لکھ کر اسٹڈی ٹیبل پر رکھ دیتی ہوں خود ہی پڑھ لیں گے

نہیں۔۔۔۔بہت پرانا طریقہ ہے

خود ہی ریجیکٹ کیا اس طریقے کو

تو پھر۔۔۔۔فیس ٹو فیس۔۔۔؟؟؟

نو۔۔نیور۔۔۔بلکل نہیں۔۔کیسے بتاؤں گی آمنے سامنے۔۔۔۔۔

ریجیکٹ۔۔۔۔۔۔

کیا کروں۔۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔کیسے۔۔۔؟؟؟وہ بے چینی سے ادھر اُدھر چکر کاٹتے سوچنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔بس۔۔۔۔یہی ٹھیک ہے

بیس منٹ بعد فارہ طریقہ ڈیسائیڈ کر چکی تھی۔

فائز۔۔۔۔۔

رمشا نے لیپ ٹاپ پر بزی فائز کے پاس بیٹھ کر اُسکے کندھے پر سر رکھا

ہونہہ۔۔۔۔وہ مسکرایا

آپ ماموں بننے والے ہیں۔۔۔رمشا نے آج کی بڑی خبر دی

ہاں۔۔۔امی نے بتایا مجھے۔۔۔

اٹس ریئلی آ گڈ نیوز۔۔۔آئی ایم سو ہیپی فار مائے ڈیئر سسٹر۔۔۔فائز نے مسکرا کر

خوشی کا اظہار کیا۔۔

میں بھی بہت خوش ہوں۔۔فائز

اچھاااااا۔۔۔۔۔۔تو پھر مجھے بھی خوش کر دو۔۔۔وہ مسکرایا

وہ کیسے۔۔۔؟؟؟؟وہ ہونق بنی

فائز نے ہونٹ دانتوں تلے دبا کر مسکراہٹ روکی اور بولا۔۔۔۔۔ماموں تو بننے والا

ہوں۔۔اب باپ بھی بنا دو۔۔۔۔۔

اوف۔۔۔فائز۔۔۔۔رمشا اچھلی

ہاہاہاہا۔۔۔۔فائز نے چھت پھاڑ قہقہ مارا اسکے اچھلنے پر۔۔۔۔

کیوں کچھ غلط کہا میں نے۔۔۔۔وہ معصوم بنا

آپ باپ بن چکے ہیں۔۔فائز۔۔۔۔رمشا نے اطلاع دی۔۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔اچھاااا۔۔۔۔ تمہیں آیت کی فرمائش یاد ہے۔۔۔؟؟؟؟وہ ہنسا

رمشا بلش کی۔۔۔پر کمزور نہیں پڑی۔۔۔۔یوں کہیں نہ بیٹی کی آڑ میں بیٹا حاصل کرنے کی خواہش کر رہے ہیں۔۔۔وہ خفا ہوئی

خواہش تو ہے پر۔۔۔بیٹے کی نہیں۔۔۔نیکسٹ بے بی کی۔۔۔۔۔اور میرے خیال سے پانچ سال کی ریسٹ کافی ہے۔۔۔۔۔وہ شریر ہوا

اُوف توبہ ہے۔۔۔۔وہ کانوں تک سرخ پڑی

ارے جانِ من کوئی ناجائز خواہش تو نہیں۔۔۔۔۔۔جو اتنی سوچ بچار۔۔۔۔فائز نے اُسے جھینپتے دیکھ کر آنکھ ماری

آپ کے پاس تو بیٹھنا ہی فضول ہے۔۔۔وہ باہر کی جانب بڑھی۔۔۔

ہم باپ، بیٹی کی فرمائش پر غور ضرور کریئے گا۔۔۔ڈئیر مسز۔۔۔۔فائز نے اُسے جاتے جاتے بھی چھیڑا

رمشا آنکھیں نکال کر باقاعدہ اُسے ڈرا کر باہر نکلی۔۔۔

پیچھے فائز کا قہقہ بلند ہوا اُسکے ڈرانے پر

فارہ نے داؤد کے آنے پر رپورٹس ڈریسنگ پر رکھیں اور خود کیچن میں آ گئی۔۔

خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔۔۔داؤد کھانے کے بعد کمرے میں چلا گیا اور فارہ کیچن میں۔۔۔۔۔

ہیں۔۔۔انہوں نے تو کوئی خوشی کا اظہار نہیں کیا۔۔۔؟؟وہ حیران ہوئی

فارہ۔۔تم یہاں کیا کر رہی ہو ابھی تک۔۔۔۔جاؤ سو جا کر۔۔۔۔سارہ نے اُسے کیچن میں دیکھ کر کہا

جی۔۔وہ میں۔۔۔یہ چائے داؤد کے لیے بنا رہی تھی

اچھا اچھا۔۔۔۔سارہ مسکرائی

فارہ چائے لے کر کمرے میں چلی آئی

ایزیوزئل۔۔۔۔۔۔داؤد کتاب میں مصروف تھا

چائے۔۔۔فارہ نے آگاہ کیا

تھینکس۔۔۔۔۔۔رکھ دیں۔۔۔داؤد مسکرایا

فارہ نے چائے رکھی اور چور نظروں سے ڈریسنگ کی طرف دیکھا رپورٹس وہاں پڑیں

تھیں۔۔

تو کیا داؤد نے ابھی تک دیکھیں ہی نہیں۔۔۔؟؟لو جی۔۔۔۔۔اب منہ سے بتانا پڑے گا۔۔۔وہ سوچتی ہوئی بیڈ پر اپنی جگہ پر آ کر لیٹی۔۔

اب۔۔۔۔اب کیا کروں۔۔۔۔۔ان کو تو بس کتابیں نظر آتیں ہیں پتا نہیں اتنا پڑھ پڑھ کر کونسا ریکارڈ بنائیں گے۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں کُڑھی

داؤد اُسکی بے چینی محسوس کر چکا تھا۔۔اسی لیے انجان بن کر پوچھا۔۔۔ڈسٹرب ہو رہیں ہیں لائٹ سے۔۔۔۔۔۔پوچھا گیا

نہیں۔۔۔۔۔روکھا جواب آیا

کیوں۔۔۔۔؟؟؟آپ تو ڈسٹرب ہوتیں ہیں۔۔پھر آج کیوں نہیں۔۔۔۔ مسکراہٹ دبائی

فارہ نے غصیلی نظر اُس پر ڈالی۔۔۔وہ بھی اُس ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔فارہ نے جلدی سے نظریں جھکا دیں

وہ مسکراتا ہوا چائے پکڑے پاس آیا۔۔۔اب بتائیں کیا بات ہے۔۔۔؟؟؟؟شرارت سے پوچھا گیا

کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔۔مجھے نیند آ رہی ہے سونے دیں۔۔۔فارہ نے کمبل لینا چاہا

ایک منٹ۔۔۔۔۔داؤد نے کمبل ہٹایا

کیا ہے۔۔۔۔وہ چیخی

اتنا ایریٹیٹ کیوں ہو رہیں ہیں۔۔۔میں تو آپ کو یاد کروناچاہ رہا تھا۔۔۔شاید آپ نے کچھ بتانا ہے مجھے۔۔۔۔۔؟؟؟

فارہ کو شک ہوا کے وہ جانتا ہے۔۔۔اسلیئے بولی

آپ کا وہم ہے مجھے کچھ نہیں بتانا۔۔اب ہٹیں اور مجھے سونے دیں۔۔۔پلیز

آر یو شیور فارہ۔؟؟؟

جی بلکل۔۔۔وہ بھی ڈھیٹ بنی رہی

او-کے۔۔۔۔لیکن مجھے کچھ بتانا ہے آپ کو۔۔۔۔ مسکراہٹ بکھری

کیا۔۔۔؟؟۔۔۔۔فارہ ہونق بنی

یہی۔۔۔۔۔۔۔کہ۔۔۔۔۔۔۔میں باپ بننے والا ہوں۔۔۔۔آرام سے انکشاف کیا

اوف۔۔۔فارہ جھینپی۔۔۔کس قدر چلاک ہیں یہ میں تو بھولا ہی سمجھتی رہی اب تک۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔پسند نہیں آئی خبر۔۔۔۔داؤد نے اُسے خاموش دیکھ کر پوچھا

مم۔۔۔۔۔مجھے تنگ مت کریں۔۔۔۔داؤد

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔داؤد نے بے ساختہ قہقہ مارا

فارہ نے پہلی دفعہ اُسے اسطرح ہنستے دیکھا تھا۔۔۔اُس نے نظریں چرا لیں کہیں لگ ہی نہ جائے

پر وہ بیچاری یہ نہیں جانتی تھی کہ نظر تو لگ چکی۔۔۔اُسکی قسمت کو پھر۔۔۔۔۔ایک بار

عائش آج بہت ہمت کر کے سجاد صاحب کے آفس آیا تھا۔۔۔چچا سے معافی مانگنے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فائز کسی ایمپلائی کے کیبن میں کھڑا تھا کہ وہاں سے عائش کو گزرتے دیکھا۔۔۔۔رمشا کی زبانی اُسکی واپسی کا پتہ چل چکا تھا

وہ۔۔۔اُسکے پیچھے لپکا۔۔۔۔جو سجاد کے آفس کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔فائز اُسے روکنا چاہتا تھا تاکہ اُسکے کیے پر اُس کا گریبان پکڑ سکے۔۔۔۔اُسے لعن طعن کر سکے۔۔۔۔اُسے سزا دے سکے۔۔۔۔۔مگر فائز راستے میں رُک گیا۔۔۔۔

اُسے روکنے والی عائش کی شکستہ چال، لڑکھڑاتے قدم، اور گرتی ہوئی صحت تھی

فائز نے پہلے کبھی اُسے ایسی حالت میں نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔وہ تو ہمیشہ ٹین شین رہتا

تھا۔۔۔ایک دنیا دیوانی تھی اُسکی ڈریسنگ کی اُسکی پرسنیلٹی کی۔۔۔اور

اب۔۔۔۔۔۔

فائز کو احساس ہو گیا تھا کہ عائش اپنے کیے کی سزا بھگت رہا ہے۔۔اسلیئے اُس نے مزید

شرمندہ کرنا مناسب نہ سمجھا۔۔

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سجاد صاحب بزی تھے۔۔۔۔اُسکے آفس میں داخل ہونے پر متوجہ ہوئے۔۔۔

اُن کا لکھتا ہاتھ ساکت ہو چکا تھا۔۔۔۔۔اُنکی بیٹی کا مجرم۔۔۔۔اُن کا مجرم۔۔۔۔۔اُنکے

خاندان کا مجرم سامنے کھڑا تھا

عائش نے جھجھکتے ہوئے سلام کیا

جسکا کوئی جواب نہ ملا

وہ ابھی بھی ساکت بیٹھے تھے

چچ۔۔۔۔۔چچا جان۔۔۔۔۔ہمت کر کے آغاز کیا

مم۔۔۔میں آپ سے معافی مانگنے آیا ہوں۔۔۔چچا جان

کیوں۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟معافی کس بات کی تم نے کونسا کوئی غلط کام کیا تھا جو معافی مانگنے

آئے ہو۔۔۔۔۔۔وہ طنزیہ ہوئے

میں شرمندہ ہوں۔۔۔۔۔عائش نے سر جھکا رکھا تھا

شرمندہ ہونے کا کیا فائدہ جو کر چکے وہ لوٹ نہیں سکتا اب۔۔۔۔۔۔وہ شکستہ سا بولے

چچا جان پلیز۔۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے معاف کر دیں عائش اُنکی چیئر کے پاس نیچے بیٹھ گیا

عائش میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے تم میرے بھائی کے بیٹے ہو میں تم سے ناراض نہیں ہو سکتا۔۔۔مگر تم نے میری لاڈلی بیٹی کے ساتھ جو کیا وہ بھولنا آسان نہیں۔۔۔لیکن پھر بھی۔۔۔۔۔۔میں بھولنے کی کوشش کروں گا۔۔

تم اوپر بیٹھو عائش۔۔میں نے کبھی بھی تمہیں فائز سے کم نہیں سمجھا۔۔۔۔۔وہ آہستہ سے بولتے ہوئے کھڑے ہوئے

چچا جان۔۔۔۔۔آپ۔۔۔۔۔وہ رو پڑا

عائش۔۔۔۔۔۔انہوں نے اُٹھ کر اُسے سینے سے لگا لیا۔۔۔۔۔۔۔عائش چچا کی فراخ دلی پر دل سے مشکور تھا اُن کا۔۔۔۔۔

آج فارہ۔۔۔داؤد کیساتھ شاپنگ پر نکلی تھی شادی کے بعد پہلی دفعہ۔۔۔۔۔

داؤد نے اُس کے منع کرنے کے باوجود بہت سی شاپنگ کروادی تھی

اب وہ دونوں ایک مہنگے ریسٹورینٹ میں ڈنر کے لیے بیٹھے تھے

داؤد کو کوئی دوست نظر آیا تو وہ فارہ کو دس منٹ کا کہہ کر اُس طرف چلا گیا۔۔۔۔

فارہ اکیلی بیٹھی ادھر اُدھر نظر دوڑانے لگی۔۔۔کافی رش تھا وہاں۔۔۔۔۔۔آج شاید

ویک اینڈ ہے اس لیے۔۔۔فارہ نے سوچا

کتنی دیر ہو چکی ہے داؤد اب آ بھی جائیں میں تھک چکی ہوں۔۔۔۔وہ ہمکلام تھی

اسی اثنا میں اُسکی نظر دائیں طرف گئی اور ساکت ہو گئی

وہاں۔۔۔۔اُس طرف وہی دشمنِ جاں بیٹھا تھا۔۔۔۔جو فارہ کے دل پر بلا جھجھک

حکومت کرتا آیا تھا۔۔۔۔

فارہ کے احساسات ایک دم سے پہلے جیسے ہوئے۔۔۔۔فارہ اپنی غیر ہوتی حالت پر

گھبرائی۔۔۔۔یہ۔۔۔۔یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔مجھے میں تو بھول چکی تھی اسے۔۔۔پھر

اب کیوں۔۔۔؟؟؟میرا دل۔۔۔۔۔۔میرا دل بے قابو ہو رہا ہے۔۔۔

ن۔۔۔نہیں۔۔۔م۔۔۔۔مین داؤد کی بیوی ہوں اور اُسی سے محبت کرتی ہوں

۔۔۔ہاں میں داؤد سے محبت کرتی ہوں۔۔۔۔وہ خود کو باور کروارہی تھی۔۔۔۔

فارہ چاہ رہی تھی کہ وہ اونچی آواز میں چلا کر سب کو بتائے کے وہ صرف داؤد سے محبت

کرتی ہے۔۔۔پر۔۔۔اُسکی زبان اور دل اس بات سے انکاری تھے

اتنے میں مقابل کی نظر بھی پڑ چکی تھی۔۔۔عائش حیرت سے اُسے اسطرح ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔۔۔جیسے وہ فارہ نہیں اس کا الوژن ہے۔۔۔جو اُسے ہر طرف نظر آتا تھا۔۔۔

فارہ اُسکا دیکھنا محسوس کر چکی تھی اسی لیے فوراً پرس اٹھا کر باہر کی جانب بڑھی۔۔۔۔عائش کی تو دنیا ہی اندھیر ہو چکی تھی وہ نظر آئی تھی اتنے کم وقت کے لیے اور وہ اُسے دل بھر کر دیکھ بھی نہیں پایا تھا کہ وہ غائب ہو چکی تھی۔۔۔عائش ٹیبل پر سر جھکا کر لمبی لمبی سانسیں لینے لگا جیسے خود کو زندہ رکھنا چاہتا ہو

آریو او-کے فارہ۔۔۔۔۔۔۔داؤد فکر مند سا بولا

جج۔۔۔۔جی۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔طبیعت خراب تھی تو ہمیں ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیئے تھا اور آپ زبردستی گھر لے آئیں ہیں۔۔۔۔۔

)فارہ نے باہر آ کر داؤد کو ٹیکسٹ کر کے بُلا لیا تھا کہ طبیعت خراب ہے۔۔۔ جلدی آئیں

گھر جانا ہے اور راستے میں داؤد کے کہنے کے باوجود ڈاکٹر کے پاس نہیں گئی تھی(

میں ٹھیک ہوں داؤد۔۔۔ وہ بمشکل مسکرائی

آپ پریشان مت ہوں۔۔۔۔ میرا بس دل گھبرا گیا تھا۔۔۔ وہاں بہت کراؤڈ تھا شاید اس لیے۔۔۔۔

فارہ نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر تسلی دی۔۔۔ جواب بھی بے یقین سا اُسے ہی دیکھ رہا تھا

داؤد۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فارہ نے اُسے ہلایا

او-کے فائن۔۔۔۔ لیکن آپ اپنا خیال رکھا کریں فارہ پلیز۔۔۔۔۔ آپ اکیلی نہیں ہیں۔۔۔ ایک اور وجود کی ذمہ داری بھی ہے آپ پر۔۔۔۔۔۔ وہ سنجیدہ سا بولا

میں جانتی ہوں۔۔۔۔ اور خیال بھی رکھتی ہوں داؤد۔۔۔۔ آپ پریشان مت ہوں پلیز ز۔۔۔۔ فارہ اپنے دل کی حالت کے بر خلاف اُسے ریلیکس کر رہی تھی۔۔۔۔ حالانکہ۔۔۔۔۔۔ ریلیکسیشن تو اُسے۔۔۔۔ اُسکے دل و دماغ کو چاہیے تھی۔۔۔۔

داؤد نے اُسکی بات سن کر سر ہلایا اور واش روم کی جانب بڑھ گیا چینج کرنے۔۔

پیچھے فارہ اپنے دل کی دھڑکن کو قابو کرنے لگی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عائش ساری رات بے مقصد سڑکوں پر گاڑی دوڑاتا رہا۔۔۔ وہ جِسے دیکھنے کو ترس گیا تھا چند منٹ کا دیدار کرا کر۔۔۔ نا جانے کہاں چلی گئی تھی۔۔۔ فارہ۔۔۔۔ فارہ۔۔۔ کہاں ہو تم پلیز ایک بار۔۔۔ بس ایک بار۔۔۔ میرے پاس آ جاؤ۔۔۔ خدا کی قسم۔۔۔ فارہ تمہیں کبھی اوف بھی نہیں کہوں گا۔۔۔ بس ایک بار۔۔۔۔۔ سٹئیر نگ پر سر رکھے اونچی آواز میں روتے ہوئے یہی باتیں دہراتا رہا ساری رات۔۔۔۔۔ صبح فجر کے وقت گھر داخل ہوا۔۔۔ مسز سکندر جو اُسی کے انتظار میں تھیں فوراً عائش کی جانب لپکی۔۔۔۔۔۔۔

کہاں تھے تم ساری رات اور یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔۔؟؟۔۔۔ وہ پریشان ہوا ٹھی

ماں پلیز۔۔۔۔۔ مجھے روم میں جانے دیں آپکی کسی بات کا جواب نہیں ہے میرے پاس پلیز ز ز ز ز۔۔۔۔ وہ ملتجی ہوا

ٹھیک ہے جاؤ۔۔۔۔۔ مسز سکندر نے بھاری دل کے ساتھ اجازت دی

عائش نے روم میں آتے ہی سیگرٹ، لائٹر اُٹھایا اور دھڑا دھڑ سیگرٹ پر سیگرٹ ختم کرنا شروع کر دی۔۔۔ یہاں تک کہ ساری ڈبیاں ختم کر چکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فارہ، داؤد کو تو مطمعین کر چکی تھی پر خود کا دل قابو میں نہیں آرہا تھا۔۔۔۔۔۔اُس نے

داؤد سے سجاد ہاؤس جانے کی اجازت لی اور اب پچھلے دو دن سے یہاں تھی

اسوقت وہ ٹیرس پر کھڑی تھی۔۔۔اس دشمنِ جاں کی ایک جھلک نے ہی سارے

بنائے بندھوں کو توڑ دیا تھا۔۔۔۔۔وہ کیا کرتی۔۔۔ بلکل بے بس ہو چکی

تھی۔۔۔میں تو سمجھی تھی۔۔۔۔کہ تمہیں بھول چکی ہوں پر

تم۔۔۔۔۔۔۔۔آنسو پونچھے

اب۔۔۔اب تو سکون سے رہنے دو۔۔۔کیوں پھر سے آ گئے ہو عائش۔۔۔ کیا بگاڑا ہے

میں نے تمہارا جسکی سزا ختم نہیں ہو رہی۔۔۔خدا کے لیے عائش میرے دل و دماغ

سے نکل جاؤ۔۔۔ نکل جاؤ۔۔۔وہ روتی ہوئی زمین پر بیٹھ گئی

دل کی بھڑاس آنسوؤں کے ذریعے نکال کر وہ اٹھی۔۔۔وضو کیا اور جائے نماز پر بیٹھ

گئی۔۔۔اب وہ اپنے رب کے حضور سجدہ ریز تھی

یا میرے مالک۔۔۔مجھے معاف کر دے میرے گناہوں کو بخش دے۔۔۔میرے

مولا۔۔۔۔میں کسی کی بیوی ہوں۔۔۔۔اپنے وجود میں اپنے شوہر کی نشانی پال رہی

ہوں۔۔۔میرے مالک۔۔میرے دل کو بھی میرے شوہر کی محبت سے آباد کر

www.neweramagazine.com

دے۔۔۔وہ شخص میرے مقدر میں نہیں۔۔۔میرے رب مجھے اُسکو بھولنے کی

توفیق دے دے۔۔۔میرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ سجدے کی حالت میں ہچکیوں میں

روتے ہوئے اپنے رب سے اپنے دل کی آزادی کی بھیک مانگ رہی تھی۔۔۔

سجاد ہاؤس میں سنڈے کے دن دیر سے ناشتہ کیا جاتا تھا

اسلیئے آج سب لیٹ اُٹھے تھے اور اس وقت ڈائنگ ٹیبل کی رونق بڑھا رہے تھے

فارہ بھی یہیں تھی۔۔۔سب خوش گپیوں کے درمیان ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔کہ فون

کی گھنٹی بجی۔۔۔۔۔فارہ کے ہاتھ سے چائے چھلکی۔۔۔

سنبھل کے فارہ بیٹا ہاتھ پر مت گرالینا۔۔۔۔راحیلہ فکر مند ہوئیں

میں دیکھتا ہوں۔۔۔فائز فون کی جانب بڑھا۔۔۔فارہ بھائی کی طرف ہی دیکھ رہی تھی

اُسکا دل ناجانے کیوں دھڑکنے لگا تھا کہ۔۔۔۔۔۔۔

فائز عجلت میں فون سن کر آیا۔۔۔۔۔۔ڈیڈ۔۔۔ہمیں ہوسپٹل چلنا ہے جلدی کریں

کیا ہوا فائز کس کا فون تھا۔؟؟۔۔راحیلہ نے دل پر ہاتھ رکھا

ماں۔۔۔۔وہ۔۔۔فائز نے ایک نظر بہن کی بدلتی رنگت پر ڈالی اور آہستگی سے بولا۔۔۔

داؤد کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے۔۔۔۔

کیا۔۔۔کب۔۔۔۔کہاں۔۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سب اپنی اپنی بولیاں بولنے لگے

فارہ خاموش تھی یوں جیسے۔۔۔وہاں ہو ہی نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فارہ

۔۔۔۔۔۔فارہ۔۔۔چلو۔۔۔فائز کہہ رہے ہیں جلدی کرو ہمیں ہوسپٹل جانا ہے۔۔رمشا نے اُسے ہلایا

بھا۔۔۔بھی۔۔۔۔۔دا۔۔۔۔۔۔داؤد

وہ ٹھیک ہو گا ان شاءاللہ۔۔۔۔۔تم اٹھو۔۔۔۔چلیں

رمشا نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور باہر کی جانب بڑھی۔۔۔فارہ بھی اُسکے ساتھ ہی گھسیٹی چلی گئی

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نن۔۔۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا

داؤد۔۔۔آپ نہیں جا سکتے مجھے چھوڑ کر۔۔۔۔۔ہمارا بچہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

امّی ی ی امّی۔۔۔۔۔۔۔فارہ چلا رہی تھی۔۔۔رو رہی تھی وہ حواسوں میں نہیں

تھی۔۔۔جب سے داؤد کی ڈیڈ باڈی گھر آئی تھی فارہ مسلسل یہی الفاظ دہرا رہی تھی

ڈاکٹر کو بلایا گیا جو اُسے سکون آور انجیکشن دے کر چلا گیا

ہر آنکھ اشک بار تھی۔۔۔۔ہر دل دکھی تھا۔۔۔۔یہ کیا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور کتنی

اذیتیں لکھیں تھیں سجاد ہاؤس کے مکینوں کے نصیب میں۔۔۔۔۔۔

فارہ کو ہوش آیا تو وہ بیڈ پر تھی۔۔۔۔اکیلی۔۔۔۔داؤد نہیں تھا اُسکے

ساتھ۔۔۔۔۔داؤد۔۔۔۔فارہ کے منہ سے سسکاری نکلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ سسکنے لگی

اُسکی قسمت پھر سے دغا دے گئی تھی۔۔۔۔وہ پھر سے لُٹ چکی

تھی۔۔۔۔۔۔۔۔آہ۔۔۔۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔قسمت

فارہ لٹی پٹی سی ایک بار پھر سجاد ہاؤس واپس آگئی تھی

اسُے یہاں آئے ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔۔۔۔مگر زخم ابھی بھی تازہ تھا

سجاد صاحب بلکل خاموش ہو چکے تھے۔۔۔سب نے اُن سے بات کرنے کی کوشش

کی مگر وہ داؤد کے جنازے کے بعد سے اب تک ایک لفظ نہیں بولے تھے

اور اس خاموشی کا نتیجہ ہارٹ اٹیک کی صورت سامنے آیا

ابھی تو وہاں کے مکین ایک دکھ سے نہ سنبھلے کے دوسری افتاد آ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دکھ شاید اُس گھر کا راستہ دیکھ چکے تھے

۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سب آئی سی یو کے باہر تھے۔۔۔ڈاکٹرز نے سیریس کنڈیشن بتائی تھی اور دعا کا کہا تھا

دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر آیا۔۔۔۔۔ مسٹر فائز۔۔۔ہُواز مس فارہ۔۔۔۔

مائی سسٹر۔۔۔۔۔۔وہ جلدی سے بولا

او-کے۔۔۔۔۔۔۔سجاد صاحب۔۔۔۔۔مس فارہ اور سکندر صاحب سے ملنا چاہتے

ہیں

اسلیے زرا جلدی بُلوا لیں۔۔۔

جی۔۔۔میں۔۔۔بُلواتا ہوں

سکندر تو وہیں تھے مگر فارہ گھر تھی اس لیے رامش کو بھیجا گیا فارہ اور رمشا کو لینے کے

لیے۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد۔۔۔فارہ اور سکندر صاحب آئی سی یو میں

تھے۔۔۔سجاد کے پاس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ مختلف مشینوں میں جکڑے ہوئے تھے

فارہ کا دل بند ہو رہا تھا باپ کو اس حالت میں دیکھ کر وہ خاموشی سے آنسو بہا رہی تھی

بولنے کی ہمت ہی نہ تھی

سکندر صاحب کی حالت بھی کچھ مختلف نہ تھی وہ بھی چھوٹے بھائی کو اس حالت میں

دیکھ نہیں پا رہے تھے۔۔۔فا۔۔۔۔فارہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔سجاد۔۔۔۔۔۔۔۔فارہ کا ہاتھ

پکڑنا چاہ رہے تھے

فارہ نے جلدی سے تقلید کی اور اپنا ہاتھ پکڑا دیا

انہوں نے اُسکا ہاتھ تھاما اور سکندر صاحب کی طرف بڑھایا

بھا۔۔۔بھائی صاحب۔۔۔۔۔۔میری۔۔۔۔۔۔۔بیٹی۔۔۔۔۔۔۔۔کا۔۔۔۔خیال

۔۔۔۔رکھیے

۔۔۔۔گا۔۔۔۔۔۔۔۔اسے۔۔۔۔۔۔اللہ۔۔۔۔۔۔۔کے۔۔۔۔بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آ

پ۔۔۔۔۔۔۔کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سپُرد کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

انہوں نے اٹک اٹک کر بات مکمل کی۔۔۔۔۔ان کا سانس اکھڑ چکا تھا۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔بابا۔۔۔۔۔۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔بابا۔۔۔۔۔۔۔۔فارہ چلا رہی تھی

ڈاکٹرز فوراً اانیٹر ہوئے۔۔۔۔انہوں نے فارہ اور، سکندر صاحب کو باہر بھیجا۔۔۔۔

اور دس منٹ بعد خود بھی باہر آئے

فائز فوراً لپکا۔۔۔۔

ڈاکٹر نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھا اور مدھم سرگوشی کی۔۔۔

ہی از نو مور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹھیک دس دن بعد سجاد ہاوس پر دوسری قیامت ٹوٹی تھی۔۔۔۔ فارہ پہلے دھچکے سے نہ سنبھلی تھی کہ دوسرا رشتہ بھی ساتھ چھوڑ گیا تھا۔۔ طرح طرح کی بولیاں تھی ہر طرف۔۔۔۔۔۔۔ بیچاری کی پہلی طلاق ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔ اور دوسری شادی سے بیوہ اور اب باپ بھی چلا گیا۔۔۔۔ کیا قسمت پائی ہے بیچاری نے۔۔۔۔۔۔۔

وہاں موجود ہر عورت کے منہ پر یہ ہی کہانی تھی۔۔۔۔ وہ افسوس کم اور نمک پاشی زیادہ کر رہیں تھیں۔۔۔۔۔ فارہ وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔۔ اسکے کانوں میں یہی فقرے گردش کر رہے تھے

یہ طلاق یافتہ ہے۔۔۔۔۔۔۔

یہ بیوہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ یتیم ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بھاگ جانا چاہتی تھی کسی ایسی جگہ جہاں کوئی ذی روح نہ ہو۔۔۔ جہاں کوئی آواز نہ سنائی دے۔۔۔ جہاں وہ اکیلی ہو اور تنہائی ہو۔۔۔۔۔ اسی مقصد کو پورا کرنے کے لیے وہ اٹھی اور باہر کی جانب بڑھی۔۔۔۔ فارہ ارد گرد دیکھے بغیر ناک کی سیدھ میں چلتی جارہی تھی۔۔۔۔۔۔ وہ گیٹ سے باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔ لان میں موجود لوگوں میں سے کسی نے نہیں دیکھا تھا۔۔۔ رمشا راحیلہ بیگم کو سنبھال رہی تھی جو بلکل حواس میں نہ تھیں۔۔۔ تو فارہ کو کون دیکھتا۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عائش قبرستان سے واپس سجاد ہاؤس آرہا تھا کے گھر سے کچھ فاصلے پر لوگوں کا ہجوم دیکھا۔۔۔۔۔۔ گاڑی آگے لے جانا مشکل تھا اس نے گاڑی سائیڈ پر پارک کی اور باہر نکلا۔۔۔۔۔۔ وہ آگے آیا اور وہاں کھڑے آدمی سے پوچھا۔۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے یہاں۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟

کوئی لڑکی بے ہوش پڑی ہے۔۔۔ پتہ نہیں کونسی قیامت ٹوٹی ہے بیچاری پر۔۔۔۔۔۔۔ وہ افسوس کررہا تھا لڑکی کی حالت پر

عائش آدمی کی بات سن کر آگے بڑھا ہجوم کو چیرتا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہاں موجود لوگ صرف نظارہ لے رہے تھے کوئی بھی اس لڑکی کو ہوسپیٹل لے جانے کو تیار نہ تھا عائش اسی مقصد سے بڑھا تھا کہ ہوسپٹل لے جا سکے۔۔۔۔مگر وہاں فارہ کو گرے دیکھ اُس کے اپنے اوسان خطا ہو چکے تھے

وہ جلدی سے زمین پر بیٹھا۔۔فارہ۔۔۔۔۔فارہ۔۔۔۔۔ہوش۔۔۔ہوش میں آؤ فارہ۔۔۔عائش اسکے منہ کو تھپک رہا تھا

مگر دوسری جانب خاموشی ہی رہی۔۔۔۔۔۔عائش نے فائز کا نمبر ڈائل کیا وہ بند تھا ۔۔۔پھر رامش کا۔۔۔۔وہ بھی اویلیبل نہیں تھا

عائش نے فارہ کو بازوؤں میں اٹھایا اور گاڑی کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔۔وہ ہوسپٹل جا رہا تھا

آئی ایم سوری ٹو سیے۔۔۔آپکی مسز کو نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا جس کی وجہ سے اُن کا مس کیرج ہو گیا ہے۔۔۔آپکو احتیاط کرنی چاہیے تھی۔۔۔اُنکی کنڈیشن بہت مشکل سے سنبھلی ہے۔۔۔آئندہ کیئرفل رہیے گا۔۔۔کچھ دیر میں اُنکو روم میں شفٹ کر

دیا جائے گا ہوش میں آنے پر آپ مل سکتے ہیں۔۔ڈاکٹر نے رسمی گفتگو کی اور چلا گیا۔۔۔عائش نے بھی غلط فہمی دور نہ کی کہ وہ پیشنٹ کا ہزبینڈ نہیں۔۔۔۔۔۔وہ تو لفظ مس کیرج پر اڑا ہوا تھا۔۔۔تو کیا فارہ ماں بننے والی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟؟

ایک ہفتے بعد فارہ کی حالت کے پیش نظر ڈسچارج کر دیا گیا تھا

وہ بلکل خاموش ہو چکی تھی۔۔۔۔کوئی پوچھتا تو جواب دیتی ورنہ گھنٹوں ایسے ہی گزار دیتی

کسی چیز کا ہوش نہ تھا۔۔۔۔۔۔نہ کھانے پینے کا۔۔۔۔نہ پہنے اوڑھنے کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس مشکل وقت میں رمشا ہی سنبھال رہی تھی سب کو۔۔۔۔وہ بلکل گھن چکر بن چکی تھی۔۔۔۔لیکن مشکل وقت بھی گزر ہی جاتا ہے اور گزرتا وقت ہی زخموں کے لیے مرہم کا کام کرتا ہے

راحیلہ بیگم بیٹی کی خاطر بہت سنبھال چکیں تھیں خود کو۔۔۔۔۔اب وہ فارہ کو بھی

سنبھال رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔

سب فارہ کا بہت خیال رکھتے تھے۔۔۔۔۔۔فارہ بھی آہستہ آہستہ زندگی کی طرف لوٹ رہی تھی۔۔۔اتنا کچھ گنوا کے بھی وہ زندہ تھی۔۔۔تو ضرور قدرت کی کوئی مصلحت تھی۔۔۔۔۔۔۔بے شک اللہ کے ہر کام میں بہتری پوشیدہ ہوتی ہے۔۔۔

عائش فارہ کے سنبھلنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔وہ اس سے ملنا چاہ رہا تھا اور اسی مقصد کے لیے وہ ماں کے پاس آیا تھا

ماں۔۔۔۔۔۔مجھے فارہ سے ملنا ہے۔۔۔میں ملنا چاہتا ہوں اُس سے۔۔۔۔پلیز آپ چچی سے بات کریں

عائش کچھ دن رُک جاؤ اور۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ممی۔۔۔۔پلیز۔۔۔۔۔اور نہیں۔۔۔وہ ملتجی ہوا

اچھا کرتی ہوں بات لیکن اگر راحیلہ نے منع کر دیا تو پھر دوبارہ ضدمت کرنا نہیں کروں گا۔۔۔۔۔۔وہ جانتا تھا کہ چچی ہر گز منع نہیں کریں گی کیونکہ وہ چچی کو منا چکا تھا چچا کی موجوگی میں ہی اُن کی ہیلپ کے ساتھ۔۔۔۔۔عائش سجاد کے اعلٰی ظرف کا

گرویدہ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

راحیلہ بیگم کی اجازت پا کر آج عائش سجاد ہاؤس آیا تھا۔۔۔فارہ سے ملنے

ملازمہ نے فارہ کو اطلاع دی تھی کہ آپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔۔۔ڈرائنگ روم

میں۔۔۔۔۔

کون آیا ہے یہ نہیں بتایا تھا۔۔۔۔

فارہ کچھ دیر بعد ڈرائنگ روم میں تھی مگر وہاں عائش کو دیکھ کر ساکت ہو گئی۔۔۔

اب کیا کرنے آیا ہے یہ شخص۔۔۔۔میری بے بسی کا تماشہ دیکھنے یا پھر مجھے یہ بتانے

کے میں اس قابل نہیں کہ کوئی مرد زیادہ دیر میرا ساتھ نبھا سکے۔۔۔۔۔۔۔

عائش۔۔۔فارہ کو ساکت دیکھ کر ہچکچایا

لیکن بات تو شروع کرنی ہی تھی

کیسی ہو۔۔۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟ مدھم آواز میں پوچھا گیا

فارہ کو لگا وہ ابھی گر جائے گی اس لیے مضبوطی سی صوفے کو پکڑا۔۔۔۔۔۔۔۔کیوں

۔۔۔۔۔کیوں آئے ہیں یہاں۔۔۔۔۔؟؟؟کپکپاتی آواز سے پوچھا۔۔۔

فارہ بیٹھ جاو۔۔۔۔۔۔عائش کو لگ رہا تھا وہ اب گری کہ تب۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔کیوں آئے ہو یہاں۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟

اگر یہ دیکھنے آئے ہو کہ میں تمہاری جدائی میں مر رہی ہوں تو یہ بھول ہے تمہاری

۔۔۔۔۔۔۔۔اور اگر یہ دیکھنا چاہتے ہو کہ ایک بار پھر سے اُجڑ کر کیسی لگ رہی ہوں تو

دیکھ لو۔۔۔۔۔جی بھر کر۔۔۔تاکہ کوئی حسرت نہ رہے تمہیں

فارہ غصے اور بے بسی سے آپ سے تم پر آگئی تھی۔۔۔۔

مم۔۔۔۔میں تم سے معافی مانگنے آیا ہوں۔۔۔فارہ

معافی۔۔۔۔۔۔معافی کیسی۔۔۔۔۔؟؟؟؟وہ استہزایہ ہوئی

فارہ۔۔۔۔۔۔میں شرمندہ ہوں۔۔۔۔۔۔۔وہ سر جھکائے ہلکی آواز میں بات کر رہا

تھا اور فارہ ہر بات اُس کے جھکے سر کو دیکھ کر کر رہی تھی

میں نے معاف کیا۔۔۔۔۔تمہیں۔۔۔۔۔عائش سکندر

جاؤ اور دوبارہ کبھی میرے سامنے مت آنا۔۔۔۔میں ہاتھ جوڑتی ہوں تمہارے آگے

۔۔۔۔فارہ نے واقعی ہاتھ جوڑ دیے۔۔۔.آنسو ایک تواتر سے جاری تھے

عائش کے لیے اُسے روتے دیکھنا اور وہاں مزید کھڑے رہنا مشکل ہو گیا۔۔۔وہ سائیڈ

سے ہو کر نکلتا چلا گیا

فارہ وہیں زمین پر بیٹھتی سسک اُٹھی۔۔۔احساس بھی کب ہوا تمہیں عائش سکندر جب سب کچھ لُٹ چکا۔۔۔۔۔۔۔

""درد کی دل پہ حکومت تھی کہاں تھا اس وقت۔۔۔۔

جب مجھے تیری ضرورت تھی کہاں تھا اس وقت۔۔۔۔۔۔

موت کے سکھ میں چلا آیا مجھے دیکھنے کو۔۔۔۔۔

زندہ رہنے کی مصیبت تھی کہاں تھا اس وقت۔۔۔۔

دل کے دریاؤں میں ریت ہے صحراؤں کی

جب مجھے تیری ضرورے تھی کہاں تھا اس وقت""

زندگی یوں ہی رواں دواں تھی۔۔۔وقت گزرتا جارہا تھا۔۔۔۔زخم مندمل ہوتے جا رہے تھے۔۔۔۔سب اپنے مداروں کے گرد حرکت کرتے ہوئے زندگی کے دن گزار رہے تھے۔۔۔فارہ نے خود کو مصروف کرنے کے لیے سکول جاب کر لی تھی۔۔۔۔اسلیئے زندگی سہل ہو گئی تھی وہ کافی حد تک اپنے غموں سے چھٹکارہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔۔وہ خوش تھی سکول کے بچوں کے ساتھ وقت

گزار کر۔۔۔۔۔زندگی کا مقصد مل گیا تھا اُسے۔۔۔۔۔۔وہ مگن سی ہو گئی تھی اپنی روٹین میں۔۔۔۔۔۔ مگر راحیلہ بیگم کو بیٹی کی ویران زندگی تکلیف دیتی تھی۔۔۔اُنکی بیٹی نے اتنی کم عمری میں بڑے بڑے دکھ جھیلے تھے۔۔ مگر اوف تک نہیں کیا۔۔۔۔۔وہ صابر و شاکر رہنے والی لڑکی تھی۔۔۔۔۔راحیلہ خدا کے حضور دعا گو تھیں کہ انکی بیٹی کو اُس کے صبر کا پھل مل جائے۔۔وہ اٹھتے بیٹھتے یہی دعا مانگتیں۔۔۔۔۔۔اور بے شک اللہ ماں کے دل سے نکلی دعا رد نہیں کرتا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

داؤد اور سجاد صاحب کی پہلی برسی گزرنے کے ڈیڑھ ماہ بعد رمشا نے گول مٹول سے بیٹے کو جنم دیا تھا۔۔۔۔۔۔سجاد ہاؤس میں برسوں بعد خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔سب خوش تھے اس بڑی خوشخبری پر۔۔۔۔۔آیت کے تو پاؤں ہی زمین پر نہیں ٹک رہے تھے آخر کو فرمائش جو پوری ہو گئی تھی بھائی کی۔۔۔اب میں اپنی فرینڈز کو خوب جیلس کروں گی وہ ارادہ کر چکی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بھابھی یہ تو مجھ پر گیا ہے۔۔۔۔۔فارہ نے رائے

دی

کس طرف سے۔۔۔رائٹ سائیڈ یا لیفٹ سائید سے۔۔۔۔فائز نے بہن کو چھیڑا

ہر طرف سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اترائی

آاااہہھم۔۔۔۔۔۔بلکل بھئی۔۔۔آپ پر ہی گیا ہے اس لیے نام بھی آپ ہی ڈیسائیڈ

کروگی

رئیلی بھائی۔۔۔۔۔۔وہ خوشی سے اچھلی

رئیلی بھائی کی جان۔۔۔۔۔فائز نے اُسکا سر تھپکا

او۔کے میں سوچتی ہوں۔۔۔وہ تھوڑی پر انگلی رکھ کر سوچنے لگی.سب اُسکی حرکت پر

مسکرادیے..فارہ نے کافی غوروخوض کے بعد نام ڈیسائیڈ کیا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عبدل ہادی۔۔۔۔۔۔۔

سب کو پسند آیا اور یہی نام فائنل کر دیا گیا

فارہ۔۔۔۔۔

جی امی۔۔۔۔

تمہارے تایا تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔جاؤ سُن لو جا کر. سکندر صاحب اور مسز سکندر آج خاص مقصد سے آئے تھے

وہ راحیلہ بیگم سے پہلے ہی بات کر چکے تھے مگر فائز نہیں مانا تھا۔۔۔پر راحیلہ نے تھوڑا بہت پریشرائز کر کے منالیا تھا۔۔۔فائز کی شرط تھی کہ فارہ سے کوئی زبردستی نہیں کرے گا اگر وہ راضی ہو تو پھر مجھے بھی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔فائز کی شرط پر ہی سکندر صاحب فارہ سے بات کرنے آئے تھے۔۔۔

تایا ابو بُلوایا آپ نے۔۔فارہ لاؤنج میں آئی تھی

فارہ بیٹا۔۔۔یہاں آکر بیٹھو میرے پاس۔۔۔انہوں نے اپنے قریب صوفے کیطرف اشارہ کیا۔۔

مسز سکندر تنہائی فراہم کر کے باہر جا چکی تھیں۔۔۔۔

فارہ۔۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔وہ سر جھکائے بولی

فارہ بیٹا مجھے اپنا باپ مانتی ہو ناں۔۔۔

جی۔۔۔۔۔فارہ حیران ہوئی اس بات پر

تو پھر بیٹا۔۔۔۔اچھی بیٹیوں کی طرح میرا ایک فیصلہ مانو گی۔۔۔۔۔

تایا ابو کیسی بات کر رہے ہیں آپ۔۔۔آپ کی ہر بات میرے لیے حکم کا درجہ رکھتی ہے

نہیں میری جان۔۔۔ حکم نہیں۔۔۔ریکوسٹ ہے تم سے۔۔۔۔

کہیں۔۔۔میں سن رہی ہوں۔۔۔اندر ہی اندر وہ ڈر بھی رہی تھی پتہ نہیں کیا بات ہے۔۔۔؟؟؟؟

فارہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ رُکے

بیٹا۔۔۔۔۔۔سجاد تمہیں خدا کے بعد میرے حوالے کر کے گیا تھا۔۔۔یاد ہے ناں

کیسے بھول سکتی ہوں تایا ابو۔۔۔۔وہ بابا کی آخری بات تھی جو جاتے ہوئے انہوں نے مجھ سے کی۔۔۔۔وہ رو پڑی.. سکندر نے اُسے سینے سے لگا لیا۔۔۔۔فارہ دل ہلکا کر کے الگ ہوئی۔۔۔۔میں نے آپ کو بھی افسردہ کر دیا۔۔۔۔سوری

نہیں بیٹا۔۔۔بس۔۔۔۔وہ خاموش ہوئے

تایا ابو آپ کریں بات۔۔۔۔

فارہ بیٹا۔۔۔میں تمہاری شادی کرنا چاہتا ہوں

فارہ کو اسی بات کا ڈر تھا اور وہ ہی ہوا

دیکھو بیٹا سجاد جا چکا ہے۔۔میں آج ہوں کل نہیں رہوں گا اس لیے چاہتا ہوں کے

تمھیں مضبوط ہاتھوں میں کر جاؤں تاکہ سجاد کو مجھ سے کوئی شکایت نہ ہو۔۔۔۔۔وہ

رُکے

تم کیا کہتی ہو۔۔۔۔؟؟؟؟

سارے راستے بند کر کے پوچھ رہے تھے کیا کہتی ہو۔؟فارہ خاموش رہی

فارہ۔۔۔۔۔

تایا ابو جیسے آپ کی مرضی۔۔۔انکار کا لفظ تو شاید فارہ کی ڈکشنری میں تھا ہی

نہیں۔۔۔ہر بات پر سر جھادینا ہی اُسکا وتیرا تھا

فارہ بیٹا مجھے یقین ہے تم میرے انتخاب کو قبول کروگی۔۔۔وہ مسکرائے

جی۔۔۔فارہ نے سر ہلادیا

میں نے تمہارے لیے عائش کا انتخاب کیا ہے۔۔۔فارہ کے سر پر دھماکا

ہوا..عائش۔۔۔عائش سکندر۔۔۔؟؟؟یہ کیا کہہ دیا آپ نے۔۔۔۔وہ دل میں

ہمکلام تھی

میں جانتا ہوں یہ مشکل ہے تمہارے لیے پر صرف ایک بار۔۔۔آخری بار

۔۔۔میرا فیصلہ اس یقین کے ساتھ قبول کرلو کے اب کچھ غلط نہیں ہوگا۔۔۔ان شا

اللہ۔۔۔وہ یقین سے بولے

فارہ کی خاموشی دیکھ کر وہ پریشان ہوئے

فارہ۔۔۔بیٹا

جج۔۔۔جی۔۔۔وہ چونکی

کیا ہوا بیٹا۔۔۔؟؟انہوں نے سر پر ہاتھ رکھا

مجھے آپ کا فیصلہ قبول ہے۔۔۔۔فارہ نے خود

کو کہتے سنا۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔اس وقت عائش سکندر کے بیڈروم میں اُس کی بیوی بنے بیٹھی تھی...لائٹ پنک کلر کی فراک میں وہ پرستان کی پری ہی معلوم ہو رہی تھی.. مگر اس کے دل میں نہ تو کوئی خوشی تھی اور نہ ہی کوئی ارمان۔۔۔۔وہ خالی دل۔۔۔خالی دماغ لیے بیٹھی تھی عائش کب کمرے میں آیا۔۔۔کب اُس کے پاس بیڈ پر بیٹھا۔۔۔فارہ کو کچھ پتہ نہ چلا چونکی تو تب۔۔۔جب اپنے ہاتھ کو کسی اور ہاتھ میں قید پایا...وہ ہوش میں آکر ایک دم ہاتھ چھڑوا کر کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔

وہ کوئی کٹھ پتلی نہیں تھی کہ جب چاہا استعمال کر لیا۔۔۔جب چاہا پھینک دیا۔۔۔اور دل

کے کہنے پر پھر سے استعمال کے لیے حاصل کر لیا۔۔۔وہ جیتی جاگتی انسان تھی۔۔اُسکی بھی مرضی تھی۔۔۔اُسکا بھی دل تھا

فارہ کیا ہوا۔۔۔؟؟؟

میرے پاس آپ کو دینے کو کچھ نہیں ہے عائش اس لیے مجھ پر ترس کھائیے۔۔۔میں بھی آپکی طرح سانس لیتی انسان ہوں۔۔۔میری بھی خواہشات ہیں۔۔میرے بھی خواب ہیں۔۔۔اس لیے مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں

میں آتو گئی ہوں وہ بھی اس لیے کہ مجھ جیسی لڑکی کو اب کم از کم کوئی تیسرا مرد ہر گز برداشت نہ کرتا۔۔۔

دو مردوں کی برتی ہوئی عورت کو کون برداشت کر سکتا ہے بھلا۔۔۔وہ استہزایا ہنسی

فارہ پلیز۔۔۔تمہاری باتیں مجھے تکلیف دے رہیں ہیں۔۔۔تم سے کوئی زبردستی نہیں ہو گی تمہیں جتنا وقت چاہیے تم لے سکتی ہو مگر خدارا دوبارہ خود کے لیے اتنے گرے ہوئے الفاظ مت استعمال کرنا۔۔۔تم کیا ہو۔۔؟؟؟۔۔یہ میرا دل جانتا ہے۔۔۔میں جانتا ہوں۔۔۔کوئی کیا کہتا ہے کیا سوچتا ہے مجھ اس بات سے کوئی سروکار نہیں اور تمہیں بھی نہیں ہونا چاہیے۔۔۔

تم یہاں رہو جب تک چاہے رہو اپنی مرضی سے

میں ہر قدم۔۔۔ہر سانس کیساتھ تمہارا منتظر رہوں گا..بس ایک زرا سی آواز دے لینا۔۔۔مجھے اپنے قریب پاؤ گی..عائش بھاری گھمبیر آواز میں فارہ کے اندر روح پھونک رہا تھا

فارہ یہی تو سُننا چاہتی تھی مگر اب نہیں تب جب یہ سب سننے کی خواہش تھی

فارہ۔۔۔وہ پاس آیا۔۔ایک۔۔۔ایک وعدہ چاہیے۔۔وہ ہچکچاتا ہوا بولا

فارہ کی سوالیہ نظریں اُٹھیں

فارہ۔۔۔میں مرتے دم تک تمہارا انتظار کرنے کو تیار ہوں مگر۔۔۔۔۔۔وہ رُکا۔۔فارہ تم پلٹنے میں ہچکچاؤ گی نہیں۔۔جب کبھی تمہیں لگے کہ تم تھک چکی ہو تو اپنی تھکن مجھے سونپنے میں دیر مت لگانا میری طرح۔۔۔وہ سانس لینے کو رُکا۔۔فارہ۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔میں تم سے بہت محبت کرنے لگا ہوں اتنی کہ اتنا خود کو نہیں سوچا جتنا تمہیں سوچا ہے،،۔چاہا ہے۔۔اور مجھے اپنی چاہت پر پورا یقین ہے۔۔وہ کس قدر یقین سے کہہ رہا تھا یہ سب۔۔۔

فارہ حیران تھی اُسکی ہمت پر۔۔۔مگر چپ رہی اسی میں بہتری تھی۔۔۔۔

""""یہی بہت ہے کے تُو نے پلٹ کر دیکھ لیا

یہ لطف بھی میری امید سے زیادہ ہے""""

سات سال بعد۔۔۔۔۔۔۔۔👉👉👉

سکندر وِلا کا گیٹ کھلا۔۔۔اور عائش اپنی گاڑی اندر لے گیا۔۔۔۔ابھی وہ گاڑی سے نکلا ہی تھا کہ

لان میں کھیلتی اُسکی دونوں بیٹیاں (پرہ اور پریسہ) کھیل ادھورا چھوڑ کر باپ کی جانب بھاگیں۔۔عائش نے گھٹناز مین پر ٹیک کر بانہیں پھیلائیں۔۔۔وہ دونوں آگے پیچھے آ کر باپ کی بانہوں میں سمائیں۔۔۔۔عائش نے باری باری دونوں کے گلابی پھولے پھولے گال چومے۔۔۔۔جواب میں انہوں نے بھی باپ کی دائیں، بائیں گال چومی۔۔۔اپنا کوٹا پورا کر کے وہ واپس فٹبال کی طرف بھاگیں۔۔۔۔عائش مسکراتا ہوا آگے بڑھا

اسلام و علیکم۔۔۔بیوٹیفل لیڈیز۔۔۔۔۔

کین چیئر ز پر بیٹھیں ماں اور بیوی کو چھیڑا

آج تم جلدی نہیں آ گئے۔۔۔۔مسز سکندر نے جاننے کے باوجود پوچھا۔۔۔وہ

مسکرایا۔۔۔آفس میں دل نہیں لگ رہا تھا اسی لیے۔۔۔رٹا رٹایا جواب آیا

وہ مسکرائیں بیٹے کی بے تابی پر۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔۔؟؟؟

عائش جانتا تھا جان بھوج کر تنگ کر رہیں ہیں اس لیے شوخی سے بولا

ڈئیر لیڈی۔۔۔۔میرا دل، جگر، پھیپھڑا۔۔سب تو آپ کے ارد گرد ہوتا ہے

اسلیے۔۔۔ساتھ ہی بیوی کو آنکھ ماری

وہ جھینپی۔۔۔۔۔

وہ ہنسیں جواب سن کر۔۔۔اچھا فریش ہو آؤ پھر چائے پیتے ہیں۔۔تب تک سکندر بھی آ

جائیں گے۔۔۔۔۔۔

او-کے موم۔۔۔۔ماں کی گال سے گال مَس کیا۔۔۔۔اور بیوی کو ہوائی کس دی ہمیشہ

کی طرح۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نظریں جھکا گئی

عائش کی رنگ گھماتا، سیٹی پر دھن بجاتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔۔

جاؤ۔۔۔۔فارہ بیٹا۔۔۔ورنہ شور مچائے گا۔۔۔مسز سکندر مسکراتیں ہوئیں پاس بیٹھی

فارہ سے مخاطب ہوئیں

جی۔۔۔۔۔۔۔فارہ اپنے بھاری بھر کم وجود کو سنبھالتی اُٹھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احتیاط سے جانا بیٹا۔۔۔نصیحت ہوئی

جی۔۔۔۔۔فارہ آہستگی سے چلتی ہوئی اندر بڑھی

فارہ کو سیڑھیوں کے پاس اپنی کمر پر ہاتھوں کا احساس ہوا۔۔وہ مڑی

عائش۔۔۔۔۔۔۔

جی جانِ عائش۔۔۔لگاوٹ سے کہا گیا

ہاتھ ہٹائیں میں خود چڑھوں گی سٹیئرز۔۔۔

اوہ کم آن فارہ۔۔۔کتنی دفعہ منع کیا ہے اس کنڈیشن میں اوپر نیچے کے چکر مت لگایا

کرو۔۔۔وہ فکر مند ہوا

اتنی فکر ہے تو لفٹ لگوادیں۔۔چڑچڑا جواب آیا

جو حکم جناب۔۔۔وہ جھکا

اچھا بس۔۔۔اب کمرے میں جانا ہے یا نہیں۔۔۔

چلیں ملکہِ جان۔۔۔پُراثر انداز میں کہا گیا

فارہ ایک ایک سٹیپ اٹھاتی سیڑھیاں چڑھ گئی۔۔۔۔۔

وہ عائش کے کپڑے نکل رہی تھی جب عائش نے پھر سے اُسکے گرد گھیرا ڈالا۔۔۔تم

اس حالت میں واقعی حسین ہو جاتی ہو یا پھر مجھے ہی لگتی ہو۔۔۔پیار سے پوچھا

عائش۔۔دو بیٹیوں کے باپ ہیں۔۔اور تیسرا بے بی آرہا ہے ہمارا۔۔۔آپ ابھی بھی

پہلی بار کی طرح ری ایکٹ کرتے ہیں

تیسری بار ہی سہی۔۔۔پر بے بی تو نیا آرہاناں۔۔۔گال پر بوسہ لیا

فارہ جھینپی۔۔۔اچھا ہٹیں کپڑے تو نکالنے دیں۔۔۔وہ منمنائی

ہر روز کہتا ہوں میرے آنے سے پہلے کیا کرو یہ سب۔۔۔جب میں آؤں تو صرف

میرے آس پاس رہا کرو۔۔۔وہ وارفتگی سے دیکھ رہا تھا اُسے

عائش پلیز۔۔۔۔

او۔کے مسز۔۔۔۔عائش نے ہاتھ ہٹائے

وہ کپڑے لٹکا کر واپس روم میں آئی

آج ڈاکٹر سے اپائنٹمنٹ تھا گئیں؟؟؟؟ایکچولی میٹنگ میں تھا اسلیے کال نہیں کر

سکا۔۔۔۔

جی گئی تھی۔۔۔۔روہانسا سا جواب دیا

کیا ہوا۔۔۔۔۔؟؟؟عائش کو وہ افسردہ سی دیکھائی دی

عائش۔۔۔اس بار بھی بیٹی ہے۔۔۔ڈاکٹر نے الٹرا ساؤنڈ سے کنفرم کیا۔۔۔وہ روہانسی ہوئی

کم آن۔۔۔فارہ بیٹیاں خدا کی رحمت ہوتی ہیں۔۔۔وہ ہمیں پھر سے اپنی رحمت سے نوازرہا ہے۔۔۔عائش نے پاس آکر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسکا ہاتھ تھاما۔۔جانتی ہو ""وہ""جب کسی سے راضی ہوتا ہے اور کسی کو اس ذمہ داری کے قابل جانتا ہے تو بیٹی عطا کرتا ہے۔۔۔۔ہم تو لکی ہیں ناں جان۔۔۔ہاتھ کو ہونٹوں سے چھوا

میں۔۔۔بیٹیوں سے نہیں عائش اُن کے نصیب سے ڈرتی ہوں۔۔۔وہ مدھم سا بولی

تو ڈیئر مسز اسکا انتظام بھی تو ""وہ مالک"" کر چکا ہے۔۔۔۔وہ مسکرایا

فارہ نے حیرانگی سے اُسے دیکھا

میڈم۔۔۔۔آپ جانتی تو ہیں۔۔۔پرہ کو رامش بھائی مانگ چکے ہیں احمد کے لیے اور پریسہ کو فائزا اور رمشا۔۔۔۔وہ ہنسا اور ہماری تیسری بیٹی کا بھی رشتہ پکا سمجھو۔۔۔

فارہ ہونق سی بیٹھی تھی

کل اسجد کا فون آیا تھا۔۔۔کہہ رہا تھا تیرے اور فارہ بھابھی سے پکی رشتے داری کرنی ہے۔۔۔سمدھی بن کر۔۔۔۔کل تو کہہ دیا میں نے میں پہلے ہی سمدھی بنا چکا ہوں اس

لیے نو چانس۔۔۔۔۔۔لیکن آج کال کرتا ہوں کہ رشتہ پکا سمجھو

عائش۔۔۔فارہ نے کشن مارا

جسے عائش نے قہقہ لگاتے ہوئے بڑی خوبصورتی سے کیچ کیا اور ہنستا ہوا واش روم چلا گیا

فارہ آہستگی سے چلتی ہوئی آئینے کے سامنے آئی۔۔۔فارہ کا ہاتھ اپنے گلے میں موجود

لاکٹ پر گیا۔۔۔جس کے پینڈنٹ میں لکھا""اللہ""آج بھی پوری آب و تاب

کیساتھ جگمگا رہا تھا۔۔۔وہ نم آنکھوں کے ساتھ مسکرا دی

وہ اپنے چہرے پر الوہی خوشی دیکھ سکتی تھی۔۔۔بلآخر اُسے اُسکے صبر کا پھل مل ہی گیا

تھا۔۔۔۔"دیر سے ہی سہی پر فارہ کو عائش کی وفا پر اعتبار آ ہی گیا تھا"

""بچوں سی طبیعت ہے ہم اہلِ محبت کی

ضد کرنا، مچل جانا، پھر خود ہی سنبھل جانا""

ختم شدہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews